Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 26

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

24 رمضان 1437 ہجری قمری 30 احسان 1395 ہجری شمسی 30 جون 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیروعافیت ہیں۔ حضور انور نے 24 جون 2016ء کو مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔
احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

خدا تعالیٰ نے آیت ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ میں یہ وعدہ فرمایا ہے کہ اگر اس کی کتاب اور رسول پر کوئی ایمان لائے گا تو وہ مزید ہدایت کا مستحق ہوگا اور خدا اُس کی آنکھ کھولے گا اور اپنے مکالمات اور مخاطبات سے مشرف کرے گا اور بڑے بڑے نشان اُس کو دکھائے گا یہاں تک کہ وہ اِسی دنیا میں اُس کو دیکھ لے گا کہ اُس کا خدا موجود ہے اور پوری تسلی پائے گا

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ فرمانے سے خدا تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ جو کچھ انسان کو ہر ایک قسم کی نعمت مثلاً اُس کی جان اور صحت اور علم اور طاقت اور مال وغیرہ میں سے دیا گیا ہے اس کی نسبت انسان اپنی کوشش سے صرف مِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ تک اپنا اخلاص ظاہر کر سکتا ہے اور اس سے بڑھ کر بشری قوتیں طاقت نہیں رکھتیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کا قرآن شریف پر ایمان لانے والے کے لئے اگر وہ مِمَّا رَزَقۡنٰھُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ کی حد تک اپنا صدق ظاہر کرے گا بموجب آیت ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ کے یہ وعدہ ہے کہ خدا تعالیٰ اِس قسم کی عبادات میں بھی کمال تک اُس کو پہنچا دے گا اور کمال یہ ہے کہ اُس کو یہ قوت ایثار بخشی☆ جائے گی کہ وہ شرح صدر سے یہ سمجھ لے گا کہ جو کچھ اُس کا ہے خدا کا ہے اور کبھی کسی کو محسوس نہیں کرائے گا کہ یہ چیزیں اُس کی تھیں جس کے ذریعہ سے اُس نے نوعِ انسان کی خدمت کی۔ مثلاً احسان کے ذریعہ سے کبھی انسان کسی کو محسوس کراتا ہے کہ اُس نے اپنا مال دُوسرے کو دیا مگر یہ ناقص حالت ہے کیونکہ وہ تبھی محسوس کرے گا کہ جب اُس چیز کو اپنی چیز سمجھے گا۔ پس جب بموجب آیت ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ کے خدا تعالیٰ قرآن شریف پر ایمان لانے والے کو اس مقام سے ترقی بخشے گا تو وہ یہاں تک اپنی تمام چیزوں کو خدا کی چیزیں سمجھ لے گا کہ محسوس کرانے کی مرض بھی اُس کے دل میں سے جاتی رہے گی اور نوع انسان کے لئے ایک مادری ہمدردی اُس کے دل میں پیدا ہو جائے گی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ اور کوئی چیز اُس کی اپنی نہیں رہے گی بلکہ سب خدا کی ہو جائے گی اور یہ تب ہوگا کہ جب وہ سچے دل سے قرآن شریف اور نبی کریمؐ پر ایمان لائے گا۔ بغیر اس کے نہیں۔ پس کس قدر گمراہ وہ لوگ ہیں جو بغیر متابعت قرآن شریف اور رسول کریمؐ کے صرف خشک توحید کو موجب نجات ٹھہراتے ہیں بلکہ مشاہدہ ثابت کر رہا ہے کہ ایسے لوگ نہ خدا پر سچا ایمان رکھتے ہیں نہ دنیا کے لالچوں اور خواہشوں سے پاک ہو سکتے ہیں چہ جائیکہ وہ کسی کمال تک ترقی کریں اور یہ بات بھی بالکل غلط اور کورانہ خیال ہے کہ انسان خود بخود نعمت توحید حاصل کر سکتا ہے بلکہ توحید خدا کی کلام کے ذریعہ سے ملتی ہے اور اپنی طرف سے جو کچھ سمجھتا ہے وہ شرک سے خالی نہیں۔ اِسی طرح خدا تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانے کے بارے میں انسانی کوشش صرف اِس حد تک ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کر کے اُس کی کتاب پر ایمان لاوے اور صبر سے اُس کی پیروی کرے اس سے زیادہ انسان میں طاقت نہیں لیکن خدا تعالیٰ نے آیت ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ میں یہ وعدہ فرمایا ہے کہ اگر اس کی کتاب اور رسول پر کوئی ایمان لائے گا تو وہ مزید ہدایت کا مستحق ہوگا اور خدا اُس کی آنکھ کھولے گا اور اپنے مکالمات اور مخاطبات سے مشرف کرے گا☆ اور بڑے بڑے نشان اُس کو دکھائے گا۔ یہاں تک کہ وہ اِسی دنیا میں اُس کو دیکھ لے گا کہ اُس کا خدا موجود ہے اور پوری تسلی پائے گا۔ خدا کا کلام کہتا ہے کہ اگر تو میرے پر کامل ایمان لاوے تو میں تیرے پر بھی نازل ہوں گا۔ اِسی بنا پر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اِس اخلاص اور محبت اور شوق سے خدا کے کلام کو پڑھا کہ وہ الہامی رنگ میں میری زبان پر بھی جاری ہو گیا۔ لیکن افسوس کہ لوگ اِس بات کو نہیں سمجھتے کہ مکالمات الٰہیہ کیا شئے ہیں اور کس حالت میں کہا جائے گا کہ خُدا کسی شخص سے مکالمہ فرماتا ہے بلکہ اکثر نادان لوگ شیطانی القاء کو بھی خدا کا کلام سمجھنے لگتے ہیں اور اُن کو شیطانی اور رحمانی الہام میں تمیز نہیں۔ پس یاد رہے کہ رحمانی الہام اور وحی کیلئے اوّل شرط یہ ہے کہ انسان محض خدا کا ہو جائے اور شیطان کا کوئی حصہ اُس میں نہ رہے کیونکہ جہاں مُردار ہے ضرور ہے کہ وہاں کُتّے بھی جمع ہو جائیں اِسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ھَلۡ اُنَبِّئُکُمۡ عَلٰی مَنۡ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیۡنُ تَنَزَّلُ عَلٰی کُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیۡمٍ مگر جس میں شیطان کا حصہ نہیں رہا اور وہ سفلی زندگی سے ایسا دور ہوا کہ گویا مر گیا اور راستباز اور وفادار بندہ بن گیا اور خدا کی طرف آ گیا اُس پر شیطان حملہ نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ عِبَادِیۡ لَیۡسَ لَکَ عَلَیۡھِمۡ سُلۡطٰنٌ جو شیطان کے ہیں اور شیطان کی عادتیں اپنے اندر رکھتے ہیں اُنہیں کی طرف شیطان دوڑتا ہے کیونکہ وہ شیطان کے شکار ہیں۔

☆ اس کا سبب یہ ہے کہ بباعث ضعف بشریت انسان کی فطرت میں ایک بخل بھی ہے کہ اگر ایک پہاڑ سونے کا بھی اُس کے پاس ہو تب بھی ایک حصہ بخل کا اُس کے اندر ہوتا ہے اور نہیں چاہتا کہ اپنا تمام مال اپنے ہاتھ سے چھوڑ دے لیکن جب بموجب آیت ھُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ کی ایک وہبی قوت اُس کے شامل حال ہو جاتی ہے تو پھر ایسا انشراح صدر ہو جاتا ہے کہ تمام بخل اور سارا شُحِّ نفس دُور ہو جاتا ہے تب خدا کی رضا جوئی ہر ایک مال سے زیادہ پیاری معلوم ہوتی ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ زمین پر فانی خزانے جمع کرے بلکہ آسمان پر اپنا مال جمع کرتا ہے۔ منہ

☆ درحقیقت کمال متابعت یہی ہے کہ وہی رنگ پکڑ لے اور وہی انوار دل پر وارد ہو جائیں۔ دَخَلۡتُ النَّارَ حَتّٰی صِرۡتُ نَارًا۔ منہ

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 140 تا 142)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

واقفین زندگی کی بیویاں بھی چاہے وہ واقفہ نو ہیں یا نہیں وہ وقف ہوتی ہیں اُن کو بھی اسی طرح اپنی زندگیاں گزارنی چاہئیں جس طرح ایک واقف زندگی گزارتا ہے اور وہ تبھی ہوسکتا ہے جب دنیاوی خواہشات کو پیچھے پھینک دیں اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مدنظر رہے

پس اس لحاظ سے لڑکیوں کو بھی، بچیوں کو بھی ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ہم واقف زندگی خاوند کی بیوی بننے جارہی ہیں تو اس کا بھی حق ہم نے ادا کرنا ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30؍مارچ 2014ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا جن میں سے اکثریت تو واقفین زندگی یا واقفین نو کی ہے۔ تین نکاح ایسے ہیں جو جامعہ میں پڑھنے والے ہیں یا مربی بن چکے ہیں یا اس سال انشاء اللہ تعالیٰ بن جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ان واقفین زندگی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور میں بار بار یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اُن کی ذمہ داریاں ایک عام احمدی سے کئی گنا زیادہ ہیں اور اللہ تعالیٰ جب ہمیں بار بار اس بات کی تلقین فرماتا ہے کہ تقویٰ پہ قائم ہو، تقویٰ پہ قائم ہو، تقویٰ پہ قائم ہو تو اس وقت خاص طور پر ایسے شخص کو جس نے دین کا علم حاصل کیا ہے اور قرآن اور حدیث اور دینی تعلیم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کو پڑھا ہے، اُن کا علم حاصل کیا ہے اور تا زندگی انشاء اللہ یہ علم حاصل کرتے چلے جانا ہے، اُس کو خاص طور پر ان باتوں پر غور کرنا چاہئے، ان کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے، ان کو اپنا مطمح نظر بنانا چاہئے۔ ان کو اپنا لائحہ عمل بنانا چاہئے تا کہ یہ نمونے جو وہ قائم کرے باقی بھی اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ اور رسول کی اطاعت میں ہی تمہاری کامیابیاں ہیں۔ اس زندگی کی کامیابیاں بھی جو دنیاوی رنگ میں انسان کو ملتی ہیں اور دین کے معاملہ میں کامیابیاں بھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس اس خوشی کے موقع پر، ایک ایسے موقع پر جب دو رشتے اس لئے قائم ہو رہے ہوتے ہیں کہ نسل انسانی کو بقا حاصل ہو اور وہ آئندہ چلنے والی ہو، اُس وقت بھی ہمیشہ خدا مدنظر رہنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کی خاطر ہی ہر عمل ہونا چاہئے۔ پس یہ باتیں میں خاص طور پر واقفین زندگیوں سے کہتا ہوں کہ آپ لوگ آئندہ زندگی میں موقع ملے گا تو خطبات بھی دیں گے، نکاحوں کے خطبات بھی دیں گے، نکاح بھی پڑھائیں گے۔ جب تک اپنے گھروں کے نمونے اُن اعلیٰ میعاروں کے نہیں رکھیں گے جس کی ہم سے توقع کی جاتی ہے اس وقت تک باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ پس ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ ہم نے اپنی عائلی زندگی میں بھی، اپنی معاشرتی زندگی میں بھی اور اپنے ماحول میں بھی، جماعت کے اندر بھی، جماعت کے باہر بھی پہلے اپنے نمونے قائم کرنے ہیں۔ تا کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر خدمت دین کا جو عہد کیا ہے اُس کو صحیح طرح نبھانے والے ہوں۔ اللہ کرے کہ آج یہ قائم ہونے والے رشتے جن میں چار میں سے تین وہ ہیں جو مربیان بن رہے ہیں وہ ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور ہر لحاظ سے اُن کی زندگیاں کامیاب ہوں۔ اُن کی آئندہ نسلیں بھی نیک پیدا ہوں جو دین کی خادم ہوں، خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والی ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: ان چند الفاظ کے بعد اب میں نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔ پہلا نکاح عزیزہ قدسیہ ماجد کا ہے یہ واقفہ نو ہیں۔ مکرم عبد الماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم ذیشان احمد کاہلوں جامعہ احمدیہ کے طالبعلم ہیں، ابن مکرم چوہدری منصور کاہلوں صاحب کے ساتھ ساڑھے تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں یہاں ایک بات یہ بھی کہہ دوں کہ واقفین زندگی کی بیویاں بھی چاہے وہ واقفہ نو ہیں یا نہیں وہ وقف ہوتی ہیں۔ اُن کو بھی اسی طرح اپنی زندگیاں گزارنی چاہئیں جس طرح ایک واقف زندگی گزارتا ہے اور وہ تبھی ہوسکتا ہے جب دنیاوی خواہشات کو پیچھے پھینک دیں اور صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مدنظر رہے۔ پس اس لحاظ سے لڑکیوں کو بھی، بچیوں کو بھی ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ہم واقف زندگی خاوند کی بیوی بننے جارہی ہیں تو اس کا بھی حق ہم نے ادا کرنا ہے۔ بعض دفعہ بعض جگہ سے شکایات آجاتی ہیں کہ مربی سلسلہ ہیں اور اُن کی بیوی کے بعض مطالبات ہوتے ہیں۔ چاہے کشائش میں سے زندگی گزارتے ہوئے آئی ہوں، والدین کے ماحول میں اُن کو کشائش ملی ہو، سہولتیں ملی ہوں، آسانیاں ملی ہوں تب بھی جب اپنے خاوند کے گھر آئی ہیں تو ہمیشہ یہ بات مدنظر رہے کہ ہم نے اب اُسی طرح گزارا کرنا ہے اور اُسی طرح زندگی گزارنی ہے جس طرح ایک مربی اور ایک واقف زندگی گزارے گا اور جہاں بھی بھیجا جائے گا ہم جائیں گی اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا نکاح عزیزم عفیفہ احمد بنت مکرم مبارک عارف احمد صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم مستنصر احمد، یہ بھی جامعہ احمدیہ میں شاہد کے طالبعلم ہیں، ان کے ساتھ تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ دولہن کے ولی نہیں ہیں ان کے وکیل خالد احمد جاوید صاحب ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ فائزہ کریم بنت مکرم کریم اللہ صاحب بیلجیئم کا ہے اور یہ عزیزم سعید احمد جٹ متعلم جامعہ احمدیہ کے ساتھ جو محمد اکرم صاحب ہالینڈ کے بیٹے ہیں، دو ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ انیلہ جبین بنت مکرم محمد سلیم صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم فہد احمد مسعود (واقف نو) ابن مکرم مسعود احمد صاحب جرمنی کے ساتھ دس ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ دولہن کے وکیل ندیم احمد صاحب ہیں۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ،
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7؍اپریل 2016 بروز جمعرات بوقت 12 بجے دن مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ آسیہ مبارک صاحبہ

(اہلیہ مکرم مبارک احمد بشیر صاحب، آف کارڈف، یوکے)

4؍اپریل 2016 کو 40 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا دو ماہ قبل دل کا کامیاب آپریشن ہوا تھا۔ ایک ہفتہ قبل آپ کو سانس کی تکلیف ہوگئی اور ڈاکٹر نے آپریشن تجویز کیا لیکن اس سے قبل ہی اپنے خالقِ حقیقی سے جاملیں۔ مرحومہ 2013 میں ربوہ سے یوکے آئیں۔ ربوہ اور کارڈف میں بطور سیکرٹری خدمت خلق جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ مرحومہ کا خلافت اور جماعت کے ساتھ گہرا محبت کا تعلق تھا اور آپ ہمیشہ خدمت کیلئے تیار رہتی تھیں۔ نظام جماعت کی ہر طرح پابندی اور پاسداری کرتیں۔ مرحومہ بہت نیک، نماز وروزہ کی پابند خاتون تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ خلیق النساء صاحبہ

(اہلیہ مکرم محمد مجید صاحب سلیجہ آف کانپور، حال قادیان)

29؍فروری 2016 کو 90 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے قادیان میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کے خاوند مکرم محمد مجید صاحب سلیجہ مرحوم نے 1952 میں اپنے دو بھائیوں کے ساتھ قادیان آکر بیعت کی تھی۔ بیعت کے بعد غیر احمدی مولویوں نے مرحومہ پر بہت دباؤ ڈالا کہ تمہارا نکاح ٹوٹ گیا ہے تم اپنی بچیوں کو لے کر اپنے خاوند سے علیحدہ ہو جاؤ لیکن مرحومہ نے استقامت دکھائی اور راتوں کو جاگ جاگ کر دعائیں کرتی رہیں۔ بالآخر خدا تعالیٰ نے آپ پر بھی حق کھول دیا اور آپ بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوگئیں۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی حتی الوسع کوشش کرتیں اور چندہ جات کی بروقت ادائیگی کے علاوہ صدقہ وخیرات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں سات بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ شمیم بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم منظور احمد سوز صاحب مرحوم سابق ناظر تعلیم قادیان) نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی ہیڈ مسٹریس کے عہدہ سے ریٹائر ہوئی ہیں۔

(2) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری نصیر احمد کاہلوں صاحب، دار الیمن وسطی حمد، ربوہ)

یکم جنوری 2016 کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، مہمان نواز، ملنسار، غریب پرور، بہت بہادر اور نڈر خاتون تھیں۔ خطبات جمعہ باقاعدگی سے سنتیں اور جماعتی رسائل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتی تھیں۔ نو سال تک بطور صدر لجنہ ٹھرومنڈی ضلع سیالکوٹ خدمت کی توفیق ملی۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ وفات سے چند روز قبل سیکرٹری مال کو گھر بلا کر وصیت کا حساب مکمل ادا کرنے کے بعد اضافی چندہ بھی دیا۔ مرحومہ حضرت چوہدری فتح دین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

روزوں کی فرضیت کی اس لئے اہمیت نہیں ہے کہ اسلام سے پہلے مذاہب میں بھی روزے مقرر کئے گئے تھے بلکہ اہمیت اس بات کی ہے کہ تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو، تا کہ تم برائیوں سے بچ جاؤ

روزے کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ تم تقویٰ میں ترقی کرو، ایک مہینہ تربیت کا مہیا کیا گیا ہے، اس میں اپنے تقویٰ کے معیار بڑھاؤ یہ تقویٰ تمہارے نیکیوں کے معیار بھی بلند کرے گا، یہ تمہیں مستقل نیکیوں پر قائم بھی کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا قرب بھی دلائے گا اور اسی طرح گزشتہ گناہ بھی معاف ہوں گے

آج جہاں دین کے نام پر نام نہاد علماء مسلمانوں سے ایسے کام کروا رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے سراسر خلاف ہیں اور تقویٰ سے دُور ہیں وہاں احمدی خوش قسمت ہیں کہ انہیں زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو ماننے کی توفیق ملی جنہوں نے ہمیں اسلام کی تعلیم کی ہر باریکی سے آگاہ فرمایا ہے۔ تقویٰ کیا ہے؟ اور تقویٰ کا حصول کن کن چیزوں سے ہوتا ہے؟ اور اپنی جماعت کے افراد سے اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا توقع رکھتے ہیں؟ ان باتوں کو جاننے اور سمجھنے کے لئے مَیں نے آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض حوالے لئے ہیں جو اس وقت مَیں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ یہ وہ رہنما باتیں ہیں جو ہمیں ایمان میں بڑھاتے ہوئے تقویٰ پر قائم کرتی ہیں اور جس تربیت کے مہینے سے ہم تقویٰ کے حصول کے لئے گزر رہے ہیں ان کیلئے لائحہ عمل بھی مقرر کرتی ہیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقویٰ کے موضوع پر مختلف تحریرات وارشادات کا تذکرہ اور ان کے حوالہ سے احباب کو اہم نصائح

مکرمہ طاہرہ حمید صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحمید صاحب مرحوم کاونٹری (یوکے) کی نماز جنازہ حاضر اور مکرم حمید احمد صاحب ابن مکرم شریف احمد صاحب ضلع اٹک کی شہادت پر ان کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 10؍جون 2016ء بمطابق 10 احسان 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (البقرۃ:184) اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی بات کی طرف توجہ دلائی ہے جو ہماری دنیا و عاقبت سنوارنے والی ہے اور وہ بات ہے فرمایا لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ پس روزوں کی فرضیت کی اس لئے اہمیت نہیں ہے کہ اسلام سے پہلے مذاہب میں بھی روزے مقرر کئے گئے تھے بلکہ اہمیت اس بات کی ہے کہ تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو، تا کہ تم برائیوں سے بچ جاؤ۔

روزہ کیا ہے؟ یہ ایک مہینہ خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے آپ کو ان جائز باتوں سے بھی روکنا ہے جن کی عام حالات میں اجازت ہے۔ پس جب اس مہینہ میں انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جائز باتوں سے رُکنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر یہ تو نہیں ہوسکتا کہ ایک انسان ناجائز باتوں اور برائیوں کو کرے۔ اگر کوئی اس روح کو سامنے رکھتے ہوئے روزے نہیں رکھتا کہ میں نے یہ دن اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھتے ہوئے گزارنے ہیں اور ہر اس بات سے بچنا ہے جس سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور ہر اس بات کو کرنا ہے جسکے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اگر یہ روح مدنظر نہیں، ہر وقت ہمارے سامنے نہیں اور اس کے مطابق عمل کی کوشش نہیں تو یہ روزے بے فائدہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کو تمہیں صرف بھوکا رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور......الخ حدیث 1903)

روزے کا اصل مقصد تو یہ ہے کہ تم تقویٰ میں ترقی کرو۔ ایک مہینہ تربیت کا مہیا کیا گیا ہے، اس میں اپنے تقویٰ کے معیار بڑھاؤ۔ یہ تقویٰ تمہارے نیکیوں کے معیار بھی بلند کرے گا۔ یہ تمہیں مستقل نیکیوں پر قائم بھی کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا قرب بھی دلائے گا اور اسی طرح گزشتہ گناہ بھی معاف ہوں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں رکھے اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے رکھے اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(بخاری کتاب الصوم باب من صام رمضان ایماناً واحتساباً ونیۃ حدیث 1901)

پس جب گزشتہ گناہ معاف ہو جائیں اور پھر تقویٰ کو اختیار کر کے انسان اس پر قائم ہو جائے تو ایسا انسان یقیناً رمضان میں سے گزرنے کے مقصد میں کامیاب ہو گیا بلکہ اس نے اپنی زندگی کا مقصد پا لیا۔

تقویٰ کے فوائد جو ہمیں قرآن کریم میں ملتے ہیں اس میں ایک فائدہ اللہ تعالیٰ نے خود یہ بیان فرمایا ہے کہ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدۃ:101) پس اے عقلمندو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم فلاح پاؤ، بامراد ہو جاؤ۔ پس کون ہے جو کامیابی حاصل نہیں کرنا چاہتا۔ دنیا کی کامیابیاں تو یہیں رہ جانی ہیں۔ اصل کامیابی تو وہ ہے جو اس دنیا کی بھی کامیابی ہے اور اگلے جہان کی بھی کامیابی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تمہارے میں عقل ہے تو سن لو کہ وہ کامیابی تقویٰ پر قائم ہونے سے ہی ملے گی۔ آج جہاں دین کے نام پر نام نہاد علماء مسلمانوں سے ایسے کام کروا رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے سراسر خلاف ہیں اور تقویٰ سے دُور ہیں وہاں احمدی خوش قسمت ہیں کہ انہیں زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو ماننے کی توفیق ملی جنہوں نے ہمیں اسلام کی تعلیم کی ہر باریکی سے آگاہ فرمایا ہے۔

تقویٰ کیا ہے؟ اور تقویٰ کا حصول کن کن چیزوں سے ہوتا ہے؟ اور اپنی جماعت کے افراد سے اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کیا توقع رکھتے ہیں؟ ان باتوں کو جاننے اور سمجھنے کے لئے مَیں نے آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے بعض حوالے لئے ہیں جو اس وقت مَیں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ یہ وہ رہنما باتیں ہیں جو ہمیں ایمان میں بڑھاتے ہوئے تقویٰ پر قائم کرتی ہیں اور جس تربیت کے مہینے سے ہم تقویٰ کے حصول کے لئے گزر رہے ہیں ان کے لئے لائحہ عمل بھی مقرر کرتی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’تقویٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں۔ اس کے ذریعہ سے ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک اندرونی طاقت وقوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں۔ یہ تمام قوتیں نفس امّارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں۔‘‘ (یعنی بدی کی رغبت دلانے والی جو طاقتیں ہیں یا بدی کی طرف جانے کے لئے اور نیکیوں سے روکنے کے لئے جو خیالات انسان کے اندر آتے ہیں یہ انسان کے اندر کا شیطان ہے۔) فرمایا کہ ’’اگر اصلاح نہ پائیں گی تو‘‘ (ان طاقتوں کو جو تمہارے اندر نفس امارہ کی صورت میں ہیں جو شیطان کی شکل میں ہیں اگر ان کی اصلاح نہیں کرو گے یا یہ قوتیں اصلاح نہیں پاتیں تو پھر کیا نتیجہ ہوگا کہ) ’’انسان کو غلام کر لیں گی۔‘‘ فرمایا کہ ’’علم وعقل ہی برے طور پر استعمال ہو کر شیطان ہو جاتے ہیں۔‘‘ (علم ہے، بڑی اچھی چیز ہے۔ انسان کی عقل ہے، انسان عقلمند ہو تو بڑے بڑے کام کرتا ہے۔ لیکن اگر یہ علم اور انسان کی عقل جس پر انسان فخر کرنے لگ جائے، ان کو غلط کاموں کے لئے استعمال کرنے لگ جائے یا ان کو نیکیوں کے مقابلے پر کھڑا کر دے تو یہ شیطان ہو جاتی ہیں۔) فرمایا کہ متقی کا کام ان کی اور ایسا ہی اور دیگر کُل قویٰ کی تعدیل کرنا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 33۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

متقی کون ہے؟اس کا ایسے موقع پر کیا کام ہے۔ یہ چیزیں جو ہیں، علم ہے، عقل ہے یا دوسری چیزیں جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو دی ہوئی ہیں، قویٰ دیئے ہوئے ہیں ان کو صحیح موقع پر استعمال کرنا، یہ متقی کا اصل کام ہے۔ ورنہ اگر صحیح موقع پر استعمال نہیں ہو رہیں تو یہی چیزیں انسان کو نقصان پہنچا دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُور لے جاتی ہیں، شیطان کے قریب کر دیتی ہیں۔

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’تقویٰ کا مضمون باریک ہے۔ اس کو حاصل کرو۔ خدا کی عظمت دل میں بٹھاؤ۔ جس کے اعمال میں کچھ بھی ریاکاری ہو خدا اس کے عمل کو واپس الٹا کر اس کے منہ پر مارتا ہے‘‘۔ (کسی بھی عمل میں دکھاوا نہ ہو۔ ریاکاری نہ ہو، بناوٹ نہ ہو اگر یہ ہے تو وہ عمل اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں، چاہے وہ عبادت ہے، چاہے وہ قرآن کریم کی تلاوت ہے، چاہے وہ روزہ رکھنا ہے یا کوئی اور نیکی کا کام ہے۔) فرمایا ’’مُتقی ہونا مشکل ہے۔ مثلاً اگر کوئی تجھے کہے کہ تو نے قلم چرایا ہے تو تُو کیوں غصہ کرتا ہے‘‘۔ (کوئی اگر تمہیں کہے کہ میرا قلم یہاں پڑا ہوا تھا تم نے اس کو چرایا ہے، اٹھالیا ہے تو تم اس وقت غصہ میں آ جاتے ہو۔ کیوں؟) ’’تیرا پرہیز تو محض خدا کے لئے ہے۔‘‘ (اگر نیکی ہے، اگر تقویٰ ہے تو پھر اس غصہ سے بچنا خدا کے لئے ہونا چاہئے۔ ذرا سی بات پر اپنی اَنا کو سامنے نہ لے آؤ بلکہ اپنے عمل کو خدا کی رضا کے مطابق ڈھالو۔) فرمایا کہ ’’یہ طیش اس واسطے ہوا کہ رُو بحق نہ تھا۔‘‘ (یہ غصہ کیوں آیا؟ اس لئے کہ تمہارا اصل مقصد خدا کی رضا نہیں تھی بلکہ تم اپنی اَنا کی طرف چل رہے تھے۔) ’’جب تک واقعی طور پر انسان پر بہت سی موتیں نہ آ جائیں وہ متقی نہیں بنتا۔‘‘ فرمایا کہ ’’معجزات اور الہامات بھی تقویٰ کی فرع ہیں۔ اصل تقویٰ ہے۔‘‘ (کوئی کہہ دے مجھے الہامات ہوتے ہیں یا معجزے دکھاتا ہوں۔ تو یہ تقویٰ کی وجہ سے ایک ضمنی چیزیں ہیں۔ اصل چیز تقویٰ ہے۔) ’’اس واسطے تم الہامات اور رؤیا کے پیچھے نہ پڑو بلکہ حصول تقویٰ کے پیچھے لگو۔ جو متقی ہے اسی کے الہامات بھی صحیح ہیں اور اگر تقویٰ نہیں تو الہامات بھی قابل اعتبار نہیں۔ اُن میں شیطان کا حصّہ ہوسکتا ہے۔ کسی کے تقویٰ کو اس کے ملہم ہونے سے نہ پہچانو‘‘ (یہ نہ سمجھو کہ وہ بڑا متقی ہے۔ اس کو بڑی خوابیں آتی ہیں۔ بڑا نیک ہے۔ الہامات ہوتے ہیں۔ کشف ہوتے ہیں۔ نہیں، بلکہ اس کے الہاموں کو اس کی حالت تقویٰ سے جانچو۔ اگر اس کو جانچنا ہے کہ وہ الہامات یا خوابیں صحیح ہیں تو یہ دیکھو کہ اس میں تقویٰ بھی ہے کہ نہیں۔ بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں مثلاً یہ مثال دی کہ کسی نے کہا کہ تم نے میری فلاں چیز اٹھالی تو اس کو غصہ آ گیا۔ یہ طیش میں آنا، غصہ میں آنا اپنے حق کی خاطر دوسروں کو نقصان پہنچانا یہ چیزیں تقویٰ نہیں ہیں اور اگر یہ چیزیں نہیں ہیں اور پھر لاکھ کوئی کہتا رہے مَیں بڑی سچی خوابیں دیکھتا ہوں مجھے بڑے کشف ہوتے ہیں تو وہ سب غلط ہیں۔) فرمایا کہ ’’ملہم ہونے سے نہ پہچانو بلکہ اس کے الہاموں کو اس کی حالت تقویٰ سے جانچو اور اندازہ کرو۔ سب طرف سے آنکھیں بند کر کے پہلے تقویٰ کے منازل کو طے کرو۔ انبیاءؑ کے نمونہ کو قائم رکھو۔ جتنے نبی آئے سب کا مدّعا یہی تھا کہ تقویٰ کا راہ سکھلائیں۔ اِنۡ اَوۡلِیَآؤُہٗۤ اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ (الانفال: 35) مگر قرآن شریف نے تقویٰ کی باریک راہوں کو سکھلایا ہے۔ کمال نبی کا کمال امّت کو چاہتا ہے۔‘‘ فرمایا ’’چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے آنحضرتؐ پر کمالات نبوّت ختم ہوئے۔ کمالات نبوت ختم ہونے کے ساتھ ہی ختمِ نبوّت ہوا۔ جو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہے اور معجزات دیکھنا چاہے اور خوارق عادت دیکھنا منظور ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی بھی خارق عادت بنالے۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 302-301۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ انقلاب ہمیں لانے کی ضرورت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والے ہیں، آپ کی اُمّت میں سے ہیں تو آپ کا اُسوۂ حسنہ ہمارے لئے ہے اور اس کے لئے یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھے اور حقیقی تقویٰ پیدا ہو۔

پھر اس بات کی طرف بھی وضاحت فرماتے ہوئے کہ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے فرمایا کہ ’’تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں ہر ایک باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا۔ تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے بھی کنارہ کرے۔‘‘ (یہ نہیں کہ ظاہری بدی ظاہر ہو رہی ہے بلکہ اگر کوئی شک بھی ہے کہ اس میں کوئی بدی ہوسکتی ہے تو اس سے بچو۔) فرمایا ’’دل کی مثال ایک بڑی نہر کی سی ہے جس میں سے اور چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں جن کو سُوا کہتے ہیں یا راجباہا کہتے ہیں۔‘‘ (پنجاب میں، ہندوستان میں، پاکستان میں چھوٹی نہریں جو ہیں ان کو ان کی مقامی زبان میں سُوآ یا راجباہا کہتے ہیں۔ فرمایا کہ ’’دل کی نہر میں سے بھی چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں۔ مثلاً زبان وغیرہ۔‘‘ (زبان ہے، ہاتھ ہے یا جو دوسرے سارے کام ہیں جن کا دل کے اوپر اثر ہوتا ہے) فرمایا کہ ’’دل کی نہر میں سے بھی چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں مثلاً زبان وغیرہ۔ اگر چھوٹی نہر یا سوئے کا پانی خراب اور گندہ اور میلا ہو تو قیاس کیا جاتا ہے کہ بڑی نہر کا پانی خراب ہے۔ پس اگر کسی کو دیکھو کہ اُس کی زبان یا دست و پا وغیرہ میں سے کوئی عضو ناپاک ہے تو سمجھو کہ اس کا دل بھی ایسا ہی ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد دوئم صفحہ 321۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ اگر کسی کی زبان گندی ہے، روزے رکھنے کے باوجود لڑائی جھگڑوں اور گالم گلوچ سے باز نہیں آتا یا اس کے ہاتھوں سے غلط کام ہو رہے ہیں تو سمجھ لو کہ اس کا دل بھی صاف نہیں ہے اور یہ تقویٰ سے دُور ہے۔

پھر اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کرنی چاہئے، آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔‘‘ (بلاوجہ کا غصہ جو ہے اس کا مقابلہ کرنا ہے۔ غصہ اگر صحیح موقع اور محل کے حساب سے ہو تو جائز ہے لیکن ناجائز غصہ، چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ اور لڑائی جھگڑے ان سے بچو۔) فرمایا کہ ’’بڑے بڑے عارف اور صدّیقوں کے لئے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔‘‘ (سب سے بڑا مشکل کام جو ہے وہ غضب سے بچنا، غصہ سے بچنا، اپنے جذبات کو کنٹرول کرنا ہے۔) فرمایا ’’عُجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے‘‘ (یعنی تکبر اور غرور جو ہیں وہ غصہ میں سے پیدا ہوتے ہیں) ’’اور ایسا ہی کبھی خود غضب عُجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے۔‘‘ (اور غصہ بھی اس لئے آتا ہے کہ انسان میں تکبر پایا جاتا ہے۔ غرور ہے۔ اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے۔ عاجزی نہیں ہے، مسکینی نہیں ہے اس لئے غصہ کی حالت پیدا ہوتی ہے اور یہ غصہ ہی ہے آجکل دنیا میں ہر جگہ گھروں سے لے کے بڑی سطح تک ہر جگہ اس نے فساد پیدا کیا ہوا ہے۔) فرمایا کہ ’’کیونکہ غضب اس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں۔ یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظر استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے۔ یہ ایک قسم کی تحقیر ہے۔ جس کے اندر حقارت ہے، ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔‘‘ (اگر کسی کو حقیر سمجھتے ہو، چھوٹا سمجھتے ہو، کم تر سمجھتے ہو، کسی قسم کا استہزاء کرتے ہو، کسی کو کم نظر سے دیکھتے ہو تو یہ چیزیں حقارت کے زُمرہ میں آتی ہیں اور یہ حقارت کا بیج جب دل میں قائم ہو جائے تو وہ بڑھتی ہے اور پھر نتیجہ کیا نکلتا ہے کہ انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔ فرمایا اس سے بچو۔) فرمایا کہ ’’بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے، اس کی دلجوئی کرے، اس کی بات کی عزت کرے۔ کوئی چِڑ کی بات منہ پر نہ لاوے کہ جس سے دکھ پہنچے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ ؕ بِئۡسَ الِاسۡمُ الۡفُسُوۡقُ بَعۡدَ الۡاِیۡمَانِ ۚ وَمَنۡ لَّمۡ یَتُبۡ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ۔ (الحجرات: 12)‘‘ فرمایا کہ ’’تم ایک دوسرے کا چِڑ کے نام نہ لو۔ یہ فعل فُسّاق و فُجّار کا ہے۔‘‘ (یعنی اس طرح چِڑ کے نام لینا یہ فعل کس کا ہے، کون لوگ یہ کام کرتے ہیں؟ جو دین سے دُور ہٹے ہوئے ہیں، جو صحیح راہ سے ہٹے ہوئے ہیں۔ فاجر کون ہے صحیح راہ سے ہٹنے والا۔ جھوٹا، گنہگار، بداخلاق، اطاعت سے باہر نکلا ہوا۔ ایسے لوگ جو ہیں یہ فاجر کہلاتے ہیں۔) فرمایا ’’یہ فعل فسّاق و فجّار کا ہے۔ جو شخص کسی کو چِڑاتا ہے وہ نہ مرے گا جب تک وہ خود اسی طرح مبتلا نہ ہوگا۔ اپنے بھائیوں کو حقیر نہ سمجھو۔ جب ایک ہی چشمہ سے کُل پانی پیتے ہو تو کون جانتا ہے کہ کس کی قسمت میں زیادہ پانی پینا ہے۔ مکرم و معظّم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ۔ (الحجرات: 14)‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 36۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اس بات کو فرماتے ہوئے کہ متقی کون ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں۔ وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے۔ ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔‘‘ (متقی کون ہے؟ وہ جو ہر ایک سے اس طرح گفتگو کرتے ہیں جس طرح چھوٹا شخص، بچّہ بڑے سے بات کرتا ہے یا غریب، امیر سے بات کرتا ہے۔ اس طرح گفتگو کرتے ہیں۔ باوجود امیر ہونے کے، باوجود بڑے ہونے کے ان میں یہ صفت پائی جاتی ہے کہ وہ انتہائی عاجزی سے بات کرتے ہیں۔) فرمایا کہ ’’ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہئے جس سے ہماری فلاح ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔ جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت ابراہیم علیہ السلام میں سے کسی نے وراثت سے تو عزت نہیں پائی۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’گو ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد عبداللہ مشرک نہ تھے لیکن اس نے نبوت تو نہیں دی۔ یہ تو فضل الٰہی تھا ان صدقوں کے باعث جو اُن کی فطرت میں تھے۔ یہی فضل کے محرک تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جو ابوالانبیاء تھے انہوں نے اپنے صدق و تقویٰ سے ہی بیٹے کو قربان کرنے میں دریغ نہ کیا۔ خود آگ میں ڈالے گئے۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق و وفا دیکھئے۔ آپؐ نے ہر ایک قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب اور تکالیف اٹھائے لیکن پروانہ کی۔ یہی صدق و وفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 37۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ پس یہ اُسوۂ حسنہ ہے جو ہمارے لئے بھی ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ کس طرح سچی فراست اور سچی دانش حاصل کی جائے؟ فرمایا کہ ’’سچی فراست اور سچی (عقل یا) دانش اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کئے بغیر حاصل ہی نہیں ہوسکتی۔ اسی واسطے تو کہا گیا ہے کہ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ نُورِ الٰہی سے دیکھتا ہے۔ صحیح فراست اور حقیقی دانش ...... کبھی نصیب نہیں ہوسکتی جب تک تقویٰ میسر نہ ہو۔‘‘ فرمایا ’’اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو تو عقل سے کام لو۔ فکر کرو۔ سوچو۔ تدبّر اور فکر کے لئے قرآن کریم میں بار بار تاکیدیں موجود ہیں۔‘‘ (اب ایک طرف اگر کوئی شخص اپنے علم اور عقل کو غلط رنگ میں استعمال کرتا ہے تو اس کی ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عقل سے بھی کام لو۔ علم سے بھی کام لو اور سوچو اور تدبر بھی کرو اور آپ اسی بارے میں تاکید فرما رہے ہیں کہ قرآن کریم نے بار بار تاکیدیں فرمائی ہیں جو اس میں موجود ہیں۔) فرمایا کہ ’’کتاب مکنون اور قرآن کریم میں فکر کرو۔‘‘ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، اس کی پوشیدہ باتوں کو جاننے کی کوشش کرو، ترجمہ پڑھو، تفسیر پڑھو۔ رمضان کے دنوں میں قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے اس کے ساتھ ساتھ درس بھی ہیں اس کی طرف توجہ دو،) فرمایا ’’اور پارسا طبع

ہو جاؤ۔ جب تمہارے دل پاک ہو جائیں گے اور ادھر عقل سلیم سے کام لو گے اور تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے پھر ان دونوں کے جوڑ سے وہ حالت پیدا ہو جائے گی کہ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔(آل عمران:192)'' فرمایا ''تمہارے دل سے نکلے گا۔ اُس وقت سمجھ میں آ جائے گا کہ یہ مخلوق عبث نہیں بلکہ صانع حقیقی کی حقانیت اور اثبات پر دلالت کرتی ہے تا کہ طرح طرح کے علوم وفنون جو دین کو مدد دیتے ہیں ظاہر ہوں۔''
(ملفوظات جلد اول صفحہ 66۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک طرف علم اور عقل آجکل کے جدید لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے دُور لے جا رہی ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس عقل اور علم سے کام لو گے تو اللہ تعالیٰ کے وجود کا پتا لگے گا۔ اللہ تعالیٰ کی صنّاعی کا پتا لگے گا۔ آجکل لوگ کہتے ہیں کہ خدا نہیں۔ خدا اس لئے نظر نہیں آتا کہ ان کے دین کی آنکھ اندھی ہے۔ اپنی عقل اور علم کو صرف دنیاوی معیار پر پرکھتے ہیں۔ صرف دنیا کی طرف توجہ ہے۔ اور دین سے اس لئے ہٹ گئے ہیں کہ ان کے دین فرسودہ اور پرانے ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی نہیں رہی۔ اس لئے اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے، عقل بھی نہیں کر سکتے۔ ہمارے دین میں تو ہمارے لئے قرآن کریم ہی کتاب ہے اور وہ ہمیشہ کے لئے علم و معرفت سے پُر کتاب ہے۔ قرآن کریم پر غور اور تدبر پھر تقویٰ میں بڑھاتا ہے اللہ تعالیٰ کی صنّاعی کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اور تقویٰ میں جب انسان بڑھتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ کو دیکھتا ہے۔ یعنی تقویٰ خدا تعالیٰ کو دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وجود پھر غور کرنے والے کو، تقویٰ میں ترقی کرنے والے کو پہاڑوں کی بلندی میں بھی نظر آتا ہے اور گہری گھاٹیوں میں بھی نظر آتا ہے۔ دریاؤں میں بھی اللہ تعالیٰ کا وجود نظر آتا ہے اور سمندروں میں بھی نظر آتا ہے۔ چاند اور ستاروں میں بھی نظر آتا ہے۔ کائنات کے مختلف سیّاروں میں نظر آتا ہے۔ ایک حقیقی مومن صرف خشک عقل اور منطق پر نہیں چلتا بلکہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے اللہ تعالیٰ سے نور حاصل کرتا ہے۔ پس روزوں میں اس نور کی بھی ہمیں تلاش کرنی چاہئے کہ رمضان کا مقصد مادی چیزوں میں کمی کر کے، ظاہری غذا کو کم کر کے روحانی چیزوں کی تلاش ہے اور اس میں بھی ہمیں بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر انسان تزکیۂ نفس کی کوشش کرے۔ اپنے نفس کو پاک کرنے کی کوشش کرے اور اپنے قویٰ اور طاقتوں کو پاکیزہ کرنے کی کوشش کرے۔ اگر اپنے قویٰ اور طاقتوں کا صحیح استعمال کرنا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کی تطہیر کرو۔ ان کو پاک صاف کرو۔ اور یہی وہ تقویٰ ہے جو اللہ تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔

پھر اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ اگر جماعت میں شامل ہوئے ہو، اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہو تو پھر پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو۔ اسلام کی خدمت صرف باتوں سے نہیں ہو گی بلکہ ہمیں تقویٰ و طہارت اختیار کرنی پڑے گی۔ یہ جو مضمون چل رہا ہے اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ: ''اب مَیں پھر اپنے پہلے مقصد کی طرف رجوع کرتا ہوں یعنی صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا (آل عمران:201) جس طرح دشمن کے مقابلہ پر سرحد پر گھوڑا ہونا ضروری ہے تا کہ دشمن حد سے نہ نکلنے پاوے۔ اسی طرح تم بھی تیار رہو۔'' (صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سرحدوں پر گھوڑے کھڑے کئے جاتے ہیں۔ دشمن سے بچاؤ کے لئے فوج کھڑی کی جاتی ہے تا کہ دشمن ہماری سرحدوں میں داخل نہ ہو۔ فرمایا اسی طرح تم بھی فوجیوں کی طرح تیار رہو۔) ''ایسا نہ ہو کہ دشمن سرحد سے گزر کر اسلام کو صدمہ پہنچائے۔'' فرمایا کہ ''مَیں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ اگر تم اسلام کی حمایت اور خدمت کرنا چاہتے ہو تو پہلے خود تقویٰ اور طہارت اختیار کرو جس سے خود تم خدا تعالیٰ کی پناہ کے حصن حصین میں آ سکو'' (اللہ تعالیٰ کی پناہ کے مضبوط قلعہ میں آ سکو) ''اور پھر تم کو اس خدمت کا شرف اور استحقاق حاصل ہو۔'' (جب اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جاؤ گے تو پھر اس خدمت کا جو اسلام کی حفاظت کی خدمت ہے اس کا تمہیں موقع بھی ملے گا اور تمہارا حق بھی قائم ہو جائے گا کیونکہ تم نے اپنی اصلاح کی۔ تقویٰ پہ قائم ہوئے۔) فرمایا ''تم دیکھتے ہو کہ مسلمانوں کی بیرونی طاقت کیسی کمزور ہو گئی ہے۔ قومیں ان کو نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ اگر تمہاری اندرونی اور قلبی طاقت بھی کمزور اور پست ہو گئی تو بس پھر تو خاتمہ ہی سمجھو۔ تم اپنے نفسوں کو ایسے پاک کرو کہ قدسی قوت ان میں سرایت کرے اور وہ سرحد کے گھوڑوں کی طرح مضبوط اور محافظ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ متقیوں اور راستبازوں ہی کے شامل حال ہؤا کرتا ہے۔ اپنے اخلاق اور اطوار ایسے نہ بناؤ جن سے اسلام کو داغ لگ جاوے۔ بدکاروں اور اسلام کی تعلیم پر عمل نہ کرنے والے مسلمانوں سے اسلام کو داغ لگتا ہے۔ کوئی مسلمان شراب پی لیتا ہے تو کہیں قَے کرتا پھرتا ہے۔ پگڑی گلے میں ہوتی ہے۔ موریوں اور گندی نالیوں میں گرتا پھرتا ہے۔ پولیس کے جوتے پڑتے ہیں۔ ہندو اور عیسائی اس پر ہنستے ہیں۔ اس کا ایسا خلاف شرع فعل اس کی ہی تضحیک کا موجب نہیں ہوتا بلکہ در پردہ اس کا اثر نفسِ اسلام تک پہنچتا ہے۔'' (اسلام بدنام ہو رہا ہے۔)

اب آجکل چاہے ایک محدود گروپ ہی ہے بعض دہشتگرد یا غلط کام کرنے والے ہیں یہ کوئی نہیں کہتا کہ وہ چند آدمی ہیں یا چند گروپ ہیں، اسلام کو بدنام کیا جاتا ہے۔ اسلام پر الزام لگایا جاتا ہے کہ اسلام کی ایسی تعلیم ہے۔ تو کسی کی اسلام کی طرف منسوب ہونے والی کوئی بھی حرکت بہرحال مخالفین کو، دشمنوں کو اسلام پر انگلی اٹھانے کا موقع دے گی۔) فرمایا کہ ''مجھے ایسی خبریں یا جیل خانوں کی رپورٹیں پڑھ کر سخت رنج ہوتا ہے جب مَیں دیکھتا ہوں کہ اس قدر مسلمان بدعملیوں کی وجہ سے مورد عتاب ہوئے۔ دل بیقرار ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ جو صراط مستقیم رکھتے ہیں اپنی بداعتدالیوں سے صرف اپنے آپ کو نقصان نہیں پہنچاتے بلکہ اسلام پر ہنسی کراتے ہیں۔'' فرمایا کہ ''میری غرض اس سے یہ ہے کہ مسلمان لوگ مسلمان کہلا کر ان ممنوعات اور منہیات میں مبتلا ہوتے ہیں جو نہ صرف ان کو بلکہ اسلام کو مشکوک کر دیتے ہیں۔'' فرمایا ''پس اپنے چال چلن اور اطوار ایسے بنا لو کہ کفار کو بھی تم پر (جو دراصل اسلام پر ہوتی ہے) نکتہ چینی کرنے کا موقع نہ ملے۔''
(ملفوظات جلد اول صفحہ 78-77۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر تقویٰ کے اجزاء کے بارے میں مزید وضاحت فرماتے ہوئے آپ نے فرمایا: ''تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں۔'' (عُجب ہے۔ یعنی رعونت تکبر وغیرہ ہے۔ خود پسندی ہے۔ اپنی تعریفیں آپ کرنا۔ اپنی پروجیکشن کرنا۔ مال حرام ہے۔ فرمایا تقویٰ جو ہے اس میں) ''عجب، خود پسندی، مال حرام سے پرہیز اور بداخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔'' (غرور اور تکبر خود پسندی مال حرام کھانے سے بچنا اور بداخلاقی سے بچنا یہ سب تقویٰ ہے۔) ''جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے اس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ (المؤمنون:97)۔ اب خیال کرو کہ یہ ہدایت کیا تعلیم دیتی ہے؟ اس ہدایت میں اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر مخالف گالی بھی دے تو اس کا جواب گالی سے نہ دیا جائے بلکہ اس پر صبر کیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ مخالف تمہاری فضیلت کا قائل ہو کر خود ہی نادم اور شرمندہ ہو گا اور یہ سزا اس سزا سے بہت بڑھ کر ہو گی جو انتقامی طور پر تم اس کو دے سکتے ہو۔'' فرمایا ''یوں تو ایک ذرا سا آدمی اقدام قتل تک نوبت پہنچا سکتا ہے لیکن انسانیت کا تقاضا اور تقویٰ کا منشاء یہ نہیں ہے۔ خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ لُطف کُن لُطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش''
(ملفوظات جلد اول صفحہ 81۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

کہ مہربانی سے پیش آؤ کہ بیگانے بھی تمہارے حلقۂ احباب میں اس سے شامل ہو جاتے ہیں۔ پھر اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ انسان کو نیک بختی اور تقویٰ کی طرف توجہ کرنی چاہئے آپ فرماتے ہیں کہ ''اصل بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ انسان کو نیک بختی اور تقویٰ کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور سعادت کی راہیں اختیار کرنی چاہئیں تب ہی کچھ بنتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ خود وہ اپنی حالت کو تبدیل نہ کرے۔ خواہ مخواہ کے ظنّ فاسد کرنے اور بات کو انتہا تک پہنچانا بالکل بیہودہ امر ہے۔ سب سے ضروری بات یہ ہے کہ لوگوں کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں، نمازیں پڑھیں، زکوٰۃ دیں، اتلافِ حقوق اور بدکاریوں سے باز آئیں۔'' (دوسروں کے حق مارنے سے اور غلط کام کرنے سے، گندے کام کرنے سے، بدکاریاں کرنے سے باز آئیں۔) فرمایا کہ ''یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ بعض وقت جب صرف ایک شخص ہی بدی کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ سارے گھر اور سارے شہر کی ہلاکت کا موجب ہو جاتی ہے۔ پس بدیوں کو چھوڑ دو کہ وہ ہلاکت کا موجب ہیں۔...... اگر تمہارا ہمسایہ بدگمانی کرتا ہے تو اس کی بدگمانی رفع کرنے کی کوشش کرو اور اسے سمجھاؤ۔ انسان کہاں تک غفلت کرتا جائے گا۔'' فرمایا کہ ''حدیث شریف میں آیا ہے کہ مصیبت کے وارد ہونے سے پہلے جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے کیونکہ خوف وخطر میں مبتلا ہونے کے وقت تو ہر شخص دعا اور رجوع الی اللہ کر سکتا ہے۔'' فرمایا کہ ''سعادت مندی یہی ہے کہ امن کے وقت دعا کی جائے۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 262، 263۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ پس اس طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔

پھر آپ بیان فرماتے ہیں کہ ''اصل بات یہ ہے کہ تقویٰ کا رعب دوسروں پر بھی پڑتا ہے اور خدا تعالیٰ متقیوں کو ضائع نہیں کرتا۔'' فرمایا کہ ''میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ حضرت سید عبدالقادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جو بڑے اکابر میں سے ہوئے ہیں۔ ان کا نفس بڑا مطہّر تھا۔ ایک بار انہوں نے اپنی والدہ سے کہا کہ میرا دل دنیا سے برداشتہ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی پیشوا تلاش کروں جو مجھے سکینت اور اطمینان کی راہیں

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کریم کا ایک حرف بھی پڑھا اس کو ایک نیکی کا اجر ملے گا اور اس ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک الگ حرف ہے اور میم ایک الگ حرف ہے۔

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن باب ما جاء فیمن قرء حرفا من القرآن حدیث نمبر 2835)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔

(ابن ماجہ کتاب الادب باب بر الوالد و الاحسان۔ حدیث نمبر 3671)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدر آباد

دکھلائے۔ والدہ نے جب دیکھا کہ یہ اب ہمارے کام کا نہیں رہا تو ان کی بات کو مان لیا اور کہا کہ اچھا میں تجھے رخصت کرتی ہوں۔ یہ کہہ کر اندر گئی اور اسّی مہریں جو اس نے جمع کی ہوئی تھیں، اٹھا لائی اور کہا کہ ان مہروں سے حصہ شرعی کے موافق چالیس مہریں تیری ہیں اور چالیس تیرے بڑے بھائی کی۔ اس لئے چالیس مہریں تجھے بحصہ رسدی دیتی ہوں۔ یہ کہہ کر وہ چالیس مہریں ان کی بغل کے نیچے پیراہن میں سی دیں‘‘ (قمیض کے اندر جو لباس پہنا ہوا تھا اس کے نیچے سی دیں) ’’اور کہا کہ امن کی جگہ پہنچ کر نکال لینا اور عندالضرورت اپنے صَرف میں لانا۔ سید عبدالقادر صاحبؒ نے اپنی والدہ سے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرماویں۔‘‘ (سفر پہ جا رہا ہوں کوئی نصیحت فرمادیں۔) ’’انہوں نے کہا کہ بیٹا جھوٹ کبھی نہ بولنا۔‘‘ (یہ نصیحت ہے اور ہمیشہ یاد رکھنا) ’’اس سے بڑی برکت ہوگی۔ اتنا سن کر آپ رخصت ہوئے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ جس جنگل میں سے ہو کر آپؒ گزرے اس میں چند رہزن قزّاق رہتے تھے جو مسافروں کو لُوٹ لیا کرتے تھے۔ دور سے سید عبدالقادر صاحبؒ پر بھی اُن کی نظر پڑی۔ قریب آئے تو انہوں نے ایک کمبل پوش فقیر سا دیکھا۔ ایک نے ہنسی سے دریافت کیا کہ تیرے پاس کچھ ہے؟ آپؒ ابھی اپنی والدہ سے تازہ نصیحت سن کر آئے تھے کہ جھوٹ نہ بولنا۔ فی الفور جواب دیا کہ ہاں چالیس مہریں میری بغل کے نیچے ہیں جو میری والدہ صاحبہ نے کیسہ کی طرح سی دی ہیں۔‘‘ (جیب کی طرح اندر سی دی ہیں۔) ’’اُس قزاق نے سمجھا کہ یہ ٹھٹھا کرتا ہے۔ دوسرے قزاق نے جب پوچھا تو اس کو بھی یہی جواب دیا۔ الغرض ہر ایک چور کو یہی جواب دیا۔ وہ ان کو اپنے امیر قزاقاں کے پاس لے گئے کہ بار بار یہی کہتا ہے۔‘‘ (کہ میرے پاس اتنی مہریں ہیں۔) ’’امیر نے کہا اچھا اس کا کپڑا دیکھو تو سہی۔ جب تلاشی لی گئی تو واقعی چالیس مہریں برآمد ہوئیں۔ وہ حیران ہوئے کہ یہ عجیب آدمی ہے۔ ہم نے ایسا آدمی کبھی نہیں دیکھا۔ امیر نے آپؒ سے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ تُو نے اس طرح پر اپنے مال کا پتہ بتا دیا؟ آپؒ نے فرمایا کہ میں خدا کے دین کی تلاش میں جاتا ہوں۔ روانگی پر والدہ صاحبہ نے نصیحت فرمائی تھی کہ جھوٹ کبھی نہ بولنا۔ یہ پہلا امتحان تھا۔ مَیں جھوٹ کیوں بولتا۔ یہ سن کر‘‘ (امیر جو تھا ڈاکوؤں کا) ’’امیر قزاقاں رو پڑا اور کہا کہ آہ! میں نے ایک بار بھی خدا تعالیٰ کا حکم نہ مانا۔ چوروں سے مخاطب ہو کر کہا کہ اس کلمہ اور اس شخص کی استقامت نے میرا تو کام تمام کر دیا ہے۔ میں اب تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتا اور توبہ کرتا ہوں۔ اس کے کہنے کے ساتھ ہی باقی چوروں نے بھی توبہ کر لی۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 80-79۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ بات ہمیں بھی اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ ہم نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس لئے مانا ہے کہ دین بگڑ گیا اور اسلام کی صحیح تعلیم پر کوئی نہیں چل رہا تھا۔ اگر اسلام کی صحیح تعلیم پر ہم نے چلنا ہے تو مسیح موعود کو مانو۔ ہم نے اس لئے مانا ہے۔ اس کے بعد پھر کیا ہم نے اپنی برائیاں چھوڑ دی ہیں؟ جھوٹ ایک ایسی برائی ہے جو بظاہر معمولی لگتی ہے لیکن بہت بڑی ہے اور اگر اس واقعہ کے معیار پر پرکھیں تو اکثر شاید اس برائی میں مبتلا ہوں۔ پس بیعت اور تقویٰ کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اس برائی سے بچیں اور یہاں باہر کے ممالک میں جو آ رہے ہیں ان میں بہت سارے ایسے ہیں جو آئے بھی اس لئے ہیں کہ دین کی وجہ سے باہر نکلے ہیں۔ اپنے ملک میں ان کو دین پر عمل کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ آزادی سے اپنے دین کے اظہار کی اجازت نہیں تھی۔ تو ہمیں خاص طور پر مغربی ممالک میں رہنے والوں کو بہت زیادہ احتیاط کرنی چاہئے کہ ہمارا ہلکا سا بھی کوئی فعل ایسا نہ ہو جس سے یہ اظہار ہوتا ہو یا ہماری زبان سے کوئی ایسا لفظ نہ نکلے جس سے یہ اظہار ہوتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے یا اپنی اس غلط بیانی کرنے کی وجہ سے ہم غلط قسم کے فائدے اٹھا رہے ہیں۔ پس تقویٰ کے معیار کو سامنے رکھتے ہوئے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

پھر اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ خدا تعالیٰ کے عطا کردہ قویٰ کو کس طرح انصاف سے استعمال کیا جائے اور ان کو استعمال کرنے سے ہی انسان کی نشوونما ہوتی ہے آپ فرماتے ہیں کہ ’’اللہ تعالیٰ نے جس قدر قویٰ عطا فرمائے ہیں وہ ضائع کرنے کے لئے نہیں دیئے گئے۔ ان کی تعدیل اور جائز استعمال کرنا ہی ان کی نشوونما ہے۔‘‘ (ان کو انصاف سے استعمال کرنا اور جائز استعمال کرنا ہی ان کی نشوونما ہے۔ ان کو بڑھانا ہے۔ ان سے فائدہ اٹھانا ہے۔ ان کو صحیح رکھنا ہے تو ان کا جائز استعمال ضروری ہے۔) فرمایا ’’اسی لئے اسلام نے قوائے رجولیت یا آنکھ کے نکالنے کی تعلیم نہیں دی بلکہ ان کا جائز استعمال اور تزکیۂ نفس کرایا جیسے فرمایا قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ (المؤمنون:2)۔‘‘ فرمایا کہ ’’متقی کی زندگی کا نقشہ کھینچ کر آخر میں بطور نتیجہ یہ کہا کہ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ (البقرۃ:6)۔ یعنی وہ لوگ جو تقویٰ پر قدم مارتے ہیں ایمان بالغیب لاتے ہیں۔ نماز ڈگمگاتی ہے پھر اُسے کھڑا کرتے ہیں۔ خدا کے دیئے ہوئے سے دیتے ہیں۔‘‘ راتوں کو عبادتیں کر رہے ہیں۔ نماز میں اگر خیالات آتے ہیں تو دوبارہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ پھیرتے ہیں۔ ان خیالات کو جھٹک دیتے ہیں۔ یا کبھی نمازوں کی طرف توجہ نہیں رہتی کہ نمازیں وقت پر پڑھنی ہیں تو پھر اپنی اصلاح کرتے ہیں اور نمازیں وقت پر ادا کرنے کی طرف توجہ کرتے ہیں تو ایسے لوگ ہی پھر فلاح پانے والے ہوتے ہیں اور خدا کے دیئے ہوئے سے دیتے ہیں۔ جو مال اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔) فرمایا ’’باوجود خطراتِ نفس بلا سوچے گزشتہ اور موجودہ کتاب اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور آخر کار وہ یقین تک پہنچ جاتے ہیں۔‘‘ (جب ایمان بالغیب ہوتا ہے تو پھر یقین بھی ہو جاتا ہے۔ ایسا ایمان ہو جاتا ہے جو یقین تک پہنچ جاتا ہے۔) فرمایا ’’یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت کے سر پر ہیں۔ وہ ایک ایسی سڑک پر ہیں جو برابر آگے کو جا رہی ہے اور جس سے آدمی فلاح تک پہنچتا ہے۔ پس یہی لوگ فلاح یاب ہیں جو منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے اور راہ کے خطرات سے نجات پا چکے ہیں۔ اس لئے شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے ہم کو تقویٰ کی تعلیم دے کر ایک ایسی کتاب ہم کو عطا کی جس میں تقویٰ کے وصایا بھی دیئے۔‘‘ (یعنی تقویٰ کے بارے میں ساری جو متعلقہ نصیحتیں تھیں وہ بھی دے دیں۔) ’’سو ہماری جماعت یہ غم کُل دنیوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے یا نہیں‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 35۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر اللہ تعالیٰ کے خوف کے بارے میں آپ بتاتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ: ’’اللہ کا خوف اسی میں ہے کہ انسان دیکھے کہ اس کا قول و فعل کہاں تک ایک دوسرے سے مطابقت رکھتا ہے۔‘‘ (باتیں وہ کیا کر رہا ہے عمل کیا کر رہا ہے۔ آپس میں مطابقت ہے؟ ایک دوسرے سے ملتے ہیں یا مختلف ہیں؟) ’’پھر جب دیکھے کہ اس کا قول و فعل برابر نہیں تو سمجھ لے کہ وہ موردِ غضبِ الٰہی ہوگا۔ جو دل ناپاک ہے خواہ قول کتنا ہی پاک ہو وہ دل خدا کی نگاہ میں قیمت نہیں پاتا۔‘‘ (اگر دل گندہ ہے۔ اپنا عمل اس کے مطابق نہیں ہے پھر چاہے جتنی مرضی ہم نیک باتیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اس کی کوئی قیمت نہیں) ’’بلکہ خدا کا غضب مشتعل ہوگا۔‘‘ (اللہ تعالیٰ سب کو اس سے بچائے۔) فرمایا ’’پس میری جماعت سمجھ لے کہ وہ میرے پاس آئے ہیں اسی لئے کہ تخم ریزی کی جاوے جس سے وہ پھلدار درخت ہو جاوے۔ پس ہر ایک اپنے اندر غور کرے کہ اس کا اندرونہ کیسا ہے اور اس کی باطنی حالت کیسی ہے۔ اگر ہماری جماعت بھی خدانخواستہ ایسی ہے کہ اس کی زبان پر کچھ ہے اور دل میں کچھ ہے تو پھر خاتمہ بالخیر نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ ایک جماعت جو دل سے خالی ہے اور زبانی دعوے کرتی ہے وہ غنی ہے وہ پرواہ نہیں کرتا۔‘‘ فرمایا کہ ’’بدر کی فتح کی پیشگوئی ہو چکی تھی۔‘‘ (جنگ بدر میں) ہر طرح فتح کی امید تھی‘‘ (اب وہ پیشگوئی تھی اللہ تعالیٰ نے کہا تھا فتح دوں گا) ’’لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رو رو کر دعا مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ جب ہر طرح فتح کا وعدہ ہے تو پھر ضرورتِ الحاح کیا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ذات غنی ہے۔ یعنی ممکن ہے کہ وعدۂ الٰہی میں کوئی مخفی شرائط ہوں۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 11۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ ہمارے لئے بھی بڑے خوف کا مقام ہے۔ بیشک حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی اللہ تعالیٰ نے ترقی کے وعدے کئے ہیں، کامیابی کے وعدے کئے ہیں، غلبے کے وعدے کئے ہیں لیکن ہمیں اس کا حصہ بننے کے لئے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’ہماری جماعت کے لئے خاص کر تقویٰ کی ضرورت ہے۔ خصوصاً اس خیال سے بھی کہ وہ ایک ایسے شخص سے تعلق رکھتے ہیں اور اس کے سلسلۂ بیعت میں ہیں جس کا دعویٰ ماموریت کا ہے تا وہ لوگ جو خواہ کسی قسم کے بغضوں کینوں یا شرکوں میں مبتلا تھے یا کیسے ہی رُو بہ دنیا تھے ان تمام آفات سے نجات پاویں۔‘‘ (پرانی بیماریاں تھیں لیکن اب ایسے شخص سے منسوب ہو گئے ہیں جس کا ماموریت کا دعویٰ ہے۔ اب جب اس کی طرف منسوب ہو گئے تو اس لئے منسوب ہوئے تا کہ ان چیزوں سے اور مصیبتوں سے نجات پائیں۔) آپ فرماتے ہیں ’’آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اگر اس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جاوے بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کُل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک‘‘ (داغ ہے۔ گناہ کا بھی ایک داغ ہے۔ اپنی کمزوری اور گناہ کا ایک) ’’سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’صغائر سہل انگاری سے کبائر ہو جاتے ہیں۔ (اگر چھوٹی چھوٹی غلطیاں ہیں، گناہ ہیں۔ انسان سمجھتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ کوئی پرواہ نہیں کی، سستی دکھائی۔ ان کو ٹھیک کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر پوری طرح عمل نہ کیا اور ان سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار نہ کیا تو کیا ہوگا؟ یہ سستیاں پھر بڑے گناہ بن

کلام الامام

’’خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے
ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔‘‘
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 595)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلام الامام

’’سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور
اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔‘‘
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 594)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

جاتے ہیں)۔ فرمایا ''صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کُل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 10۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ یہ چھوٹے گناہ ہی ہیں جو بڑے گناہ بنتے ہیں اور پھر انسان کو سیاہ کر دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کے اس خاص ماحول میں اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے وہ افراد بنیں جو ہر قسم کی برائیوں سے بچنے والے اور خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے اپنے ہر عمل کو ڈھالنے والے ہوں اور اس مہینے سے ایسے پاک ہو کر نکلیں اور نیکیوں پر ایسے قائم ہوں کہ ہماری چھوڑی ہوئی برائیاں یا چھوٹی ہوئی برائیاں پھر دوبارہ کبھی عود کر کے نہ آئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

نماز کے بعد میں دو جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ حاضر ہے جو مکرمہ طاہرہ حمید صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحمید صاحب مرحوم کاونٹری یوکے کا ہے۔ 8 رجون کو ایک لمبی علالت کے بعد 60 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کا تعلق جہلم پاکستان سے تھا۔ 2001ء میں یوکے آئیں۔ نیک خاتون تھیں۔ نمازوں کی پابند، خلافت سے عقیدت کا تعلق تھا۔ بچوں کی بھی صحیح رنگ میں تربیت کی۔ جماعت سے وابستہ رکھا۔ اور خاص طور پر نمازوں کا خیال رکھنے والی تھیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ بھی تھیں۔ ان کے لواحقین میں ان کی والدہ کے علاوہ ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور لواحقین کو بھی صبر عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ غائب ہے جو مکرم حمید احمد صاحب شہید ابن مکرم شریف احمد صاحب ضلع اٹک کا ہے۔ مکرم حمید احمد صاحب ابن مکرم شریف احمد صاحب کی عمر 63 سال تھی۔ اٹک میں رہتے تھے۔ ان کو مخالفین احمدیت نے 4 رجون کو دوپہر اڑھائی بجے ان کے گھر کے باہر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ تفصیلات کے مطابق 4 رجون کو مکرم حمید صاحب نماز ظہر ادا کرنے کے بعد مسجد سے گھر واپس آئے اور گھر کے گیٹ پر آ کر موٹر سائیکل کا ہارن بجایا۔ ان کی بیٹی گھر کا دروازہ، باہر کا گیٹ کھولنے کے لئے آ رہی تھیں کہ اس دوران نامعلوم حملہ آور آئے اور حمید صاحب پر انتہائی قریب سے فائرنگ کر دی اور موقع سے فرار ہو گئے۔ حمید صاحب کو ایک گولی لگی جو چہرے کے دائیں جانب سے لگی اور سر کے پیچھے سے باہر نکل گئی۔ گولی لگنے کے نتیجہ میں حمید صاحب موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا مکرم میاں محمد علی صاحب آف لویری والا ضلع گوجرانوالہ کے ذریعہ سے ہوا تھا جنہوں نے 1923ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی اور شہید مرحوم 15 رمئی 1953ء کو لویری والا ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے تھے۔ پھر ایف اے تک تعلیم وہیں انہوں نے حاصل کی۔ پھر سنجوال فیکٹری اٹک میں ملازمت اختیار کی۔ دوران ملازمت شہید نے گریجوایشن مکمل کیا اور ساتھ ساتھ DHMS کا کورس بھی کیا۔ ہومیوپیتھی کی پریکٹس بھی کرتے تھے۔ 26 سال سروس کرنے کے بعد شہید مرحوم نے ریٹائرمنٹ لے لی اور پھر اٹک شہر میں ہومیوپیتھک کلینک کھولا۔ مرحوم کی شادی 1982ء میں محترمہ امۃ الکریم صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب سے ہوئی تھی جو ربوہ کے تھے۔ ان کی دوکان ربوہ کلاتھ سٹور کے نام سے مشہور تھی۔ ان کی بھی وفات چار سال قبل ہو گئی تھی۔ بیمار تھیں۔ مرحومہ گورنمنٹ کالج اٹک میں بطور لیکچرر کام کر رہی تھیں۔ شہید مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ دعوۃ الی اللہ، مہمان نوازی، ہمدردی، غریبوں کی مدد، عہدیداران کی اطاعت بڑے نمایاں وصف تھے۔ بڑے فعّال داعی الی اللہ تھے۔ لازمی چندہ جات کی ادائیگی اور دیگر تمام مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ سنجوال فیکٹری میں ملازمت کے دوران اپنے ایک ساتھی کی بیعت کروائی جس کے بعد اس شخص کی ساری فیملی بھی جماعت میں شامل ہو گئی۔ اس طرح ایک خاندان کے نو افراد نے بیعت کی جس پر فیکٹری میں ان کی مخالفت بھی شروع ہو گئی۔ شہید مرحوم گورنمنٹ کی طرف سے الاٹ شدہ کوارٹر میں رہتے تھے۔ مخالفین نے ان کے گھر پر پتھراؤ پر بھی کیا۔ آخر کار فیکٹری کی انتظامیہ نے حمید صاحب اور ان کے ساتھی نومبائع کا سنجوال فیکٹری سے واہ فیکٹری ضلع راولپنڈی تبادلہ کر دیا۔ شہید مرحوم کو کچھ عرصہ سے مخالفت کا سامنا تھا۔ جنوری 2015ء میں ایک شر پسند نے مسجد اٹک اور ان کے کلینک کو آگ لگانے کی کوشش کی تھی۔ بہرحال چوکیدار کے بروقت آ جانے پر وہ شخص بھاگ گیا۔ اس واقعہ کے دو روز بعد اس شر پسند نے دوبارہ ان کے کلینک کو آگ لگانے کی کوشش کی اور موقع پر پکڑا گیا۔ بعد میں پولیس کے حوالہ کر دیا گیا۔

ان کے بیٹے نوید احمد صاحب یہاں ہیں۔ وہ والد کے جنازے پہ جا نہیں سکے۔ کہتے ہیں کہ میرے والد خلافت کی اطاعت کرنے والے انسان تھے۔ بڑے دلیر انسان تھے۔ دعوت الی اللہ کرنے والے تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کو خود بھی پڑھتے تھے اور ہمیں بھی تلقین کرتے تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت روزانہ کرتے اور اس کی تلقین کرتے۔ یہاں بھی کئی دفعہ جلسہ پر آ چکے تھے اور ہمیشہ یہ کوشش ہوتی تھی کہ مسجد فضل میں آ کے اپنی نمازیں باجماعت ادا کریں۔ ان کی چھوٹی بیٹی سلمہ نزہت کہتی ہیں کہ والد صاحب دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے تھے اور ہر تحریک پر لبیک کہتے تھے۔ شہادت سے تقریباً ہفتہ پہلے یہی کہتے تھے کہ بیٹی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے اور پھر ساتھ ہی نیکیوں کی تلقین بھی کیا کرتے تھے۔ اور ان کی ایک بیٹی فصاحت حمید صاحبہ ہیں وہ کہتی ہیں ایک خوبی یہ تھی کہ جمعہ کا خطبہ جو یہاں سے لائیو سنا جاتا تھا اس کی ریکارڈنگ کر کے، آڈیو ریکارڈنگ کر کے واٹس ایپ (WhatsApp) پر پھر دوستوں کو بھجوایا کرتے تھے۔

ان کے دوسرے بیٹے سعید احمد صاحب ہیں ان کا بھی یہی کہنا ہے۔ وہی خصوصیات ساروں نے لکھی ہیں انتہائی نیک اور نیکیوں کی تلقین کرنے والے، جرأت منداور دعوت الی اللہ کرنے والے تھے۔ پاکستان کے حالات میں دعوت الی اللہ بڑا مشکل کام ہے۔ ظہور احمد صاحب جو ہمارے پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں ہیں، مربی ہیں ان کے یہ بہنوئی تھے اور یہ بھی یہی لکھتے ہیں کہ جماعتی ذمہ داریوں کو بڑی محنت اور دیانت داری سے ادا کرتے تھے۔ زیادہ سے زیادہ وقت نکال کر جماعت کی خدمت کی کوشش کرتے تھے۔ ہر تحریک پر حصہ لینے والے، بچوں کو بھی خلافت اور جماعت کے ساتھ پختہ تعلق رکھنے کی تلقین کرنے والے تہجد گزار، نیک، لمبی دعائیں کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ وہاں بہرحال ان کے بچوں کو بھی خطرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے اور اپنے باپ کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان 2016ء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1906ء میں ''شاخ دینیات'' کا اجراء فرمایا تھا جو بعد میں جامعہ احمدیہ کہلایا۔ اس جامعہ کے اجراء کا مقصد علمائے دین و مبلغین تیار کرنا تھا۔ گزشتہ ایک سو نو سالوں سے اس جامعہ سے سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر اندرون و بیرون ہند فریضۂ تبلیغ ادا کر چکے ہیں اور الحمد للہ اب بھی کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ اس سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے ہر سال جامعہ احمدیہ میں طلبہ کو داخل کیا جاتا ہے۔ لہٰذا داخلہ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر چٹھی لکھ کر جامعہ احمدیہ سے داخلہ فارم اور داخلہ امتحان کا Pattern اور Model Paper منگوالیں اور اپنے علاقہ کے مبلغ یا معلم صاحب سے نصاب کے مطابق تیاری کر لیں۔ شرائط داخلہ یہ ہیں:

1- اُمیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

2- داخلہ فارم کی ہر طرح سے تکمیل کر کے 10 رجولائی 2016ء تک پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کو بذریعہ رجسٹری ڈاک یا ای میل پہنچا دیں۔ دفتر جامعہ احمدیہ داخلہ فارم کا ہر طرح سے جائزہ لینے کے بعد اُمیدوار طالب علم کو قادیان آنے کی تحریری یا بذریعہ ٹیلی فون اطلاع دے گا۔ اطلاع ملنے کی صورت میں یکم اگست 2016ء تک قادیان پہنچ جائیں۔

3- میٹرک پاس کے لئے عمر کی حد 17 سال اور 2+ پاس طالب علم کے لئے 19 سال ہے۔ عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔

4- داخلہ کے لئے اُمیدوار طلبہ کا 4 راگست 2016ء بروز جمعرات صبح 09:00 بجے جامعہ احمدیہ قادیان میں تحریری امتحان ہوگا جس میں قرآن مجید، حدیث، دینی معلومات، عربی، اُردو، حساب، انگریزی اور جنرل نالج وغیرہ کے مختصر سوالات دیئے جائیں گے۔ تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا انٹرویو ہوگا جس میں قرآن کریم ناظرہ، اُردو کی کوئی کتاب اور انگریزی اخبار پڑھوا کر سُنا جائے گا، نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ اور طالب علم کا رُجحان معلوم کرنے کے لئے سوالات کئے جائیں گے۔

5- انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا نور ہسپتال میں میڈیکل چیک اپ ہوگا۔ جن اُمیدواروں کی میڈیکل رپورٹ تسلی بخش ہوگی اُنہیں جامعہ احمدیہ میں مشروط داخلہ دیا جائے گا۔ اگر اس کے بعد کبھی بھی طالب علم نے جامعہ کی تعلیم میں عدم دلچسپی یا کمزوری یا قواعد جامعہ و بورڈنگ کی خلاف ورزی کا مظاہرہ کیا تو اُسے جامعہ سے فارغ کر دیا جائے گا۔

6- جن طلباء کا داخلہ فارم درست نہ پایا جائے یا تحریری امتحان میں کامیاب نہ ہو سکیں یا میڈیکل ٹیسٹ میں اَن فٹ ہو جائیں، اُن طلباء کو اپنے اخراجات پر واپس جانا ہوگا۔

7- امراء، صدر صاحبان، مبلغین و معلمین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ ذہین و قابل اور دینی خدمات کا جذبہ رکھنے والے اور نیکی کی طرف راغب طلبہ کا انتخاب کر کے انہیں داخلہ کے نصاب کی اچھی طرح تیاری کروا کر مقررہ تاریخ پر قادیان بھجوائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

رابطہ نمبر: 09463324783 (ناظم امور داخلہ) 09646934736 (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

E-mail ID : jaqadian@gmail.com

نوٹ: 1۔ داخلہ فارم میں اُمیدوار طالب علم اپنا ٹیلی فون یا موبائل نمبر ضرور تحریر کرے۔ نیز اپنی جماعت کے صدر صاحب کا ٹیلی فون اور موبائل نمبر بھی ضرور لکھیں۔

2۔ ای میل کی صورت میں درخواست بھجوانے کے ساتھ بذریعہ ڈاک بھی اپنی درخواست بھجوا دیں۔

(محمد کریم الدین شاہد، پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

CONTACT: PRINCIPAL JAMIA AHMADIYYA QADIAN, CIVIL LINES, SARAI TAHIR
PIN CODE: 143516, DISTT: GURDASPUR, PUNJAB, INDIA

R.C | وَسِّعْ مَکَانَکَ: الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

مکرم السید شلبی صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم السید شلبی صاحب کے احمدیت کی طرف سفر کا ایک حصہ پیش کیا تھا۔اس قسط میں ان کے سفر کا باقی حصہ نذر قارئین کیا جائے گا۔وہ لکھتے ہیں:

پروگرام الحوار المباشر سے تو میں بہت متاثر ہوا تھا لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ پروگرام ہر ماہ پیش کیا جاتا ہے۔ لہٰذا میں نے ایک دفعہ تو اس پروگرام سے غیر معمولی روحانی اور علمی حظّ اٹھایا لیکن اسکے بعد بات آئی گئی ہوگئی تاہم اس چینل اور پروگرام کا نام میرے ذہن میں اٹک کر رہ گیا۔

تحقیق اور کشفِ حقیقتِ مُلّاں

چند ماہ کے بعد یعنی 2010ء کی آخری سہ ماہی میں مَیں نے انٹرنیٹ سروس لی اور ازدیادِ علم اور انٹرنیٹ سے بھرپور استفادہ کی خاطر میں گھنٹوں کمپیوٹر کے سامنے بیٹھ کر مختلف ویب سائٹس کو وزٹ کرنے لگا۔اچانک میرے دل میں ایم ٹی اے اور پروگرام الحوار المباشر کا خیال آ گیا۔ میں نے بغیر کسی مقصد کے ایم ٹی اے کی نائل سات پر فریکوئینسی کے الفاظ لکھ کر تلاش کی تو اس کے متعدد نتائج سامنے آ گئے۔ یہ دیکھ کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی لیکن محض چند ویب سائٹس کو ہی پڑھ کر شدید صدمہ ہوا کیونکہ ان میں اس چینل کو چلانے والی جماعت احمدیہ کے خلاف علماء کی طرف سے شدید مخالفت کا اظہار کیا جا رہا تھا، یہاں تک کہ اسے جماعت احمدیہ کے علاوہ کسی اور نام سے پکارا جا رہا تھا۔اس تحقیق کے دوران مجھے ایک مشہور مصری مولوی کی ویڈیو بھی ملی جس کا عنوان تھا کہ شیخ حسان کا مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کے بارہ میں بیان۔ میں نے اسے چلایا تو اس میں بیان ہونے والے گندے الفاظ اور دریدہ دہنی کو سن کر مجھے گھن آنے لگی۔ یہ ویڈیو ختم ہوتے ہی اسی مضمون کی دیگر ویڈیوز کے لنک بھی سامنے آتے گئے۔ ان میں سے الحوینی نامی ایک اور زبان دراز مشہور مولوی کی ویڈیو بھی تھی جو پہلے مولوی کی ویڈیو سے بھی زیادہ گندگی سے پُر تھی۔

یہ سب کچھ پڑھ کر اور ویڈیوز دیکھ کر میری طبیعت خراب ہوگئی اور میں اس رات جب سویا تو خواب میں دیکھا کوئی ہمارا دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔ میں نے جا کر دروازہ کھولا تو ایک شخص کو کھڑے پایا جس کی شکل میرے لئے معروف تھی لیکن اسکے چہرے پر نہ داڑھی تھی نہ مونچھ۔ میں نے اسے اندر بلاتے ہوئے کہا کہ آپ کا چہرہ دیکھا دیکھا سا لگتا ہے۔ اس نے کہا ہاں میں شیخ الحوینی ہوں۔ میں نے کہا ہاں اب میں نے آپ کو پہچان لیا ہے۔ میں نے اسے بڑے احترام سے اندر بٹھایا اور پھل وغیرہ پیش کئے تو اس نے بغیر کسی انتظار کے ایک مالٹا اٹھایا اور انتہائی غیر مہذب طریق پر اپنے دانتوں سے کاٹ کر اسے چھیلنا شروع کر دیا اور منہ میں آنے والے مالٹے کے چھلکے تھوکنے کے انداز میں کمرے کی زمین پر پھینکنا شروع کر دیئے اور پھر اس مالٹے کو ایسے کھانا شروع کر دیا جیسے زندگی میں پہلی بار مالٹا دیکھا ہو۔ میں اس صورتحال پر حیران اور شرمندہ تھا کہ جس مولوی کی میں عزت کرتا ہوں اور احترام کا مقام دے رہا ہوں وہ چھری میسر ہونے کے باوجود ایسے غیر مہذب طریق پر کھا رہا ہے جیسے وہ ادب وآداب سے بے بہرہ پتھر کے زمانے کا کوئی وحشی انسان ہو۔

ایسے میں مَیں نے پوچھا کہ مولوی صاحب آپ کی مرزا غلام احمد قادیانی کے بارہ میں کیا رائے ہے؟ اس نے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے اپنے سامنے سے کچے گوشت کا ایک ٹکڑا اٹھایا اور اسے کپڑے کی طرح دونوں ہاتھوں میں بل دیتے ہوئے نچوڑا پھر منہ بھر کے اس کو کھاتے ہوئے نہایت گندی زبان استعمال کرتے ہوئے کہا: ان کی تو بات ہی نہ کرو۔ پھر اس نے منہ سے عجیب وغریب آوازیں نکالتے ہوئے گالی گلوچ اور لعن طعن کے ساتھ یہ کہا کہ لوگوں نے مجھے بتایا ہے کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ میں نے کہا مولوی صاحب لوگوں کی باتیں چھوڑیں مجھے آپ اپنی رائے بتائیں، کیا آپ کے پاس شرعی لحاظ سے ان کے کفر پر کوئی دلیل ہے؟ اس نے اس کا کوئی جواب نہ دیا اور غیر انسانی طریق پر آوازیں نکال نکال کر گوشت کھاتا رہا جبکہ شتم وتکفیر اور لعن طعن کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ یہ دیکھ کر ہم میاں بیوی اسے چھوڑ کر دوسرے کمرے میں چلے گئے۔

اس رؤیا سے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مولوی کی حقیقت سے آگاہ کر دیا اور میرے دل میں اس کے لئے شدید نفرت پیدا ہوگئی تھی۔

بیعت

میں نے انٹرنیٹ پر اپنی تحقیق کا سلسلہ جاری رکھا تا آنکہ مجھے ایم ٹی اے العربیہ کے ایک پروگرام میں شیخ حسان کے مزاعم کے ردّ پر مبنی ویڈیو کلپ بھی مل گیا۔اس ردّ کو سن کر مجھے یوں محسوس ہوا کہ جیسے خدا تعالیٰ کے افضال میرے دل کی بنجر زمین پر موسلا دھار بارش بن کر نازل ہونے لگ گئے ہیں۔اب حقیقت میرے لئے ظاہر و باہر ہو چکی تھی چنانچہ میں نے فوراً بیعت کا فیصلہ کر لیا۔

ایک روز میں ایم ٹی اے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بچوں کے ساتھ ایک کلاس دیکھ رہا تھا اس میں حضور بچوں کے ساتھ نہایت پُرشفقت مسکراہٹ کے ساتھ کوئی بات کر رہے تھے۔ مجھے حضور انور کی بات کی سمجھ تو نہ آسکی لیکن آپ کے چہرہ مبارک پر پھیلنے والی مسکراہٹ نے میرا دل موہ لیا اور میں نے بسرعت اپنی اور اپنی اہلیہ کی بیعت ارسال بھی کر دی۔

حقیقی میراث

ابھی ہماری بیعت پر چند روز ہی گزرے تھے کہ مجھے ایک خط موصول ہوا۔ یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے قبول بیعت کا خط تھا۔اس کو کھول کر پڑھتے ہی دل میں سکینت گھر کر گئی اور دل ہر قسم کے شک سے صاف ہوگیا۔ میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے دیگر خطوط کے ساتھ اس خط کو بھی بطور خاص سنبھال کر رکھا ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے بچوں اور ان کے بچوں کیلئے یہ سب سے بہتر میراث ہوگی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اولاد اور ان کی نسلوں کو شیطان سے محفوظ رکھے اور وہ حضور انور کی دعاؤں کی برکات سے مستفیض ہوتی رہیں۔ آمین۔

مخالفت اور استہزاء

میرے بہن بھائیوں پر میری بڑی بہن کا بہت کنٹرول ہے۔ میری یہ بہن بانقاب اور متدیّن مزاج ہے۔ میں نے سوچا کہ اگر میں اپنی اس بہن کو تبلیغ کروں اور یہ قائل ہو جائے تو سارے خاندان تک احمدیت کا پیغام نہایت آسانی سے پہنچ سکتا ہے۔ چنانچہ ایک روز میں نے اس کو اپنی ہدایت یابی کی داستان سنا ڈالی۔لیکن خلاف توقع اس کی کیفیت بدل گئی۔اس پر رعشہ طاری ہوگیا اور اس نے تعوّذ و استغفار پڑھنا شروع کر دیا۔قبل ازیں اس پر یہ حالت عمومًا جنّوں اور بدارواح کے کسی پر تسلّط کا ذکر سن کر طاری ہوا کرتی تھی۔ وہ بار بار آیت کریمہ: سَلٰمٌ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ کا ورد کرنے لگ گئی۔اگرچہ بظاہر تو وہ قرآن کریم کی آیت پڑھ رہی تھی لیکن میری ہدایت یابی کی داستان سن کر اس قسم کے اظہار کا مطلب یہی تھا کہ اس کی دانست میں مجھ پر یا تو جن سوار ہوگیا ہے یا کسی آسیب کا سایہ ہے یا میرا دماغ چل گیا ہے۔ میں نے بارہا اسے یقین دلانے کی کوشش کی کہ میں بالکل ٹھیک ہوں اور بقائمی ہوش وحواس یہ باتیں کر رہا ہوں لیکن اسے یقین نہ آیا۔

اسکے بعد جلد ہی یہ خبر سارے خاندان میں پھیل گئی اور میری بہنوں اور بھائیوں نے تو یہاں تک کہنا شروع کر دیا کہ تمہارا قبول احمدیت خدا کی طرف سے عذاب ہے اور خدا کا تمہارے ساتھ یہ سلوک اس بات کی دلیل ہے کہ جو کچھ ہم نے تمہارے ساتھ بچپن میں روا رکھا وہ سب ٹھیک تھا بلکہ تم اسی قسم کے سلوک کے ہی مستحق تھے۔ اور بالآخر ان میں سے بعض نے ہمارے ساتھ قطع تعلق کر لیا۔

جب مخالفت بڑھی تو اس کا اثر ہمارے گھر پر بھی ہوا۔ میرے بچوں نے خاندان کی کنارہ کشی کو بہت محسوس کیا۔ میں ہمیشہ انہیں یہی کہتا رہا کہ تھوڑا صبر سے کام لو، کیونکہ اللہ تعالیٰ استقامت اختیار کرنے والوں اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنے والوں کو بہت نوازتا ہے۔ لہٰذا اگر ہمارے رشتہ داروں نے ہمیں چھوڑ دیا ہے تو خدا اس بات پر قادر ہے کہ ہمارا گھر احمدیوں سے بھر دے۔

گھر احمدیوں سے بھر گیا

میں نے ایم ٹی اے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی زبانی یہ نصیحت سنی تھی کہ جو لوگ اپنے علاقوں میں اکیلے احمدی ہیں انہیں تبلیغی کوششوں کے ساتھ ساتھ ’’رَبِّ لَاتَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ‘‘ کی دعا کرنی چاہئے۔ میں نے اس دعا کی عجیب تاثیر دیکھی۔ گو میری ساری اولاد بفضلہٖ تعالیٰ میرے ساتھ تھی لیکن میں نے کسی کو مجبور نہ کیا اور خود فیصلہ کرنے کا کہا۔ میری بڑی بیٹی جب اٹھارہ سال کی ہوئی تو اس نے خود ہر طرح کے اطمینان کے بعد حضور انور کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ اسی طرح جب دوسری بچی ملکی قانون کے حساب سے بلوغت کی عمر کو پہنچی تو اس نے بھی اپنی مرضی سے بیعت کا خط لکھ دیا۔ نیز اب میرے دونوں بیٹے بھی بفضلہٖ تعالیٰ احمدی ہیں۔

اس کے بعد مذکورہ بالا دعا کی قبولیت کے مزید آثار یوں ظاہر ہوئے کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ میرے علاقے کے بعض لوگ احمدیت میں دلچسپی لینے لگ گئے۔ بعض تحقیق کے بعد مطمئن ہو کر بیعت پر آمادہ ہو گئے اور جماعت سے رابطہ کی خواہش کا اظہار کیا۔ اسی طرح بعض نے اس علاقے میں کسی احمدی سے مل کر مختلف سوالوں کے جواب حاصل کرنے کا عندیہ دیا۔ ایسے تمام افراد کے نام صدر جماعت مصر کو ارسال کئے گئے اور ان کے ذریعہ سے بغرض رابطہ مجھے بھیجے گئے۔ جب میرا ان سے رابطہ ہوا تو کچھ ہی عرصہ میں میرے علاقے میں احمدیت قبول کرنے والوں کی ایک جماعت بن گئی اور میرا گھر احمدی احباب سے بھر گیا۔ چنانچہ ہم سب نے مل کر نماز بھی پڑھنا شروع کر دی۔

پابندیوں کا سامنا

ابھی تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا کہ مجھے سی آئی ڈی کی طرف سے بلاوا آ گیا۔ مَیں فوراً بلا خوف وخطر وقتِ مقررہ پر جا پہنچا۔ آفیسر نے سوالات کی ایک لمبی لسٹ تیار کی ہوئی تھی۔لیکن جب وہ سوال پڑھتا اور میں جواب دینے لگتا تو وہ میری بات کاٹ کر دوسرا سوال کر دیتا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ اس نے کوئی فیصلہ کیا ہوا ہے اور میری بات بھی نہیں سننا چاہتا۔ اس سے ملاقات کے بعد دوبارہ مجھے بڑے آفیسر کے ساتھ میٹنگ کیلئے بلایا گیا۔جس سے ملاقات کیلئے میں سلسلہ کا کچھ لٹریچر اور حضور انور کے بعض خطبات پرنٹ کر کے لے گیا خصوصًا حضور انور کا ایک خطبہ عید الاضحیٰ، جس میں حضور انور نے قربانی کا فلسفہ نہایت پُرکشش رنگ میں بیان فرمایا ہے۔ آفیسر نے نہایت احترام کے ساتھ یہ سب لٹریچر لیا اور غیر معمولی دلچسپی کا اظہار کیا جس کی بنا پر میں نے جرأت کر کے اسے یہ کہہ دیا کہ مجھے تو آپ میں سعادت کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ آپ کو چاہئے کہ استخارہ کریں اور دعا کریں۔ اس نے میری بات کاٹ کر کہا کہ بلکہ میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کو ہدایت دے۔ میں نے کہا کہ اگر منصفانہ طور پر یہ دعا کی جائے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں، چنانچہ آپ یہ دعا کریں اے خدا! اگر السید شلبی جماعت احمدیہ میں شمولیت کے معاملہ میں حق پر نہیں ہے تو اسے ہدایت دے کر اس جماعت سے علیحدہ کر دے اور اگر یہ جماعت سچی ہے اور اس کا بانی سچا ہے اور السید شلبی حق پر ہے تو مجھے بھی اس کی طرح ہدایت کا راستہ دکھا دے۔ اسکے جواب میں وہ ’’اچھا اچھا‘‘ کے علاوہ اور کچھ نہ کہہ سکا۔ میں اسکے دفتر سے نکلا تو ان کی طرف سے فیصلہ بھی صادر ہو چکا تھا جس کے تحت ہمیں اکٹھے ہو کر نماز پڑھنے سے روک دیا گیا تھا۔ یہ سن کر یوں محسوس ہوا جیسے ہمیں کسی غار میں پھینک کر اس کا منہ بند کر دیا گیا ہو۔

چند روز کے بعد میں نے خواب میں اسی آفیسر کو دیکھا اور اس سے شکوہ کیا کہ تم نے ہمیں نماز سے روک کر بہت ظلم کیا ہے۔ اسنے کہا کہ میں اپنے اعلیٰ افسران کو آپ کے بارہ میں لکھنے کیلئے سوچ رہا ہوں کہ آپ کو نماز پڑھنے کی اجازت دے دی جائے۔ یہ سنتے ہی میرے آنسو اُمڈ آئے اور جب بیدار ہوا تو میرا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔ مجھے خدا تعالیٰ سے بہت امید ہے کہ وہ دوبارہ ہمارے اکٹھے ہونے کی کوئی نہ کوئی سبیل پیدا فرما دے گا۔ وماذالك علی اللہ بعزیز۔

آخر پر خدا تعالیٰ کا شکر ہے جس نے خود پکڑ کر ہمیں ہدایت دی۔ ہمیں خلافت کی نعمت سے متعارف کروایا اور عظیم روحانی لذتوں سے آشنائی بخشی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ملک میں بھی پابندیوں کو ختم فرمائے اور سعید روحوں کو اس چشمہ کی طرف کھینچ لائے۔ آمین۔

(باقی آئندہ)............

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 10؍جون 2016)

جماعت احمدیہ میں بہت سے ایسے افراد ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مزاج ہے کہ مالی قربانیاں کرنے کیلئے بے چین رہتے ہیں اور جماعت کی خاطر، خدا تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے کی یہ وہ اسلامی روح ہے جو اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق نے ہم میں پھونکی ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 13 مئی 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کون سی آیات تلاوت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے سورۃ التوبہ اور سورۃ الحج کی درج ذیل آیات تلاوت فرمائی۔

اِنَّمَا يَعۡمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمۡ يَخۡشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰۤى اُولٰٓـئِكَ اَنۡ يَّكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُهۡتَدِيۡنَ (التوبۃ:18) اَلَّذِيۡنَ اِنۡ مَّكَّنّٰهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَنَهَوۡا عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الۡاُمُوۡرِ (الحج:42)

سوال: حضور انور نے مسجد محمود سویڈن کے حوالے سے احباب جماعت کے اخلاص کا کن الفاظ میں ذکر فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: الحمدللہ آج اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ سویڈن کو اپنی دوسری مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس کا نام مسجد محمود رکھا گیا ہے۔ سب مرد و زن نے اس مسجد کی تعمیر میں ماشاء اللہ بڑے اخلاص کا مظاہرہ کیا ہے۔ کئی بیروزگار بھی ہیں یہاں، بوڑھے بھی ہیں، بچے بھی ہیں، خانہ دار عورتیں بھی ہیں لیکن جہاں کمانے والوں نے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کی ہیں وہاں عورتیں، بچے بھی پیچھے نہیں رہے اور اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے لئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی مثال قائم کی ہے۔

سوال: حضور انور نے افراد جماعت احمدیہ کی مالی قربانی کی روح کا کن روح پرور الفاظ میں ذکر فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ میں بہت سے ایسے افراد ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مزاج ہے کہ مالی قربانیاں کرنے کے لئے بے چین رہتے ہیں اور جماعت کی خاطر، خدا تعالیٰ کی خاطر خرچ کرنے کی یہ وہ اسلامی روح ہے جو اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق نے ہم میں پھونکی ہے۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے افراد جماعت کی مالی قربانیوں پر حیرت کا اظہار فرمایا تھا آج بھی جیسا کہ مَیں نے کہا یہ قربانیاں حیران کر دیتی ہیں۔

سوال: حضور انور نے بعض بچیوں کی مالی قربانی کے کیا واقعات بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا:

- ایک گیارہ سال کی بچی نے مسجد کے چندہ کے لئے چند سو کرونز پیش کئے اور بتایا کہ کافی عرصے سے اس نے جو جیب خرچ جمع کیا تھا وہ مسجد کی تعمیر کے لئے ادا کرنے کے لئے آئی ہے۔
- دس گیارہ سال کی ایک اَور بچی امیر صاحب کے پاس یا جو بھی چندے لینے والی انتظامیہ ہے ان کے پاس آئی اور پانچ سو کرونز مسجد کی تعمیر کے لئے ادا کئے اور بتایا کہ اس کے پاس دو طوطے تھے جنہیں فروخت کر کے اس نے یہ رقم مسجد کے لئے ادا کرنے کے لئے حاصل کی۔
- ایک بچی اعتکاف بیٹھی تھی اس نے یہاں انتظامیہ سے رابطہ کیا اور اپنا زیور مسجد کے لئے پیش کیا۔ بظاہر بہت قیمتی زیور نہ تھا مگر وہی زیور اُس کی کُل جمع پونجی تھی۔

سوال: حضور انور نے ایک خادم کے مؤمنانہ اخلاص کا کن الفاظ میں ذکر فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک خادم نے مسجد میں ادائیگی کے لئے ایک بڑی رقم کا وعدہ کیا تھا جس میں ایک حصہ ان کی اہلیہ کی طرف سے تھا، لیکن بدقسمتی سے اس جوڑے کی علیحدہ ہوگئی۔ وعدہ جات کے سلسلہ میں جب ان سے رابطہ کیا گیا تو اِس نوجوان نے کہا کہ چونکہ میں نے اس کی طرف سے وعدہ کیا تھا اس لئے علیحدگی کے باوجود مَیں ہی یہ وعدہ پورا کروں گا اور مکمل ادائیگی کر دی۔ کہیں تو ایسے لوگ ہمیں نظر آتے ہیں جو عورت کے جائز حق بھی نہیں دیتے اور کہیں ایسے ہیں جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ علیحدگی کے باوجود وعدے پورے کر رہے ہیں اور حقیقت میں یہی لوگ ہیں جو مومن کہلانے کے مستحق ہیں۔

سوال: حضور انور نے مسجد کی جگہ، تعمیر اور گنجائش کے متعلق کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مسجد کی تعمیر کا منصوبہ 1999ء میں شروع ہوا تھا۔ اس کے لئے مکرم احسان اللہ صاحب نے پانچ ہزار مربع میٹر کا قطعہ زمین خرید کر جماعت کو پیش کیا تھا۔ یہ قطعہ ایک ٹیلے پر ہے۔ مین ہائی وے یہاں قریب سے گزرتی ہے۔ بڑی مصروف ہائی وے ہے۔ دُور سے ہی مسجد کی خوبصورت اور بلند عمارت ہر آنے جانے والے کو نظر آتی ہے۔ اس کمپلیکس کا کُل تعمیر شدہ رقبہ 2353 مربع میٹر ہے۔ پانچ عمارات پر مشتمل ہے۔ مسجد کا رقبہ 1494 مربع میٹر ہے۔ سپورٹس ہال ساڑھے سات سو مربع میٹر ہے۔ مسجد کے دو ہال ہیں۔ ایک اوپر، ایک نیچے، مردوں اور عورتوں کے لئے۔ ان ہالوں میں پانچ پانچ سو افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔ اسی طرح سپورٹس ہال میں سات سو نمازی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے سترہ سو (1700) لوگ اکٹھے نماز ادا کر سکتے ہیں۔

سوال: حضور انور نے وہاں رہنے والے احباب کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہاں کے لوگوں کو اپنی تعداد بڑھانی چاہئے۔ یہاں کے لوگوں میں اسلام کے بارے میں جو غلط فہمیاں ہیں انہیں دُور کریں اور انہیں دُور کر کے توحید کی طرف لائیں۔ ان لوگوں سے ہمدردی کا یہ تقاضا ہے اور ان کا یہ حق ہے کہ جو احسان یہاں کی حکومتوں نے اور عوام نے اس ملک کے رہنے والوں نے ہمیں جگہ دے کر کیا ہے یا آپ کو جگہ دے کر آپ پر کیا ہے اس کا بہترین بدلہ یہ ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے قریب لائیں۔ مسجد کی تعمیر کا حق بھی تبھی ادا ہو گا جب اس کو عبادت کرنے والوں سے زیادہ سے زیادہ آباد کریں گے۔ خود بھی یہاں آ کر اپنی نمازوں سے اس کو آباد کریں گے اور تبلیغ کر کے علاقے کے لوگوں کو بھی اسلام کی تعلیم سے متعارف کروائیں گے۔

سوال: ضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی ترقی کی کیا تدبیر بیان فرمائی ہے؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا: ''اِس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔

سوال: جماعت اور اتفاق کے حوالے سے حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: (حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں) ''جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے''۔ یہ بڑی اہم بات ہے جو ہر جگہ کے رہنے والوں کو یاد رکھنی چاہئے، چاہے وہ ناروے کے ہیں، ڈنمارک کے ہیں یا دنیا کے دوسرے ملکوں کے ہیں کہ مسجد کی آبادی کا مقصد بھی جماعت کی اِکائی ہے۔ پس ہمیں اس اِکائی کو قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ فرمایا کہ ''پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہئے۔''

سوال: نماز سے لیکر حج تک جو عبادات ہیں ان کی اصل غرض حضور انور نے کیا بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''نماز میں جو جماعت کا ثواب رکھا ہے اس میں یہی غرض ہے کہ وحدت پیدا ہوتی ہے۔ پھر اسی وحدت کے لئے حکم ہے کہ روزانہ نمازیں محلے کی مسجد میں اور ہفتے کے بعد شہر کی مسجد میں اور پھر سال کے بعد عیدگاہ میں جمع ہوں اور کُل زمین کے مسلمان سال میں ایک مرتبہ بیت اللہ میں اکٹھے ہوں۔ ان تمام احکام کی غرض وہی وحدت ہے۔''

سوال: مسجدوں کی اصل زینت کس چیز میں ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: (حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں): ''مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے متقی بننے کے لئے کیا شرائط بیان فرمائی ہیں؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ''متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلف حقوق، ریا، عُجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے ان کے مقابلہ میں اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے مروت، خوش خلقی، ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں وہی اصل متقی ہوتے ہیں۔ یعنی اگر ایک خُلق کسی میں فرداً فرداً ہو تو اسے متقی نہ کہیں گے۔ جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں (متقی نہیں ہوسکتا)۔''

سوال: خطبہ کے آخر پر حضور انور نے اللہ تعالیٰ کے حضور کیا دعا کی؟

جواب: حضور انور نے دعا کی کہ: اللہ کرے کہ ہم ان باتوں کو سمجھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔ آپس کی محبت میں بھی بڑھنے والے ہوں۔ مسجد کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور تبلیغ کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔ صرف مالی قربانی کا وقتی جوش ہی ہم میں نہ ہو بلکہ روحانی ترقی کے مستقل جوش کو اپنی حالتوں میں طاری کرنے والے اور جاری کرنے والے ہوں تا کہ اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ساتھ جو ہم نے عہد بیعت کیا ہے اسے پورا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ ڈنمارک ــــــ وسویڈن، مئی 2016ء

۞ ہم ایک مذہبی جماعت ہیں اور ہم حقیقی اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی پوری کوشش کرتے ہیں اور ہمارے عقیدہ کے مطابق بنی نوع انسان کا سب سے بنیادی اور اوّلین مقصد اپنے خالق کی عبادت کرنا ہے ۞ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں مسلمان اسلام کی حقیقی تعلیمات کو بُھلا دیں گے اور اُس وقت مسیح موعود اور مہدی کا ظہور ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہوگا۔ ہمارا ایمان ہے کہ وہ شخص ظاہر ہو چکا ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ جو مسیح موعود اور مہدی ہوگا وہ نبی ہوگا اور اس کو نبی کے خطاب سے رسول کریم ﷺ نے خود نوازا ہے ۞ آجکل دنیا کے امن کی صورتحال کے پیش نظر میں قیام امن پر زیادہ توجہ دے رہا ہوں ورنہ بانی جماعت احمدیہ جنہیں ہم مسیح موعود اور مہدی معہود سمجھتے ہیں وہ بنیادی طور پر دو مقاصد لے کر آئے تھے۔ ایک بنی نوع انسان کو اس کے خالق کے قریب لانا اور دوسرا انہیں اپنے ذمہ دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کا احساس دلانا اور معاشرہ میں امن، پیار اور ہم آہنگی پیدا کرنا ۞ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم آخری کتاب ہے اور اس میں گھریلو معاملات سے لے کر عالمی معاملات تک ہر پہلو کے متعلق رہنمائی کردی گئی ہے۔ ۞ جہاں تک پوپ کا تعلق ہے تو میرے خیال میں اس نے کبھی یہ نہیں کہا کہ Homosexuality جائز ہے کیونکہ بائبل میں بڑے واضح طور پر لکھا ہے کہ ہم جنس پرستی ناجائز فعل ہے اور بائبل میں قوم لوط کے متعلق تفصیل سے لکھا ہوا ہے کہ وہ اپنی بداعمالیوں کے نتیجہ میں کس طرح تباہ کر دیئے گئے تھے ◆

(اخبار ”مالمو 24“ کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ انٹرویو)

❁ استغفار کے معنے بخشش کے ہیں۔ استغفار صرف گناہ کیلئے نہیں پڑھتے بلکہ گناہ سے بچنے کیلئے بھی پڑھتے ہیں۔ نبی بھی اپنی قوم کیلئے استغفار پڑھتے ہیں اور شیطان کے حملوں سے بچنے کیلئے بھی استغفار کیا جاتا ہے استغفار پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ممکنہ گناہوں سے بچا لیتا ہے۔ استغفار گناہوں سے بچنے کیلئے ہی کرتے ہیں ❁ کوشش کریں کہ عورتوں سے ہاتھ نہ ملایا جائے، اگر مجبوری کی صورتحال ہو جائے اور پہلے نہ بتایا گیا ہو، ایسی اچانک صورتحال میں عورت اپنا ہاتھ آگے بڑھا دے تو پھر مجبوری ہے ❁ ایک طرف پردہ کا حکم ہے، حیا کا حکم ہے، ایک طرف تم پردہ کرتے ہو تا کہ حیا قائم رہے، دوسری طرف جب کھلم کھلا ہاتھ ملاتے رہو گے تو حیا جاتی رہے گی۔ اسلام کے ہر حکم میں حکمت ہوتی ہے۔ کسی چھوٹی سے چھوٹی برائی کے کرنے سے بھی اسلام منع کرتا ہے، اس لئے اس سے بچنے کی کوشش کرو ❁ جماعت احمدیہ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ تین صدیاں پوری نہیں ہوں گی کہ احمدیت غالب آجائے گی۔ ہم آہستہ آہستہ پھیل رہے ہیں۔ مولویوں کو ٹھیک کرنے کے لئے ہی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں تا کہ ان کے غلط عقائد کا ردّ ہو سکے۔ تبھی تو آپ کا نام حکم و عدل رکھا گیا ہے تا کہ آپ ان بگڑے ہوئے مولویوں کو ٹھیک کر سکیں ❁ ڈارون کی تھیوری کہ انسان پہلے بندر تھا، پھر ترقی کر کے موجودہ حالت کو پہنچا، غلط ہے، دکھائیں تو سہی کہ وہ کون سا بندر تھا جس سے انسان بنا، اس تھیوری کو بھی سارے سائنسدان نہیں مانتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا تھا کہ اگر انسان بندر سے بنا تھا تو وہ بندر اب بھی ہونا چاہئے اور وہ دکھایا جانا چاہئے ◆

(واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس، اور حضور انور کی بچوں کو قیمتی نصائح)

● غلبے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بہت بڑی تعداد احمدی ہو جائے گی، لیکن عیسائیت بھی قائم رہے گی، یہودیت بھی قائم رہے گی، لیکن اکثریت احمدی ہو جائے گی، لیکن جب قیامت آنی ہے تو پھر دنیا بگڑ جائے گی، قیامت پھر ایسے لوگوں پر آئے گی جو بگڑے ہوں گے ● جو لوگ مسلمان ہو کر شدت پسند گروپس میں شامل ہوتے ہیں ان کو اسلام کا پتہ ہی نہیں، مُلاؤں نے اسلام کی تعلیم کو اپنے Interest میں بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ ان لوگوں کو صحیح اسلامی تعلیم کے بارہ میں بتانا ہوگا۔ میں یہ کام ہی کر رہا ہوں ● عقیقہ سنت ہے، بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اس کا عقیقہ کرواتے ہیں، لڑکی کیلئے ایک بکرا اور لڑکے کیلئے دو بکرے ذبح کرتے ہیں، یہ صدقہ نہیں ہوتا، آپ خود بھی کھا سکتے ہیں، بال کٹواتے ہیں اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ میں دیتے ہیں، بچے کی عمر، صحت اور زندگی کے بابرکت ہونے کے لئے عقیقہ کیا جاتا ہے ◆

(واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس اور حضور انور کی بچیوں کو قیمتی نصائح)

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 13؍مئی 2016 کی مصروفیات

صبح چار بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد محمود میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ آج کا دن جماعت احمدیہ سویڈن کی تاریخ میں ایک بڑا مبارک اور یادگار دن تھا۔ سویڈن کی سرزمین پر چالیس سال کے لمبے عرصہ کے بعد نئی تعمیر ہونے والی دوسری مسجد، مسجد محمود کا افتتاح ہو رہا تھا۔

آج سویڈن کی جماعت، مرد و خواتین، بوڑھے، جوان، بچے بچیاں جہاں خوشی و مسرت سے معمور تھے وہاں ان کے دل اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز تھے اور زبانیں اللہ کی حمد سے تر تھیں۔ یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنا سب مال و متاع اس مسجد کی تعمیر کے لئے اللہ کے حضور پیش کر دیا تھا۔ نوجوانوں نے اپنی توفیق سے کئی گنا بڑھ کر اور اپنی ضرورت کی اشیاء فروخت کر کے رقمیں پیش کی تھیں۔ پھر خواتین نے اور نوجوان بچیوں نے جنکی ابھی شادیاں ہوئی تھیں اپنے سارے زیور اللہ کی راہ میں پیش کر دیئے تھے اور پھر بچے، بچیاں بھی کسی سے پیچھے نہیں رہے تھے۔ بچوں نے اپنی جمع شدہ رقم لا کر پیش کر دی، جس کے پاس جو بھی تھا وہ لے آیا پھر بچیوں نے وہ سب کچھ پیش کر دیا جو ان کو انکے ماں باپ نے وقتاً فوقتاً دیا تھا۔ کسی نے رقم لا کر دے دی تو کسی نے اپنے گلے کا ہار دے دیا۔

مبلغ انچارج سویڈن نے بتایا کہ میرے پاس دفتر میں ایک بچی جس کی عمر 16 یا 17 سال تھی، آئی اور جذباتی ہو کر رونے لگی اور خاکسار کے سامنے سونے کے کچھ زیورات رکھے اور کہا امام صاحب! مجھے معلوم ہے کہ میرے ابو مالمو مسجد کے لئے قربانی کرنے کی بہت خواہش رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ یہ کہتے ہوئے بچی رونے لگ گئی اور کہنے لگی کہ میرے پاس یہ کچھ زیور ہیں جو آپ ہمارے سارے گھر کی طرف سے قبول کر لیں۔ آج یہ لوگ اپنی قربانیوں کا پھل ایک وسیع و عریض اور انتہائی خوبصورت مسجد کی صورت میں دیکھ رہے تھے اور اس

بات پر ان کے دل جذبات تشکر سے لبریز تھے کہ ان کی قربانیاں خدا تعالیٰ کے حضور قبول ہوئیں۔

جماعت سویڈن کے احباب کے علاوہ بیرونی جماعتوں اور ممالک سے بھی لوگ بڑی تعداد میں اس مسجد کے افتتاح پر اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے آئے تھے۔ ڈنمارک فن لینڈ، یوکے، فرانس، جرمنی، امریکہ، ہالینڈ اور ناروے سے ایک بڑی تعداد میں احباب جماعت اور فیملیز مالمو (سویڈن) پہنچی تھیں۔

آج اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر نماز جمعہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد پندرہ صد کے لگ بھگ تھی جس میں سے آٹھ سو سے زائد احباب جماعت بیرونی ممالک سے آئے تھے۔ ناروے سے آنے والے احباب میں سے ایک صاحب کہنے لگے کہ یوں لگتا ہے کہ آج ہماری ساری جماعت ہی آگئی ہے۔

آج پہلا موقع تھا کہ مالمو سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست لائیو نشر ہو رہا تھا۔ پروگرام کے مطابق دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

(نوٹ: یہ خطبہ جمعہ اخبار بدر مورخہ 2؍جون 2016 کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے)

یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

کالمار (kalmar) سے Roger Kaliff صاحب جو کالمار کونسل کے چیئرمین ہیں اور یورپی یونین میں کئی کمیٹیوں کے ممبر رہ چکے ہیں، قریباً 305 کلومیٹر کا سفر طے کر کے مسجد کے افتتاح میں شرکت کرنے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کیلئے آئے ہوئے تھے۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یہ ملاقات قریباً پندرہ منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں موصوف اتنا ہی سفر طے کر کے واپس کالمار گئے۔

آن لائن اخبار ’’Malmo-24‘‘ کا حضور انور سے انٹرویو

بعد ازاں پروگرام کے مطابق آن لائن اخبار ’’Malmo-24‘‘ کے جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔ جرنلسٹ نے سب سے پہلے حضور انور کو سویڈن میں خوش آمدید کہا اور اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھا کہ ابھی تک آپ کا مالمو کا وزٹ کیسا رہا؟ اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ تین دنوں سے میں بہت لطف اندوز ہو رہا ہوں۔ یہ بہت خوبصورت جگہ ہے۔ کھلا علاقہ ہے۔ میں تازہ ہوا سے محظوظ ہو رہا ہوں۔ یہاں اپنی جماعت کے لوگوں سے مل رہا ہوں۔ وہ سب بہت خوش ہیں۔ میں بھی خوش ہوں۔

اس پر جرنلسٹ نے پوچھا کہ کیا مالمو میں آپ کا یہ پہلا وزٹ ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نہیں میں یہاں پہلے بھی آیا تھا۔ میرا خیال ہے شاید 2005ء میں یہاں آیا تھا۔ اُس وقت ہم نے سکنڈے نیوین ممالک کا جلسہ یہاں گوتھن برگ میں منعقد کیا تھا۔

صحافی نے کہا کہ آج کا دن آپ کے لئے بہت بڑا دن تھا۔ آپ کو کیسا لگا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بہت اچھا دن رہا۔ مجھے سویڈن کے علاوہ دوسرے ممالک سے مہمانوں کی آمد کی توقع نہیں تھی۔ یہاں جمعہ کی نماز پر مقامی احمدیوں کی نسبت باہر سے آئے ہوئے احمدیوں کی تعداد زیادہ تھی۔

اسکے بعد جرنلسٹ نے کہا کہ یہاں آپ کی کافی بڑی مسجد بن گئی ہے اور مالمو میں جماعت کے افراد کی تعداد نسبتاً بہت تھوڑی ہے۔ تو آپ اس خوبصورت مسجد کو کیسے بھریں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے فرمایا اگر آپ جیسے کھلے دل کے لوگ ہمارے ساتھ شامل ہوں گے تو ہماری تعداد میں خود ہی اضافہ ہو جائے گا۔

صحافی نے اگلا سوال کیا کہ آپکے خیال میں آپکی جماعت کیلئے اس مسجد کی تعمیر کی اتنی اہمیت کیوں ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے اپنے خطبہ میں اس حوالہ سے بات کی تھی کہ صرف مالمو میں نہیں بلکہ جہاں کہیں بھی ہماری جماعت ہو اور ہمارے پاس وسائل ہوں اور وہاں کی مقامی جماعت مسجد بنانے کی خواہش رکھتی ہو اور مقامی لوگ اس کیلئے قربانی بھی کریں تو ہم ایسی جگہ پر ضرور مسجد تعمیر کرتے ہیں۔ اب یہاں اگر لولیو کی جماعت مسجد تعمیر کرنا چاہے تو ہم وہاں بھی جائیں گے اور اگر کہیں اور مسجد تعمیر کرنی ہو تو ہم وہاں بھی جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم ایک مذہبی جماعت ہیں اور ہم حقیقی اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی پوری کوشش کرتے ہیں اور ہمارے عقیدہ کے مطابق بنی نوع انسان کا سب سے بنیادی اور اولین مقصد اپنے خالق کی عبادت کرنا ہے۔ پس جب آپ نے ایک جگہ جمع ہو کر عبادت کرنی ہو تو آپ کو ایک جگہ کی بھی ضرورت ہوگی خواہ وہ ایک چھوٹی سی مسجد ہو یا کوئی بڑی مسجد ہو۔ پس جہاں کہیں بھی ہماری جماعت ہے وہاں ہم مسجد تعمیر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جرمنی میں ہماری درجنوں مساجد ہیں اور ہم مزید بھی تعمیر کر رہے ہیں۔

مسجد محمود (مالمو، سویڈن) کا مبارک افتتاح

یہ ہے اک محمود مسجد تحفۂ پروردگار
مالمو کا بڑھ گیا ہے جس سے اک عزّ و وقار

پھوٹتی ہے روشنی اس کے دَر و دیوار سے
روشنی ایسی کہ بندے کو ملا دے یار سے

گنبد و مینار اس کے ہیں علامت امن کی
اس کے ٹھنڈے سائے بھی ہیں اک ضمانت امن کی

اس مبارک عہد کو حاصل ہے تائید خدا
’’آسماں سے ہے چلی توحیدِ خالق کی ہوا‘‘

مسجدیں تعمیر کرنا اس کا خاصہ خاص ہے
خالقِ ارض و سما سے جس کا ناطہ خاص ہے

جو قیامِ امن اور توحید پر مامور ہے
وہ دلوں کی سلطنت کا بادشاہ مسرور ہے

اے خدا اس بادشاہ کو کر عطا عمرِ خضر
اس کے منصوبوں کو اپنے فضل سے کردے امَر

امن کا ضامن ظفرؔ اب مذہب اسلام ہے
بے اماں دنیا کو کہہ دو کہ صلائے عام ہے

(مبارک احمد ظفرؔ)

اس کے بعد اس صحافی نے پوچھا کہ جماعت احمدیہ اور دیگر مسلمانوں کے مابین کیا فرق ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ بہت عمومی سوال ہے جو ہر ایک پوچھتا ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں مسلمان اسلام کی حقیقی تعلیمات کو بھلا دیں گے اور اُس وقت مسیح موعود اور مہدی کا ظہور ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہوگا۔ ہمارا ایمان ہے کہ وہ شخص ظاہر ہو چکا ہے۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ جو مسیح موعود اور مہدی ہوگا وہ نبی ہوگا اور اس کو نبی کے خطاب سے رسول کریم ﷺ نے خود نوازا ہے۔ پس یہ بنیادی فرق ہے جو جماعت احمدیہ اور دیگر فرقوں کے مابین تضاد کا باعث ہے۔ غیر احمدی مسلمانوں کا کہنا ہے کہ ایسے شخص کو ابھی آنا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ جس مسیح نے آنا ہے وہ آسمان سے نازل ہوگا لیکن ہم کہتے ہیں کہ ’’مسیح‘‘ خدا تعالیٰ کے نبی تھے جو اس دنیا میں 120 سال زندہ رہے اور اس کے بعد ان کی طبعی وفات ہوئی اور آسمان پر کوئی بھی شخص دو ہزار سال تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ مسیح علیہ السلام ایک نہایت متقی انسان تھے اور خدا تعالیٰ کے پیغمبر تھے جنہوں نے خدا تعالیٰ کی طرف سے مفوضہ مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ جبکہ دیگر مسلمان کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں اور کسی وقت نازل ہوں گے اور عیسائیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی طرف سے مسیح کی آمد کے بارہ میں بتائے گئے تمام نشانات پورے ہو چکے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی کہ آخری زمانہ میں نقل و حرکت کے ذرائع کی کثرت ہوگی جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں آجکل کے زمانہ میں کوئی بھی نقل و حرکت کے لئے اونٹ یا گھوڑوں کو استعمال نہیں کرتا۔ بلکہ تیز رفتار ٹرینوں، بسوں، کاروں، بحری و ہوائی جہازوں نے ان کی جگہ لے لی ہے۔ پھر بعض آسمانی نشان بھی ہیں جیسے رمضان کے مہینہ کے مقررہ ایام میں چاند اور سورج کو گرہن لگے گا اور یہ نشان بھی تقریباً سو سال قبل پورے ہو چکے ہیں اور اس وقت مدعی بھی موجود تھا۔ پس یہ تمام نشانات پورے ہو چکے ہیں اور ہمارا یقین ہے کہ وہ شخص ظاہر ہو چکا ہے اور وہ نبی اللہ ہے اور یہی چیز ہمارے اور دوسرے مسلمانوں کے مابین تضاد کا باعث ہے۔

جرنلسٹ نے پوچھا کہ کیا آپ کی قرآن کریم کی تفسیر دوسرے مسلمانوں کی تفسیر سے علیحدہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سارا قرآن تو نہیں لیکن بعض آیات کی تفسیر مختلف ہے۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ عقلی دلائل دیئے بغیر قرآن کریم کی کسی بھی آیت کی تفسیر بیان نہیں کی

جاسکتی۔اگر ہم قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر کرتے ہیں تو اس کے پیچھے منطق اور دلیل ہوتی ہے۔مثال کے طور پر دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا شک وشبہ آخری نبی قرار دے دیا ہے،اسلئے کوئی دوسرا نبی نہیں آسکتا۔لیکن ہم کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیا کی مہر قرار دیا گیا ہے۔یعنی نبی تو آسکتے ہیں مگر ان پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ثبت ہو گی کوئی نئی شریعت یا نئی کتاب نازل نہیں ہوگی۔لیکن مسلمانوں کے بیچ میں اگر خدا تعالیٰ چاہے گا تو وہ کسی کو بھی بھیج سکتا ہے۔ہم خدا تعالیٰ کی صفات کو محدود تو نہیں کر سکتے۔پس اس طرح کی بعض مخصوص آیات ہیں جن کی تفسیر میں فرق پایا جاتا ہے ورنہ ہم بھی یہی مانتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔وہ خاتم کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ اب اس کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔لیکن ہم کہتے ہیں کہ خاتم کے معنی مہر کے ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کے ساتھ نبی آسکتا ہے۔

صحافی نے اگلا سوال کیا کہ آپ کس طرح خلیفہ بنے تھے؟اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مجھے مجلس انتخاب کے ذریعہ خلیفہ منتخب کیا گیا تھا۔

اس پر جرنلسٹ نے کہا کہ آپ اس حوالہ سے مزید بتا سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:ایک خلیفہ کی وفات کے بعد مجلس انتخاب کے ممبران دنیا بھر سے ایک جگہ جمع ہوتے ہیں اور وہ اپنا ووٹ دیتے ہیں۔بالکل اسی طرح جیسے پوپ کا انتخاب ہوتا ہے۔بند کمرے میں انتخاب ہوتا ہے۔جب وہاں ووٹنگ ہو رہی ہوتی ہے تو ہر ایک کو ووٹ دینے کا حق ہوتا ہے۔خلافت کیلئے نام پیش ہوتے ہیں اور جس کے سب سے زیادہ ووٹ ہوں وہ خلیفہ منتخب ہوتا ہے۔مگر آپ خود خلافت کے لئے اپنا نام پیش نہیں کر سکتے۔ایک آدمی نام پیش کرتا ہے اور دوسرا آدمی اس کی تائید کرتا ہے۔کسی قسم کا بحث ومباحثہ نہیں ہوتا۔کوئی یہ رائے بھی نہیں دے سکتا کہ آپ فلاں کو ووٹ دیں یا فلاں کو نہ دیں۔اس طرح یہ انتخاب کا عمل نہایت صاف شفاف ہوتا ہے اور جس کو سب سے زیادہ ووٹ ملیں وہ خلیفہ منتخب ہو جاتا ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جب سے آپ خلیفہ منتخب ہوئے آپ نے دنیا کے مختلف ممالک کے سفر اختیار کئے ہیں۔ان سفروں کا کیا مقصد ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:میں اپنی جماعت کے لوگوں سے ملنے کیلئے اور جماعتوں کا جائزہ لینے کیلئے مختلف ممالک کے دورے کرتا ہوں مگر میرے دوروں کا مقصد سیاستدانوں یا حکمرانوں سے ملنا نہیں ہوتا۔لیکن ان دوروں کے دوران اگر کوئی سیاستدان ملنے کیلئے آجائے یا اگر مقامی جماعت کے لوکل انتظامیہ کے ساتھ اچھے تعلقات اور رابطے ہوں اور وہ بعض اوقات پروگرام میں سیاستدانوں اور دیگر حکام کے ساتھ ملاقاتیں رکھ لیں تو ان سے بھی مل لیتا ہوں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کے دور خلافت میں انتہاء پسندی وغیرہ بہت بڑھ گئی ہے۔اس حوالہ سے آپ اپنے دور خلافت کا گزشتہ خلفاء کے ادوار کے ساتھ کس طرح موازنہ کرتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:تمام گزشتہ خلفاء نے بھی یہی کام کئے ہیں۔ہمیں ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' کا جو نعرہ دیا گیا وہ تیسرے خلیفہ نے دیا تھا۔بسا اوقات دنیا کے خاص حالات کے پیش نظر بعض خاص چیزوں پر زور دیا جاتا ہے۔آجکل دنیا کے امن کی صورتحال کے پیش نظر میں قیام امن پر زیادہ توجہ دے رہا ہوں۔ورنہ بانی جماعت احمدیہ جنہیں ہم مسیح موعود اور مہدی معہود سمجھتے ہیں وہ بنیادی طور پر دو مقاصد لے کر آئے تھے۔ایک بنی نوع انسان کو اس کے خالق کے قریب لانا اور دوسرا انہیں اپنے ذمہ دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کا احساس دلانا اور معاشرہ میں امن، پیار اور ہم آہنگی پیدا کرنا۔پس آپ علیہ السلام کی آمد کے یہی دو مقاصد تھے اور آپ کے تمام خلفاء بھی اسی مشن کو لے کر چل رہے ہیں۔اگر حالات تبدیل ہو جاتے ہیں اور معمول کے مطابق آجاتے ہیں تو میں شاید بعض دوسرے مسائل پر مزید زور دوں گا۔ویسے بھی میں صرف اسی مسئلہ کے بارہ میں تو بات نہیں کرتا اور بھی کئی مسائل ہیں جنہیں میں دیکھتا ہوں۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا آپ کے خیال میں حالات معمول پر آجائیں گے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:اگر لوگوں کو احساس نہ ہوا تو پھر تیسری عالمی جنگ ہوگی اور جب تیسری عالمی جنگ ہو جائے گی تو تب دنیا کے لیڈرز اور عوام الناس کو عقل آئے گی۔

جرنلسٹ نے کہا کہ مجھے نہیں پتہ کہ آپ کو مالمو کے حالات سے کس حد تک آگاہی ہے۔مگر یہاں اب یہ افواہیں پھیلی ہوئی ہیں کہ مالمو میں isis کے لوگ پبلک میں کھلے عام گھوم پھر رہے ہیں اور نوجوانوں کو اپنے لئے بھرتی کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:یہ تو حکومت اور انتظامیہ کا فرض ہے کہ وہ محتاط اور چوکنے رہیں اور دیکھیں کہ یہاں کیا ہو رہا ہے اور اس کا سد باب کریں۔

جرنلسٹ نے کہا کہ کیا جماعت احمدیہ بھی اس حوالہ سے کچھ کر سکتی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے تو ہمیں نہ تو radicalised کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی یہ انتہاء پسند ہمارے لوگوں کو اپنے لئے بھرتی کر سکتے ہیں۔ہم تو امن پسند جماعت ہیں اور جہاں تک دوسرے گروہوں کا تعلق ہے تو انکے بارہ میں مَیں نہیں جانتا۔میں نے خود یہ بات آپ سے سنی ہے۔اگر آپ کو بعض ذرائع سے پتہ چلا ہے تو آپ کو چاہئے کہ حکومت کو اور حکام کو بتائیں۔

جرنلسٹ نے کہا کہ میں نے ایک آرٹیکل پڑھا تھا جس کے مطابق آپ پولیس کو مزید مسلح کرنے کے حق میں ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لندن میں قانون نافذ کرنے کے لئے پولیس کے پاس چھوٹے چھوٹے ڈنڈے ہوتے ہیں۔وہ ان کے ساتھ کیا کر سکتے ہیں ؟اور دوسری طرف وہ لوگ جو شہر یا قصبہ کا امن خراب کرنا چاہتے ہیں انکے پاس اگر جدید اسلحہ ہو اور پولیس ان کے ساتھ لڑنا چاہے تو پولیس وہاں کیا کرے گی ؟انکے ساتھ لڑنے کیلئے ضروری ہے کہ پولیس کے پاس بھی اسی قسم کا اسلحہ ہو۔

جرنلسٹ نے سوال کیا کہ یورپ کی نوجوان نسل یورپ کو چھوڑ کر isis میں شامل ہو رہی ہے۔آپ کے نزدیک اس کی کیا وجہ ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:2008ء میں آنے والے معاشی بحران کے نتیجہ میں لاکھوں افراد اپنی نوکریوں سے محروم ہو گئے تھے۔اگر انہیں مناسب نوکریاں دی جائیں جو ان کی اہلیت اور معیار کے مطابق ہوں ،بیشک بہت زیادہ منافع بخش نہ ہوں لیکن کم از کم ان کی پسند کے مطابق ہوں تو اس سے آپ یقیناً ان لوگوں کی تعداد میں خاطر خواہ کمی لا سکتے ہیں جو معاشی وجوہات کی بناء پر radicalised ہو رہے ہیں۔

نمائندہ نے سوال کیا کہ یورپ میں رفیوجی کرائسز کے حوالہ سے آپ کی کیا رائے ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:ان پناہ گزینوں کی تعداد لاکھوں میں پہنچ گئی ہے اور یورپ کا ایک بھی ملک ایسا نہیں ہے جو ان سب کو پناہ دے سکے۔اس کا بہترین حل یہی ہے کہ جو ملک اس وقت مسائل کا شکار ہیں ان کے ہمسایہ ممالک کی مالی امداد کی جائے اور وہاں ان لوگوں کے کیمپ بنائے جائیں۔جب افغانی رفیوجیز افغانستان سے باہر آئے تھے اس وقت وہ دوسرے ممالک میں بھی گئے تھے مگر ان کی ایک بڑی تعداد پاکستان آگئی تھی۔اس وقت وہاں ان کیلئے کیمپ بنائے گئے تھے اور جب حالات معمول پر آگئے تو ان مہاجرین کو واپس افغانستان بھجوا دیا گیا تھا۔ان مہاجرین کی خوراک ،رہائش اور دیگر ضروریات پوری کرنے کے حوالہ سے اس وقت کی بعض بڑی طاقتیں اور امیر ممالک پاکستانی حکومت کی مدد کر رہے تھے اور جب حالات معمول پر آگئے تو یہ کیمپ ختم کر دیئے گئے اور مہاجرین کو واپس بھجوا دیا گیا اور اِس وقت بھی یہی بہترین حل ہے ورنہ آپ کو تو نہیں پتا کہ ان کے مہاجرین میں سے کون کیا ہے؟isis کے ترجمان کا بیان ہے کہ ہر چالیس مہاجرین میں سے ایک isis کا ممبر ہے۔تو آپ ان کو کیسے پرکھیں گے؟اور یہ بیان اب ریکارڈ میں آچکا ہے۔

جرنلسٹ نے سوال کیا آپ کے خیال میں سویڈن نے رفیوجیز کیلئے جو اپنے دروازے کھولے ہیں انہوں نے ایسا اپنی سادگی کی وجہ سے کیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استفسار فرمایا کہ سویڈن نے کتنے رفیوجیز لینے کی حامی بھری ہے؟

اس پر جرنلسٹ نے بتایا کہ شروع میں دس ہزار رفیوجیز لینے کی حامی بھری تھی اور اب ایک لاکھ ساٹھ ہزار کے قریب مہاجرین کو لے رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان لوگوں کو کہاں رکھا جائے گا ؟ کیا ان لوگوں کو کیمپوں میں رکھا جا رہا ہے؟ کہیں نہ کہیں تو انہیں رکھنا ہے۔اس لئے میرے نزدیک بہتر حل یہی ہے کہ ان لوگوں کو ہمسایہ ممالک میں کیمپ بنا کر رکھا جائے۔ہاں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ان رفیوجیز کی وجہ سے آپ کے ملک کو فائدہ ہوگا تو ٹھیک ہے آپ انہیں اپنے ملک میں رکھ لیں۔لیکن اگر ان رفیوجیز کو ملک کے اندر رکھنے کی ہی پالیسی ہے تو پھر حکومت کو محتاط اور چوکنا رہنا پڑے گا اور اس بات کی یقین دہانی کرنی ہوگی کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

''تم خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو اور اسی کو مقدم کرلو۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 597)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلام الامام

''کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہیں کرسکتا جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پروانہ کرے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 601)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

یہ لوگ واقعی مہاجرین ہیں۔

اس کے بعد جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ نے ابھی بتایا کہ خلیفہ پوپ کی طرح منتخب ہوتا ہے۔ تو کیا جس طرح کیتھولک چرچ برتھ کنٹرول اور Homosexuality وغیرہ کے معاملات میں اپنے اندر جدید دور کے لحاظ سے اصلاحات کررہا ہے، کیا آپ بھی بحیثیت خلیفہ اس طرح کی سوچ رکھتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے تو صرف اسلامی تعلیمات کی پیروی کرنی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن کریم آخری کتاب ہے اور اس میں گھریلو معاملات سے لے کر عالمی معاملات تک ہر پہلو کے متعلق رہنمائی کردی گئی ہے۔ اسلئے ہمیں کسی چیز کو بدلنے کی ضرورت نہیں ہے اور جہاں تک پوپ کا تعلق ہے تو میرے خیال میں اس نے کبھی یہ نہیں کہا کہ Homosexuality جائز ہے کیونکہ بائبل میں بڑے واضح طور پر لکھا ہے کہ ہم جنس پرستی ناجائز فعل ہے اور بائبل میں قوم لوط کے متعلق تفصیل سے لکھا ہوا ہے کہ وہ اپنی بداعمالیوں کے نتیجہ میں کس طرح تباہ کردیئے گئے تھے۔ تو میرے نزدیک یہ چند ایک لوگوں کا مسئلہ ہے جس کی تشہیر کی کیا ضرورت ہے؟ اس کیلئے قوانین نافذ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ جہاں تک برتھ کنٹرول کا تعلق ہے تو اسلام بوقت ضرورت اس کی اجازت دیتا ہے۔ اسلام عورتوں کو انکے جائز حقوق دیتا ہے۔ انہیں وراثت کے حقوق دیتا ہے۔ انہیں خلع کا حق دیتا ہے اور اس طرح عورتوں کے دیگر حقوق ہیں۔ ہمارے مذہب میں تو پہلے سے ہی جدت ہے اس میں مزید جدت پیدا کرنے کی کیا ضرورت ہے؟

جرنلسٹ نے کہا کہ کیا آپ اپنے آپ کو Feminist کہتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم تو ہر ایک کے حقوق ادا کرتے ہیں خواہ وہ مرد ہو یا عورت، بوڑھا ہو یا جوان۔ عورتوں اور مردوں کے حقوق برابر ہیں۔ ہم نہ تو feminist ہیں اور نہ ہی عورتوں کے حقوق غصب کرنے والے ہیں۔

آخر پر جرنلسٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مسجد کے اندر جا کر فوٹو کھنچوانا چاہتا ہے۔ جس پر ازراہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف کو تصویر بنانے کی اجازت عطا فرمائی۔ یہ انٹرویو چار بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز سے ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس سیشن میں 16 فیملیز کے 46 / افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر فیملی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز سویڈن کی درج ذیل جماعتوں سے لمبے سفر طے کر کے آئی تھیں کالمار سے آنے والی فیملیز 285 کلومیٹر، یان شاپنگ سے آنے والی 292 کلومیٹر اور سٹاک ہوم سے آنے والی فیملیز 612 کلومیٹر کا طویل سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔ علاوہ ازیں ناروے سے آنے والے بعض احباب نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ یہ 600 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے آئے تھے۔

ملک فن لینڈ سے بھی آنے والے احباب 1090 کلو میٹر کا سفر طے کر کے آئے تھے۔ یہاں سے آنے والوں نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجے تک جاری رہا۔

واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم آغا بلال خان نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم حمزہ حیات اور سویڈش ترجمہ عزیزم اسامہ سلیم نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم شازیب احمد چوہدری نے آنحضرت ﷺ کی حدیث کا عربی زبان میں متن پیش کیا اور اس کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزم جاذب احمد چوہدری نے پیش کیا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی رات کو سوجاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ لگاتے ہوئے کہتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے لہٰذا سوتے رہو۔ پھر اگر وہ بیدار ہوگیا اور اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور وہ طیب النفس اور چست ہوجاتا ہے وگرنہ خبیث النفس اور سست رہتا ہے۔

(صحیح البخاری۔ کتاب الجمعہ)

اس حدیث کا سویڈش زبان میں ترجمہ عزیزم عبدالمالک چوہدری نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم مہد احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

لوگو سنو کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں
جس میں ہمیشہ عادت قدرت نما نہیں

خوش الحانی سے پیش کیا۔ بعدازاں عزیزم نجیب الرشید نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

انبیاء علیہم السلام کی دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں اور اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات پائیں۔ حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد ان کے آگے ہوتا ہے۔ پس اس وقت بھی جو خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے اور اس نے مجھے مبعوث فرمایا ہے تو میرے آنے کی غرض بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب نبیوں کی تھی۔ یعنی میں بتانا چاہتا ہوں کہ خدا کیا ہے؟ بلکہ دکھانا چاہتا ہوں اور گناہ سے بچنے کی راہ کی طرف راہبری کرتا ہوں۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 8،9)

اس اقتباس کا سویڈش ترجمہ عزیزم نعیم طاہر نے پیش کیا۔

بعدازاں عزیزم نمیر احمد چوہدری نے سویڈن میں مذہب کی تاریخ پر درج ذیل پریزنٹیشن دی۔

سویڈن میں Vikin کا دور 800ء سے 1000ء تک رہا۔ یہ لوگ مختلف خداؤں کو مانتے تھے۔ اسلام کا 632ء میں آغاز ہو چکا تھا، جو بڑی سرعت سے پھیل رہا تھا، لیکن اس کا اثر یورپ پر ابھی نہیں پڑا تھا۔ عیسائیت اپنے زور پر تھی لیکن شروع میں عیسائیت کا سویڈن میں نفوذ نہ ہوسکا اور وائیکن کی طرف سے مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا لیکن یہ مزاحمت زیادہ عرصہ نہ چل سکی اور کچھ عرصے کے بعد یہاں پر عیسائیت بھی پھلنے پھولنے لگی اور 1008ء میں سویڈن کے بادشاہ نے بھی عیسائیت کو قبول کرلیا اور عیسائیت باقاعدہ یہاں ملک کا مذہب بن گئی اور قانوناً ہر شہری کیلئے عیسائیت کا قبول کرنا ضروری ہوگیا۔ وائیکن بزور طاقت عیسائیت کو قبول کرنے کیلئے تیار نہ تھے، لیکن یہ مخالفت زیادہ دیر نہ چل سکی اور پورے یورپ کی طرح یہاں بھی عیسائیت کو قبول کرنا پڑا۔ یہ دور سویڈن کی تاریخ میں بہت اہم ہے کیونکہ اس طرح سے حکومت اور عیسائیت ایک ہو گئے۔ یہ زمانہ لمبا ہوتا گیا اور عیسائیت زور پکڑتی گئی۔ 1500ء میں ایک ایسا انقلاب یورپ میں برپا ہوا جس نے سویڈن کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس میں سب سے اہم کردار مارٹن لوتھر کا تھا۔ اس وقت کے بادشاہ نے ریاست اور مذہب کو علیحدہ کردیا، اس طرح سویڈن ریاست ایک سیکولر ریاست بن گئی۔ اس مشکل سے بچنے کیلئے چرچ نے اپنی شناخت برقرار رکھنے کے لئے عیسائیت کی ایک منفرد تنظیم قائم کی جس کا سویڈن کے ہر شہری کو ممبر بننا ضروری قرار دے دیا گیا۔ 1951ء میں ایک قانون کے ذریعہ یہ طے کر لیا گیا کہ ہر شہری کو اس تنظیم کا ممبر بننا ضروری نہیں ہے۔ اس طرح بنیادی حقوق میں بھی ایک تبدیلی لائی گئی جسکے مطابق ہر شہری اپنی پسند کا مذہب اختیار کرنے کا حق رکھتا تھا۔ اس قانون کے پاس ہونے کے بعد ہی جماعت احمدیہ کو یہاں داخل ہونے کا موقع مل گیا اور 1976ء میں اپنی پہلی مسجد گوئٹے برگ میں بنانے کی توفیق ملی۔ 2000ء میں اس مسجد کو وسیع کرنے کا موقع ملا۔ اس مسجد میں تین خلفاء کو نمازیں پڑھانے کا موقع ملا۔ موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے ایسے لگتا ہے کہ سویڈش لوگوں کو مذہب سے دشمنی پیدا ہوگئی ہے۔ یہ لوگ اب خدا کا نام سننا بھی گوارا نہیں کرتے، اس طرح سے دنیا میں یہ تیسری بڑی ریاست بن گئی ہے جہاں مذہب کو بہت کم مانا جاتا ہے۔

پیارے حضور یہاں مذہب کا خانہ خالی ہے اور انشاء اللہ ان کو مذہب کی ضرورت کا جلد احساس ہوگا۔ حضور انور سے دعا کی درخواست ہے کہ ہم ان لوگوں کو اسلام کا پیغام احسن رنگ میں پہنچا سکیں اور یہ ملک بھی بالآخر اسلام کی گود میں آجائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس پریزنٹیشن میں تصویریں نہیں دکھائی گئیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

ایک بچے نے سوال کیا کہ جب ہم کوئی گناہ نہیں کرتے تو ہر وقت استغفار پڑھنے کا کیوں کہا جاتا ہے؟

اسکے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ استغفار کے معنے بخشش کے ہیں۔ استغفار صرف گناہ کیلئے نہیں پڑھتے بلکہ گناہ سے بچنے کیلئے بھی پڑھتے ہیں۔ نبی بھی

ارشاد حضرت امیر المومنین

”انسان کسی جگہ بھی بیٹھا ہوا ہو اگر اسے سلسلے کے اخبارات پہنچتے رہیں تو ایسا ہی ہوتا ہے جیسا پاس بیٹھا ہے خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ہر احمدی کو ایم.ٹی.اے سننے کی ضرورت ہے، اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 / مارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

”احمدیوں کا بہت بڑا کام ہے کہ دُنیا کو ہوشیار کریں اور بتائیں کہ اگر اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ دُنیا میں بہت زیادہ تباہ کن آفات لاسکتا ہے اللہ کرے کہ دُنیا کو عقل آئے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 12 / فروری 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

اپنی قوم کیلئے استغفار پڑھتے ہیں اور شیطان کے حملوں سے بچنے کیلئے بھی استغفار کیا جاتا ہے استغفار پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ممکنہ گناہوں سے بچا لیتا ہے۔ استغفار گناہوں سے بچنے کیلئے ہی کرتے ہیں۔

ایک طفل نے سوال کیا حضور آپ خطبہ کھڑے ہو کر کیوں دیتے ہیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: اس لئے کہ خطبہ کھڑے ہو کر ہی دیا جاتا ہے۔ نمازوں کی مختلف حرکات، رکوع، سجدہ وغیرہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کرتے ہیں۔ خطبہ کھڑے ہو کر اس لئے دیتے ہیں کہ یہ آنحضرت ﷺ کی سنت ہے۔

ایک بچے نے سوال کیا قرآن کریم نے Big Bang کے بارہ میں کیا فرمایا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ صرف قرآن کریم نے ہی اس بارہ میں ذکر فرمایا ہے جبکہ کسی اور مذہبی کتاب نے اس بارہ میں کچھ نہیں بتایا۔ یہ ساری کائنات کس طرح بند تھی، کس طرح کائنات کو پھاڑا گیا، جس سے زمین وجود میں آئی۔ Big Bang اور Black Hole کے بارہ میں صرف قرآن کریم نے ہی بتایا ہے۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ اچھے مولوی گندی باتیں کیوں کرتے ہیں؟

حضور انور نے فرمایا: اچھے مولوی اچھی باتیں ہی کرتے ہیں، جو اچھی باتیں نہیں کرتے وہ اچھے کیسے ہو سکتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ اس زمانہ کے مولوی گندے لوگ ہوں گے۔ اور زمین کے نیچے بدترین مخلوق ہو جائیں گے۔

ایک طفل نے پوچھا حضور میں چھٹی کلاس میں ہوں، آگے میں کون سی زبان سیکھوں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جرمن، فرنچ تو کافی لوگ جانتے ہیں تم سپینش پڑھو۔

اس سوال کے جواب میں کہ کس عمر سے امامت کروا سکتے ہیں؟ حضور انور نے فرمایا: اصل تو یہ ہے جو زیادہ علم قرآن جانتا ہو، بڑی عمر کا ہے، تقویٰ میں بڑھا ہوا ہو، وہ پڑھائے اگر گھر میں پڑھانی ہے اور کوئی بڑی عمر کا پڑھانے والا نہیں تو پھر جس کو قرآن زیادہ آتا ہو، خواہ اس کی عمر دس سال ہی ہو وہ پڑھا سکتا ہے۔ اگر مسجد میں سب بڑی عمر والے ہوں اور کرسیوں پر بیٹھنے والے ہوں اور کوئی دوسرا بڑی عمر کا امام نہ ہو تو پھر چھوٹی عمر کا لڑکا بھی نماز پڑھا سکتا ہے۔

ایک بچے نے سوال کیا کہ بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں جو خود بھی نیک ہوتے ہیں اور بچوں کی تربیت بھی کرتے ہیں، پھر بھی ان کی اولاد نیک نہیں بنتی، ایسا کیوں ہوتا ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایسا ہو جاتا ہے، حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا بھی خراب ہو گیا تھا۔ حضرت نوح نے طوفان کے آ جانے پر خدا تعالیٰ سے فریاد کی کہ اس کا وعدہ اس کے اہل کو بچانے کا تھا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا وہ نافرمان تھا، اس لئے ڈوب گیا۔ ایسے لوگ تمہارے اہل میں سے نہیں ہو سکتے۔ ہر چیز میں exception ہوتی ہے۔ فرمایا اب سائنسی تجربات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ promising رزلٹ آ گیا ہے تو یہ سو فیصد تو نہیں ہوتا یہ کوئی حساب کا سوال نہیں ہے کہ ایک اور ایک دو ہوتے ہیں، عمومی طور پر نیک لوگوں کے بچے ٹھیک ہوتے ہیں، لیکن بعض اوقات exception بھی ہو جاتی ہیں۔ تربیت کرنے والے اچھے ہوں، ان کا نمونہ اچھا ہو، پھر بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ باہر لوگ اچھے ہوتے ہیں ان کا دوسروں سے سلوک اچھا ہوتا ہے لیکن جب گھر میں جاتے ہیں تو ان کا رویہ بالکل مختلف ہوتا ہے۔ گھر جا کر لڑائی کرتے ہیں۔ صرف ایک نیکی کرنے سے کہ نماز پڑھ لی سب ٹھیک نہیں ہو جاتا۔ ساری نیکیاں اکٹھی ہو جائیں تو پھر یہ تقویٰ ہے، اس تقویٰ کے معیار کے نتیجہ میں تربیت بھی اچھی ہو گی ان کے بچے بھی ٹھیک ہوتے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام نے نیکیاں کی تھیں لیکن وہاں بھی exception آ جاتی ہے۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ ایک سیاسی آدمی نے صرف اس لئے پارٹی چھوڑ دی کہ اس نے ایک عورت کو سلام نہیں کیا اور ہاتھ نہیں ملایا۔

حضور انور نے فرمایا: کوشش کریں کہ عورتوں سے ہاتھ نہ ملایا جائے، اگر مجبوری کی صورتحال ہو جائے اور پہلے نہ بتایا گیا ہو، ایسی اچانک صورتحال میں عورت اپنا ہاتھ آگے بڑھا دے تو پھر مجبوری ہے۔ حضور نے اپنا طریق بتایا کہ وہ ایسی صورت میں پہلے ہی بتا دیتے ہیں۔ ڈنمارک میں ایک سیاسی عورت نے شاید غلطی سے ہاتھ بڑھا دیا، حضور انور نے فرمایا کہ ایسی صورت میں، میں جھک جاتا ہوں، جس سے وہ سمجھ جاتے ہیں۔ اس عورت نے برا منایا جبکہ ایک دوسری ڈینش عورت نے کہا کہ ہر ایک کی اپنی اپنی روایات ہوتی ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔

ایک اخبار والے کو جب انٹرویو دیا تو اس کو بتا دیا گیا کہ اس میں عورت کی اپنی عزت ہے کہ اس سے ہاتھ نہ ملایا جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک طرف پردہ کا حکم ہے، حیا کا حکم ہے، ایک طرف تو اپنی عورتوں کو پردہ کرواتے ہو، پھر کیا تم انکو کہو گے کہ وہ دوسرے مردوں سے ہاتھ ملاتی رہیں۔ ایک طرف تم پردہ کرتے ہو تا کہ حیا قائم رہے، دوسری طرف جب کھلم کھلا ہاتھ ملاتے رہو گے تو حیا جاتی رہے گی۔ اسلام کے ہر حکم میں حکمت ہوتی ہے۔ کسی چھوٹی سے چھوٹی برائی کے کرنے سے بھی اسلام منع کرتا ہے، اس لئے اس سے بچنے کی کوشش کرو۔ اگر کوئی مجبوری والی صورت ہو پیدا ہو جاتی ہے جس سے emberresment ہو جاتی ہے تو ہاتھ ملا لو اور پھر چپکے سے بیٹھ جاؤ۔ لیکن یہاں بھی جرأت ہونی چاہئے۔ ہم نے خدا کو خوش کرنا ہے اگر کوئی اس وجہ سے ہمارے فنکشن پر نہیں آتا تو نہ آئے، ہم نے اصل دین پھیلانا ہے، اسلئے بتانے کے باوجود اگر کوئی برا مانتا ہے اور ناراض ہوتا ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔

ایک بچے نے پوچھا کیا وجہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت ''خاتم'' کے معنی ''ختم کرنے'' کے یا ''آخری نبی'' کے کرتی ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیونکہ زیادہ لوگ جاہل ہیں اس لئے وہ صحیح معنوں کی طرف نہیں آتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک وقت آئے گا جب دین بگڑ جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں آنے والے مسیح کو چار مرتبہ نبی اللہ کہا ہے۔ اس لئے ہم خاتم کے یہ معنے کرتے ہیں کہ کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔ وہی آ سکتا ہے جو قرآن کریم کو ماننے والا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرنے والا ہو۔ مسیح اور مہدی کے بارہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا یعنی وہ آنے والا مسیح نبی ہوگا۔ اس لئے قرآن اور حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے ایسے معنے کرنے چاہئیں جو صحیح ہوں۔ پاکستان، انڈیا، افریقہ میں لاکھوں کے حساب سے لوگ احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ وہ سب یہ مان کر ہی احمدی ہوئے ہیں کہ خاتم کے وہی معنی درست ہیں جو ہم کرتے ہیں۔ نبی کو ماننے والے آہستہ آہستہ ہی جماعت میں آتے ہیں اور اس طرح جماعت کی تعداد بڑھتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں قادیان ایک ایسا گاؤں تھا جہاں کوئی سواری نہیں جاتی تھی۔ صرف ٹانگے میں بیٹھ کر جاتے تھے سڑکیں ٹوٹی پھوٹی تھیں۔ ایسی صورت میں جماعت پھیلی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ کے وقت میں چار لاکھ ماننے والے ہو گئے تھے۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے لیکن یہودیوں نے ان کو قبول نہ کیا اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے لیکن عام مسلمانوں نے خاتم کے معنے ختم کرنے کے کر کے نبوت کا راستہ بند کر لیا اور آپ کو نہ مانا۔

خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اور اس میں کسی قسم کی تحریف نہیں ہونے دی۔ اس لئے ہم وہی معنی کرتے ہیں جو قرآن نے کئے ہیں۔ خاتم کی جو تعریف ہم کرتے ہیں وہی صحیح ہے۔ عیسائیت کو پھیلنے میں تین صدیاں لگیں اور آخر میں ایک رومن بادشاہ کے قبول کرنے پر اس کو ترقی ملی۔ جماعت احمدیہ کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ تین صدیاں پوری نہیں ہوں گی کہ احمدیت غالب آ جائے گی۔ ہم آہستہ آہستہ پھیل رہے ہیں۔ مولویوں کو ٹھیک کرنے کے لئے ہی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں تا کہ ان کے غلط عقائد کا رد ہو سکے۔ تبھی تو آپ کا نام حکم وعدل رکھا گیا ہے تا کہ آپ ان بگڑے ہوئے مولویوں کو ٹھیک کر سکیں۔

ایک طفل نے Human Evolution کے بارہ میں سوال کیا کہ یہ کس طرح ہوتی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: Evolution تو ہوتی ہے کہ آہستہ آہستہ ترقی ہو، پہلے انسان غاروں وغیرہ میں رہتے تھے، پھر باہر نکلے، پہلے صرف گوشت کھاتے تھے پھر سبزیاں اُگانی شروع کیں اور آہستہ آہستہ ترقی کرتے کرتے موجودہ حالت تک پہنچے ہیں۔ ڈارون کی Theory کہ انسان پہلے بندر تھا، پھر ترقی کر کے موجودہ حالت کو پہنچا، غلط ہے، دکھائیں تو سہی کہ وہ کون سا بندر تھا جس سے انسان بنا، اس تھیوری کو بھی سارے سائنسدان نہیں مانتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا تھا کہ اگر انسان بندر سے بنا تھا تو وہ بندر اب بھی ہونا چاہئے اور وہ دکھایا جانا چاہئے۔ آج آپ لوگ جو Ipad یا Iphone لئے پھرتے ہیں، جن میں ہر قسم کی معلومات ہوتی ہے یہ بھی تو Evolution ہی ہے، جس سے ہر قسم کی معلومات ہر وقت دیکھ سکتے ہو۔

ایک طفل نے سوال کیا کہ اگر قتل کرنا حرام

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Satnam Singh Property Adviser

کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں

ستنام سنگھ پراپرٹی ایڈوائزر

کالونی ننگل باغبانہ، قادیان

+91-9915227821,+91-8196808703

ہے تو قتل کی سزا کیوں دی جاتی ہے؟

حضور انور نے فرمایا: پھر جنگ کرنا کیوں جائز ہے؟ جنگ میں بھی تو قتل ہوتے ہیں، پھر اس کو کیوں جائز قرار دیا۔ فرمایا کہ سورۃ حج میں جنگ کی اجازت دی گئی ہے کہ اگر فساد کرنے والوں کو نہ روکا گیا تو کوئی عبادت گاہ محفوظ نہیں رہے گی، یہ ظلم میں بڑھتے چلے جائیں گے۔ ایک جرم کے لئے سزائے موت ہوتی ہے تو ساتھ یہ کہہ دیا گیا کہ اگر لواحقین اس کو معاف کرنا چاہیں تو معاف بھی کیا جاسکتا ہے، لیکن صرف وہی اسے معاف کریں گے جو مقتول کے ورثا ہیں۔ کچھ دے کر معاف کروالیتے ہیں اور کچھ ویسے معاف کروالیتے ہیں۔ سزا تو اس لئے دی گئی تھی کہ جرائم کو روکا جاسکے۔

ایک دفعہ ایک شخص کو کسی نے قتل کر دیا، جب مقدمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عدالت میں پیش ہوا تو آپ نے مقتول کے رشتہ داروں کو بلا کر پوچھا کہ کیا تم اسے معاف کرتے ہو، انہوں نے کہا کہ نہیں اسے قتل کیا جائے، پھر جب اسے قتل کی جگہ لے جانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ نہیں یہ ہمارے رشتہ دار کا قاتل ہے، اسے قتل کی ہی سزا ہو، پھر تیسری دفعہ پوچھا، انکار پر اسے سزا مل گئی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ معاف کر دیتے تو اس کے اپنے گناہ بھی اس کے سر پر ہوتے اور مقتول کے گناہ بھی اس کے سر پر ہوتے۔ اسلام میں معاف کرنے کا بھی ارشاد ہے اور سزا کا بھی ہے۔

واقفین نو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر ختم ہوئی۔

واقفات نو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس

بعد ازاں واقفات نو کی کلاس حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ مفلحہ رشید صاحبہ نے کی۔ اور عزیزہ نابغہ چوہدری نے اس کا اردو ترجمہ اور عزیزہ فاریہ رحمٰن نے اس کا سویڈش زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ امل یحییٰ خان صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کا عربی متن پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ درشہوار خان صاحبہ نے اس کا اردو زبان میں اور عزیزہ آمنہ سلیم نے اس کا سویڈش زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ سلمانہ مبشر صاحبہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’اگر دنیاداروں کی طرح رہو گے تو اس سے کچھ فائدہ نہیں کہ تم نے میرے ہاتھ پر توبہ کی۔ میرے ہاتھ پر توبہ کرنا ایک موت کو چاہتا ہے تاکہ تم نئی زندگی میں ایک اور پیدائش حاصل کرو۔ بیعت اگر دل سے نہیں تو کوئی نتیجہ اس کا نہیں۔ میری بیعت سے خدا دل کا اقرار چاہتا ہے۔ پس جو سچے دل سے مجھے قبول کرتا ہے اور اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرتا ہے۔ غفور و رحیم خدا اس کے گناہوں کو ضرور بخش دیتا ہے اور وہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے ماں کے پیٹ سے نکلا ہے۔ تب فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 194)

اس کے بعد عزیزہ عافیہ ایمان صاحبہ نے اس اقتباس کا سویڈش زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ مریم فاتحہ صاحبہ نے درج ذیل نظم خوش الحانی سے پیش کی۔

خلافت ہے انعام آسمانی
خلافت ہی نظام معتبر ہے
خلافت سے مقدر دیں کا غلبہ
اسی کے ساتھ ہی فتح و ظفر ہے

اس کے بعد عزیزہ ماریہ چوہدری اور عزیزہ غزالہ چوہدری نے جماعت احمدیہ سویڈن کی تاریخ اور خلفاء احمدیت کے دورہ جات کے حوالہ سے پریزنٹیشن پیش کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو 1930ء میں ایک رؤیا میں دکھایا گیا کہ ناروے، سویڈن اور فن لینڈ اور ہنگری کے لوگ احمدیت کا انتظار کر رہے ہیں۔ ان آسمانی پیشگوئیوں کو پورا ہونا تھا۔ جب حضرت مصلح موعودؓ 1955ء میں یورپ کے دورے پر لندن تشریف لے گئے تو حضور کو سویڈن کا ایک طالب علم ’’گنار ایرکسون‘‘ ملا۔ اس نے حضورؓ سے درخواست کی کہ سویڈن میں احمدیہ مشن ہاؤس کھولا جائے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایت پر مکرم سید کمال یوسف صاحب کو سکینڈے نیویا کے پہلے مربی کے طور پر بھیجا گیا اور گوتھن برگ کو مرکز بنایا گیا۔ 1973ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ پہلی دفعہ سویڈن تشریف لائے۔ تو حضورؒ نے مکرم سید کمال یوسف صاحب کو ارشاد فرمایا کہ گوتھن برگ میں مسجد کی زمین کے حصول کیلئے کوشش کریں۔ 26؍ستمبر 1975 کا دن وہ تاریخ ساز دن تھا جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے گوتھن برگ میں Tolvskillingsgatan کی ایک پہاڑی کے سرے پر مسجد ناصر کا سنگ بنیاد اس بابرکت اینٹ سے رکھا جو مسجد مبارک قادیان سے لائی گئی تھی۔

اس موقع پر حضورؒ نے فرمایا کہ اس مسجد کے دروازے ان تمام لوگوں کے لئے کھلے رہیں گے جو خدا تعالیٰ کو واحد مانتے ہیں۔ وہ اس میں خدائے واحد کی عبادت کرسکتے ہیں۔ چاہے ان کا تعلق کسی بھی مذہب سے ہو۔

خلافت رابعہ کے دور میں جماعت احمدیہ سویڈن کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ 6، 7 مرتبہ سویڈن تشریف لائے۔

8؍اگست 1982ء کو پہلی مرتبہ جب حضور تشریف لائے تو حضور نے پہلی مرتبہ مجلس شوریٰ کے انعقاد کے ذریعے ایک نئے دور کا سنگ میل رکھا۔ اس کے بعد 1986ء میں تشریف لائے اور پھر 1987ء میں جنوبی سویڈن کے شہر مالمو جو کہ آبادی کے لحاظ سے سویڈن کا تیسرا بڑا شہر ہے اس میں ایک نئے مشن ہاؤس بیت الحمد کا افتتاح فرمایا۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1989ء میں گوتھن برگ، مالمو اور کالمار کا دورہ فرمایا۔ اسکے بعد حضورؒ 1991 میں بھی تشریف لائے۔ 1993ء میں حضورؒ سویڈن تشریف لائے اور آخری تاریخ ساز دورہ 1997ء کا تھا۔ خلافت خامسہ کا بابرکت دور شروع ہوا تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ 11؍ستمبر 2005 کو پہلی بار سویڈن تشریف لائے۔ اس مبارک دورہ کے دوران سویڈن میں پہلی بار سکینڈے نیوین جلسہ بھی منعقد ہوا جس میں سویڈن، ناروے، ڈنمارک اور فن لینڈ کے ممبران نے شرکت کی۔

خطبہ جمعہ کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسے کے دونوں روز ایمان افروز خطابات ارشاد فرمائے۔ فیملی ملاقاتیں، تقریب آمین، وقف نو کلاس بھی ہوئی۔ حضور مالمو میں اس جگہ بھی تشریف لائے جہاں آج مسجد تعمیر ہوئی ہے اور مسجد کی تعمیر کے بارے میں ہدایات فرمائیں۔ یہاں آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد محمود مکمل ہو چکی ہے۔ مسجد محمود کا سنگ بنیاد 12؍اپریل 2014ء کو حضور انور کے نمائندہ مکرم و محترم عبدالماجد طاہر صاحب نے رکھا۔

ہمارے پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج 11 سال کے انتظار کے بعد پھر سے ہم میں موجود ہیں اور آپ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد محمود کا افتتاح فرمایا ہے اور یوں آسمانی پیشگوئیوں کے مطابق کہ اسلام کا سورج مغرب سے طلوع ہوگا کے آثار اب روشن سے روشن تر ہوتے جارہے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ چھوٹے بچوں کے سر کے بال کیوں منڈواتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ سنت ہے، بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اس کا عقیقہ کرواتے ہیں، لڑکی کیلئے ایک بکرا اور لڑکے کیلئے دو بکرے ذبح کرتے ہیں، یہ صدقہ نہیں ہوتا، آپ خود بھی کھا سکتے ہیں، بال کٹواتے ہیں اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی صدقہ میں دیتے ہیں۔ بچے کی عمر، صحت اور زندگی کے بابرکت ہونے کے لئے عقیقہ کیا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کر کے دکھایا کہ اس طرح کرنا چاہئے، اس لئے کرتے ہیں۔

ایک بچی کے سوال پر کہ کیا یہ سچ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کی شروع سے جوڑیاں بنائی ہوتی ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: شروع سے جوڑیاں بنی ہوتی ہیں یا نہیں اس کا تو پتہ نہیں، بعضوں کی جوڑیاں بنی ہوتی ہیں اور علیحدگیاں بھی ہو جاتی ہیں۔ ہاں یہ کہتے ہیں کہ جب کسی کا رشتہ ہو جاتا ہے، بڑی بوڑھیاں کہتی ہیں اللہ نے یہ جوڑی بنائی ہوئی تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں تو ہوتا ہے کہ فلاں نے فلاں کی جوڑی بننا ہے فلاں کا فلاں سے رشتہ ہونا ہے، بعض دفعہ علیحدگیاں بھی ہو جاتی ہیں۔

یہ تو اللہ تعالیٰ کو پتہ ہے کون سی جوڑی صحیح ہے۔ حضرت زیدؓ کی شادی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کزن سے ہوئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کروائی تھی، لیکن جب شادی قائم نہ رہ سکی تو طلاق بھی ہوگئی، پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئیں۔ ان کی نیکی کا اللہ تعالیٰ کو پتہ تھا ان کی نیکیوں کی وجہ سے ان کا یہ مقام تھا کہ وہ امہات المومنین میں شمار ہو جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دعا ضرور کرنی چاہئے کہ اللہ عالم الغیب ہے، اس کو پتہ ہے کہ کس کے ساتھ کس کا صحیح طرح گزارا ہونا ہے، اسلئے دعا کر کے کوشش کرنی چاہئے اور یہ ضروری نہیں ہے کہ تم استخارہ کرو تو دعا میں جواب بھی آجائے۔ استخارے کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ سے خیر مانگنا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اگر بہتر ہے تو ایسا ہو جائے۔ بعض دفعہ دعاؤں میں کمی رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے بعد میں مسائل بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے علم میں تو یہ ہے کہ کس نے کس کی جوڑی بننا ہے لیکن انسانی غلطیوں کی وجہ سے ان میں بعض دفعہ مشکلیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ میں وقف نو میں نہیں ہوں لیکن میرا دل چاہتا ہے، میں افریقہ جا کر کیسے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

خدمت کرسکتی ہوں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وقف نو نہیں ہو، میں کیا کرسکتا ہوں۔ اپنے ابا اماں کو کہو کہ انہوں نے کیوں تمہیں وقف نہیں کیا، اب اگر وقف کرنا ہے تو کچھ بن کے دکھاؤ، ٹیچر بنو، ڈاکٹر بنو، پھر افریقہ جاکر جماعت کی خدمت کرنا۔ وقف نو تو اب نہیں بن سکتی، وقف نو کا مطلب تو پیدائش سے پہلے ماں باپ کا وقف کرنا ہوتا ہے۔ اب بڑے ہوکر پڑھ لکھ کر، کچھ بن کر، ڈاکٹر بن کے وقف کردینا۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ شیعہ لوگ جو نوحہ کرتے ہیں کیا اس کو سن سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ویسے کوئی شیعہ پڑھ رہا ہے یا TV پر آرہا ہے تو سننے میں تو کوئی گناہ نہیں ہے لیکن ان کی طرح حرکات کرنا منع ہے، رونا پیٹنا منع ہے۔ زیادہ بھی نہ سنا کرو۔ اس کے علاوہ اور بھی اچھی اچھی نظمیں ہیں، قصیدے بھی ہیں، نعتیں بھی ہیں، وہ سنا کرو، زیادہ ہی غمزدہ شعروں کے سننے کا شوق ہے تو ان کو سن سکتی ہو۔ اس پر اس بچی نے پھر کہا کہ مجھے سارے منع کرتے ہیں کہ نہ سنو، کہتے ہیں کہ اگر تم شیعوں کے نوحہ کو سنوگی تو وہ آپ کو میری شکایت کردیں گے، اس لئے سوچا کہ میں خود ہی پوچھ لوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جب شکایت کریں گے تو میں آپ ہی دیکھ لوں گا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر شیعوں کی طرح پیٹتی نہیں تو سننے میں کوئی حرج نہیں۔ ان کے بعض بڑے بڑے اچھے شعر ہیں ’’بھیّا کو نہ پائے گی تو گھبرائے گی زینب‘‘ یہ بھی ہے اسی طرح بعض اور اچھے اچھے شعر ہیں سننے میں کیا حرج ہے۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ جب آپ خلیفہ منتخب ہوئے تھے تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ سے کیا دعا مانگی تھی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ سے دعا مانگی تھی کہ مجھے تو کچھ علم نہیں ہے، جو میرے کام ہیں تو خود ہی کرتا چلا جا۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ جب دنیا میں احمدیت کا غلبہ ہوجائے گا تو کیا پوری دنیا میں امن ہوجائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا غلبے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بہت بڑی تعداد احمدی ہو جائے گی، لیکن عیسائیت بھی قائم رہے گی، یہودیت بھی قائم رہے گی۔ سورۃ فاتحہ کی دعا ’’غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ‘‘ ہم کرتے ہیں بگڑے ہوئے مسلمان بھی ہوسکتا ہے قائم رہیں گے اور دوسرے مذہب بھی ہوں گے، لیکن اکثریت احمدی ہوجائے گی اور اس وقت حالات میں عموماً امن ہو جائے گا، لیکن جب قیامت آنی ہے تو پھر دنیا بگڑ جائے گی۔ آخر میں پھر وہی شر والی بات آجانی ہے۔ قیامت پھر ایسے لوگوں پر آئے گی جو بگڑے ہوں گے۔ امن ہوگا انشاء اللہ، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پہلے احمدیت کے اندر اپنے اندر تو امن قائم کرو۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ نوجوان بچے یہاں تک کہ سویڈش بچے بھی انتہاپسندی کی طرف جارہے ہیں، ہم احمدی ان کو کس طرح روک سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان کو بتاؤ کہ جب کسی کے حقوق ادا نہ ہوں گے تو Frustration پیدا ہوگی۔ لوگوں کو ان کے حقوق ادا کرنے چاہئیں۔ 2008ء کے Economic Crisis سے پہلے یہ Extremism نہیں تھا۔ ان Crisis کے بعد یہ رجحان پیدا ہوا ہے۔ جب لوگوں کی معاشی ضروریات پوری نہ ہوں گی تو ایسی صورتحال پیدا ہوتی ہے۔ Frustration پیدا ہوئی، جس سے Extremist گروپس نے فائدہ اٹھایا اور اپنے مطالبے کو پورا کرنے کیلئے کوششیں تیز کردیں۔ ان لوگوں میں بعض مسلمان ہوئے اور ان Extremist گروپس یا داعش کے ساتھ جا ملے۔ اس کا حل یہی ہے کہ ان کو سمجھایا جائے، یہی میں کہتا رہتا ہوں۔ تم لوگ اپنا لٹریچر لے کر ان کو بتاؤ کہ امن کے ساتھ رہنے میں ہی فائدہ ہے۔ جو لوگ مسلمان ہوکر ان گروپس میں شامل ہوتے ہیں ان کو اسلام کا پتہ ہی نہیں۔ ان لوگوں کو گائیڈ کرنے والا کوئی نہیں فرمایا کہ احمدیوں میں سے کوئی نہیں ہوتا۔ شاید کوئی ہوا ہو تو وہ احمدیت سے ہٹ کر ہی ہوگا، احمدیت میں رہ کر نہیں۔ جبکہ احمدیت میں ہر وقت سیدھے راستے کی طرف نوجوانوں کو رہنمائی ملتی رہتی ہے۔ مُلاوں نے اسلام کی تعلیم کو اپنے Interest میں بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔

ان لوگوں کو صحیح اسلامی تعلیم کے بارہ میں بتانا ہوگا۔ میں یہ کام ہی کررہا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جو ایڈریسز میں نے مختلف پارلمنٹس میں دیئے ہیں کیا ان کو پڑھتی ہو، ان کو آگے لوگوں میں تقسیم بھی کیا کرو۔

ایک ناصرہ نے سوال کیا کہ اسکا دل چاہتا ہے کہ ڈاکٹر بن جائے۔ حضور نے فرمایا: بن جاؤ، تمہیں کس نے روکا ہے۔ پڑھائی کرو، مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

ایک بچی نے کہا کہ وہ یہاں Teaching کر رہی ہے، ایک کالج میں پڑھاتی ہے، کیا اسے افریقہ بھیجا جاسکتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیا تم شادی شدہ ہو، اس نے کہا نہیں، لیکن مجھے افریقہ میں خدمت کرنے کا شوق ہے۔ حضور انور نے فرمایا: لکھ کردے دو۔ اگر کسی وقف زندگی کے ساتھ شادی ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ حضور انور نے پوچھا کہ کیا تمہاری شادی کی عمر ہوگئی ہے۔ اس نے کہا جی حضور۔ حضور انور نے فرمایا: پہلے رشتہ کراؤ پھر چلی جاؤ۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ آپ کو سب سے زیادہ خوشی اور غم کس واقعہ سے ہوا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیا بتاؤں، بس دعا کیا کرو کہ خوشیاں ہی پہنچتی رہیں۔

ایک ناصرہ نے سوال کیا کہ حضرت محمد ﷺ کے خلفاء کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ آتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے دو خلفا کے ناموں کے ساتھ بھی رضی اللہ عنہ آتا ہے جبکہ تیسرے اور چوتھے خلفاء کے ساتھ رحمہ اللہ آتا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو صحابہ ہوتے ہیں، نبی کو اس کی زندگی میں ماننے والے، اس کو دیکھنے والے، اسکے ہاتھ پر بیعت کرنے والے، ان کی وفات پر ان کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ آتا ہے جبکہ بعد میں آنے والوں کے ساتھ رحمہ اللہ۔ یعنی اللہ ان پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ ویسے تو رضی اللہ عنہ کا مطلب ہے اللہ ان سے راضی ہو۔ اس میں کوئی فرق نہیں۔ فرق صرف زندگی میں ماننے والے اور بعد میں ماننے والوں کا ہے، یہ ایک طریق ہے، ویسے تو سعودی شہزادے جب مرتے ہیں تو انکے ناموں کے ساتھ بھی رضی اللہ عنہ لگادیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے باقی دو خلفاء صحابی نہیں تھے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں دیکھا۔ اس لئے ان کے نام کے ساتھ رحمہ اللہ لگایا جاتا ہے۔ یہ ایک طریق چلا آرہا ہے لیکن اگر رضی اللہ بھی کہہ دیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ قرآن کریم نے بھی صحابہ کے لئے رضی اللہ عنہ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھا جاتا ہے، نبی کو انہوں نے دیکھا اس کے ساتھ رہے۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ جب آپ کو پاکستان جانے کی اجازت ملے گی تو کیا آپ ربوہ کو مرکز بنائیں گے یا لندن کو؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے تو کسی نے نہیں روکا ہوا، اجازت تو اب بھی ہے، لیکن میں اگر وہاں جاؤں تو خطبہ نہیں دے سکوں گا اور نہ نمازیں پڑھا سکوں گا، نہ اپنے آپ کو مسلمان کہلا سکوں گا، ایسی حالت میں میں جاکے کیا کروں گا۔ پاکستان کے قانون میں خلیفہ کے ہاتھ کو باندھنا ہے، تاکہ وہ کچھ نہ کرسکے، اس لئے وہاں نہیں جاتے۔ ہاں یہ کہو جب پاکستان کے حالات ٹھیک ہوں، خلیفہ وقت وہاں جاسکتا ہو، آزادی کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کو وہاں ادا کرسکے گا تو ضرور جائے گا، ربوہ کی مرکزی حیثیت تو قائم ہے، قادیان کی حیثیت بھی ہے، ہوسکتا ہے کہ وہاں جائیں لیکن زمانہ ایسا چل رہا ہے، جو سہولیات یورپ میں ہیں، جب وہ قادیان یا ربوہ میں پیدا ہوجائیں گی تو وہاں ضرور جائیں گے۔ عموماً ایک دفعہ ہجرت ہوجائے تو پھر ہجرت ہی رہتی ہے۔ اس وقت جو بھی خلیفہ ہوگا وہ دیکھے گا، وہ چند مہینوں کے لئے ہی وہاں رہے گا۔ جب موقع آئے گا تو دیکھا جائے گا۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو انسان کے فائدہ کیلئے پیدا کیا ہے تو سؤر کو پیدا کرنے میں کیا فائدہ ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ بھی کسی فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے، ہم کو اس کا پتہ نہیں اللہ تعالیٰ کو تو پتہ ہے اس کی بہت ساری چیزیں میڈیکل ریسرچ میں کام آسکتی ہیں۔ آجکل ریسرچ میں سؤر کے اعضا بھی استعمال ہورہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تم نے سانپ کے متعلق نہیں پوچھا۔ سؤر رکھنا اس کی حرکتوں کی وجہ سے، عادتوں کی وجہ سے حرام ہے، ہر جانور کی خصوصیات ہیں۔ اسکے دل پر ریسرچ ہورہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ انٹرنیٹ سے یہ معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ واقفات نو اور بچیوں کی یہ کلاس نو بجکر تیس منٹ تک جاری رہی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

رمضان المبارک —— قرب الٰہی، برکتوں اور رحمتوں کا مہینہ

(سیّد شمشاد احمد ناصر، شکاگو امریکہ) (قسط۔4 آخری)

قبولیت دعا کے اوقات

احادیث میں بہت سے مواقع ایسے بیان ہوئے ہیں جنہیں قبولیت دعا کے اوقات کہا گیا ہے مثلاً

ایک حدیث میں آتا ہے کہ :

اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِہٖ لَدَعْوَۃً مَا تُرَدُّ

(ابن ماجہ)

یعنی روزہ دار کیلئے اس کی افطاری کے وقت کی دعا ایسی ہے جو رد نہیں کی جاتی۔ افطاری کے وقت انسان کے قلب پر ایک سوز و گداز اور رقت کی کیفیت ہوتی ہے اور اس کی ساری توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو جاتی ہے اس لئے فرمایا کہ ایسے وقت کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔

پس اس وقت کو جو افطاری سے قبل 15-10 منٹ کا وقت ہے ذکر الٰہی، تلاوت اور دعاؤں میں گزارنا چاہئے۔ فضول باتوں اور خوش گپیوں اور کھانے پینے کے سامان کی طرف زیادہ توجہ نہ ہونی چاہئے۔ جو خواتین گھروں میں افطاری بنانے میں مصروف رہتی ہیں وہ افطاری بھی بناتی جائیں اور خود کو ذکر الٰہی میں بھی مشغول رکھیں تاکہ اس وقت سے فائدہ اٹھا سکیں۔

قبولیت دعا کا ایک اور وقت تہجد کی نماز کا وقت ہے۔ ایک وقت سجدہ کی حالت ہے جب انسان فروتنی اور عاجزی سے اپنے آپ کو خدا کے حضور گرا دیتا ہے تو خدا کا رحم جوش میں آجاتا اور اس کی دعاؤں کو شرفِ قبولیت بخشتا ہے۔

پھر قبولیت دعا کا ایک اور وقت جمعہ کا دن ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ جب مومن بندہ دعا کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور آپ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا کہ وہ گھڑی بڑی مختصر ہوتی ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد سوم مسند ابی ھریرۃ حدیث نمبر 7151 جدید ایڈیشن 1998ء مطبوعہ بیروت)

ایک اور وقت قبولیت دعا کا لیلۃ القدر کی رات ہے جو رمضان المبارک کے آخری عشرے میں آتی ہے۔ ان طاق راتوں میں بھی بکثرت عبادت کرنی چاہئے اور قبولیتِ دعا کے نظارے دیکھنے چاہئیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ’’انسان کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے غفلت کو چھوڑ دے جس قدر قربِ الٰہی انسان حاصل کرے گا اسی قدر قبولیت دعا کے ثمرات سے حصہ لے گا۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 436)

پھر فرمایا: ’’جب تک سینہ صاف نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی۔ اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینہ میں بغض ہے تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی۔‘‘

فرمایا: ’’جو مخلوق کا حق دباتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی کیونکہ وہ ظالم ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 195)

فرمایا: ’’یاد رکھو کہ دعائیں منظور نہ ہوں گی جب تک تم متقی نہ ہو۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 130)

فرمایا: ’’ظالم فاسق کی دعا قبول نہیں ہوا کرتی‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 682)

فرمایا: دعا کا سلسلہ ہر وقت جاری رکھو اپنی نماز میں جہاں جہاں رکوع و سجود میں دعا کا موقع ہے دعا کرو اور غفلت کی نماز کو ترک کر دو۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 176)

رمضان المبارک
مالی قربانی اور صدقۃ الفطر

مالی قربانی تزکیہ نفس کرتی ہے اور رمضان کا بھی یہی ایک مقصد ہے کہ جب انسان اس بابرکت مہینہ میں مختلف قسم کی عبادات بجالاتا ہے تو اس سے اس کا تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ اس مبارک ماہ میں خصوصیت سے زکوٰۃ، صدقات اور غرباء کی امداد کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ ہر ایک مالی قربانی کسی رنگ کی بھی ہو اگر اس میں دکھاوا اور ریاکاری نہیں تو وہ انسان کے لئے تزکیہ نفس کا کام دیتی ہے۔ رمضان ویسے ہی یہ سبق بھی دیتا ہے کہ غرباء کا خیال رکھا جائے اس سے انسان کو غریبوں کی بھوک کا بھی پتہ لگ جاتا ہے جن کے مالی وسائل کم ہیں اور کھانے کو بھی کم ملتا ہے، تو روزہ ہر قسم کے سبق دیتا ہے۔

بخاری کتاب بدء الوحی میں روایت آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے اور آپ کی سخاوت رمضان میں تیز آندھی سے بھی زیادہ ہوتی تھی۔

پس ہمیں بھی مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے خصوصاً اس وقت اسلام کے غلبہ کے لئے مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے اور رمضان کے حوالہ سے غرباء کی خدمت کی ضرورت ہے۔ اگر آپ پر زکوٰۃ فرض ہے تو زکوٰۃ کی ادائیگی کریں۔ صدقۃ الفطر ادا کریں جس کے بارے میں اسلامی تعلیم یہ ہے کہ عید سے قبل یہ ادا ہو جانا چاہئے۔

صدقۃ الفطر کی اہمیت اور بروقت ادائیگی کے بارہ میں ایک روایت یہ آتی ہے

اِنَّ شَھْرَ رَمَضَانَ مُعَلَّقٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یُرْفَعُ اِلَّا بِزَکٰوۃِ الْفِطْرِ۔ یعنی رمضان کے مہینے کی نیکیاں اور عبادات آسمان اور زمین کے درمیان معلق ہو جاتی ہیں انہیں فطرانہ ہی آسمان پر لے جاتا ہے یعنی رمضان کی نیکیوں اور عبادات کی قبولیت کا باعث بنتا ہے۔

(بحوالہ احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منتخب موضوعات صفحہ 135)

لہٰذا صدقۃ الفطر شروع رمضان ہی میں ادا کر دینا چاہئے۔ آخری دن کا انتظار نہیں کرنا چاہئے۔

پس رمضان ہمیں درج ذیل سبق دینے کے لئے آتا ہے کہ ہم 1۔ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ سے حصہ لیں۔ یعنی خدا کا رنگ اختیار کریں۔ 2۔ ہر قسم کے گناہوں سے بچیں جو کہ تقویٰ کا خاصہ ہے۔ 3۔ ثابت قدمی دکھائیں۔ یعنی رمضان میں جو تقویٰ حاصل کیا ہے اس پر ثبات قدم حاصل ہو جائے۔ آئندہ بھی روزے رکھیں، نماز باجماعت ادا کرنے کی جو توفیق ملی اسے جاری رکھیں، رمضان کے بعد بھی تہجد پڑھیں، ذکر الٰہی اور دعاؤں میں بعد میں بھی اپنا وقت گزاریں، نیکی صدقہ و خیرات کرنے میں دریغ نہ کریں۔ 4۔ قوت برداشت پیدا کریں۔ 5۔ جسمانی صحت کا بھی خیال رکھیں۔ 6۔ غرباء پروری کریں۔ 7۔ مایوسی اور احساس کمتری کو پاس تک نہ آنے دیں۔ 8۔ انسانوں کا احترام کرنا سیکھیں۔

امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’دنیا میں لاکھوں بکریاں بھیڑیں ذبح ہوتی ہیں لیکن کوئی ان کے سرہانے بیٹھ کر نہیں روتا اس کا کیا باعث ہے؟ یہی کہ ان کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ اسی طرح ایسے انسان کی ہلاکت کی بھی آسمان پر کوئی پرواہ نہیں ہوتی جو اس سے تعلق نہیں رکھتا۔ انسان اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق رکھتا ہے تو اشرف المخلوقات ہے ورنہ کیڑوں سے بھی بدتر۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 460)

پس رمضان میں خدا تعالیٰ سے سچا، پکا اور زندہ تعلق قائم ہو اور اس کی مخلوق کے ساتھ سچی، پکی اور خالص ہمدردی محض للہ ہو۔ یہی ہمیں انسان بنائے گی اور یہی سبق ہمیں رمضان سے حاصل کرنا چاہئے۔

وباللہ التّوفیق

......☆......☆......☆......

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7866: میں پی۔کے۔ میمونہ زوجہ مکرم وی۔پی۔ سعید صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال تاریخ بیعت 1988، ساکن vettrapparakkal house ڈاکخانہ pallipuram ضلع palakkad صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20؍مارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 40 گرام 22 کیریٹ، حق مہر وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی کے شوکت علی — الامۃ: پی کے میمونہ — گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7867: میں میمونہ صبوحی ایم زوجہ مکرم ٹی ایچ نوشاد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن tiruthil house ڈاکخانہ pallipuram ضلع palakkad صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20؍مارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 4 گرام 22 کیریٹ، حق مہر وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی کے شوکت علی — الامۃ: میمونہ صبوحی ایم — گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7868: میں انجم مقبول زوجہ مکرم وی پی مقبول احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن vettrapparakkal house ڈاکخانہ pallipuram ضلع palakkad صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20؍مارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 44 گرام 22 کیریٹ، حق مہر وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد — الامۃ: انجم مقبول — گواہ: این شفیق

مسل نمبر 7869: میں جمیلہ ایم اے زوجہ مکرم ابوبکر صدیق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال پیدائشی احمدی، ساکن kunnumpuram house ڈاکخانہ pallipuram ضلع palakkad صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20؍مارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 14 گرام 22 کیریٹ، حق مہر وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی کے شوکت علی — الامۃ: جمیلہ ایم اے — گواہ: ناصر احمد زاہد

بقیہ نماز جنازہ از صفحہ نمبر 2

(3) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم رحمت علی ظہور صاحب آف شالامار ٹاؤن، لاہور)

26؍مارچ 2016 کو بعمر 68سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ نمازوں کی پابند اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرنے والی نیک اور رحمدل خاتون تھیں۔ آپ نے بہت ساری دعائیں زبانی یاد کر رکھی تھیں۔ طبیعت میں انتہائی سادگی تھی۔ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرتیں۔ محلے کے احمدی اور غیر احمدی بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ خلافت سے بہت لگاؤ تھا اور حضور انور کا خطبہ جمعہ بہت اہتمام سے سنتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم مبشر احمد جاوید صاحب (آف ملتان)

23؍فروری 2016 کو بعمر 59سال حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم گذشتہ 18 سال سے بطور خادم مسجد بیت السلام خدمت کی توفیق پارہے تھے۔ انتہائی فرض شناس اور نڈر احمدی تھے۔ ہر دم چوکس اور ہوشیار نظر آتے تھے۔ مرحوم نے ایک جماعتی کیس میں تین ماہ تک جیل میں قید وبند کی صعوبت بھی برداشت کی۔ مرحوم کو خدمت دین کا جنون کی حد تک شوق تھا اور آپ دعوت الی اللہ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ مرحوم بہت فراخ دل اور ہمدرد انسان تھے۔ دوسروں کی خدمت کر کے خوشی محسوس کرتے تھے۔ بڑے اخلاص سے اپنے مرحوم بھائی کے بچوں کی دیکھ بھال اور ان کے تمام اخراجات اور کفالت کی ذمہ داری نبھاتے رہے۔

(5) مکرم خلیل الرحمٰن صاحب

(ابن مکرم انیس الرحمٰن صاحب مرحوم، ربوہ)

27؍مارچ 2016 کو ایک حادثہ کے باعث 38 برس کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون، مرحوم دارالصناعۃ میں کام کرتے تھے۔ ڈیوٹی پر جارہے تھے کہ ایک ٹریفک حادثہ میں موقعہ پر ہی وفات پاگئے۔ مرحوم نہایت خاموش طبیعت اور نرم مزاج کے مالک انسان تھے۔ کبھی کسی سے تلخ بات نہ کرتے اور ہمیشہ سب سے مسکراہٹ کے ساتھ ملتے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

☆......☆

اعلان برائے کارکنان درجہ دوم صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں محرر کے طور پر خدمت کے خواہشمند احباب کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ:

(1) امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے اور امیدوار کی تعلیم کم از کم 2+10 سیکنڈ ڈویژن کم از کم 45% فیصد نمبر حاصل کئے ہوں۔ اس سے تعلیم زائد ہونے کی صورت میں بھی کم از کم سیکنڈ ڈویژن یا اس سے زائد نمبر ہوں۔ (2) امیدوار کا خوش خط ہونا لازمی ہوگا اور اردو Inpage کمپوزنگ جاننا اور رفتار کم از کم 25 الفاظ فی منٹ ہونی چاہئے۔ (3) صرف وہ امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے محررین کیلئے لئے جانے والے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے۔ (4) جو دوست صدر انجمن احمدیہ میں بطور محرر خدمت کے خواہشمند ہوں اور مندرجہ بالا شرائط پر پورا اُترتے ہوں وہ درخواست دے سکتے ہیں۔ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منگوالیں۔ اپنی درخواست مجوزہ فارم کی تکمیل کر کے نظارت دیوان میں بھجوادیں۔ درخواست فارم ملنے پر امتحان کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی انہیں پر غور ہوگا۔ (5) نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم کے ہر جز میں کامیاب ہونا لازمی ہے جو درج ذیل ہے۔

- قرآن کریم ناظرہ مکمل۔ پہلا پارہ باترجمہ
- چالیس جواہر پارے، ارکان اسلام، نماز مکمل باترجمہ
- کشتی نوح، برکات الدعا، دینی معلومات
- مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ
- نظم از درّثمین (شان اسلام)
- انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ (2+10)
- حساب بمطابق معیار میٹرک، عام معلومات

(6) تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والوں کا انٹرویو ہوگا۔ انٹرویو میں کامیابی لازمی ہے۔ (7) تحریری امتحان وانٹرویو دونوں میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے۔ (8) اگر کسی امیدوار کی جماعت کی کسی آسامی میں سلیکشن ہوتی ہے تو اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ (9) سفر خرچ قادیان آمد ورفت امیدوار کے اپنے ہوں گے۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کرسکتے ہیں:

دفتر : 01872-501130 موبائل : 09815433760, 09464066686

e.mail : nazaratdiwanqdn@gmail.com

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222

رہائش:: 2237-8468, 2237-0471

Prop. Zuber Cell : 9886083030 9480943021

ಜುಬೇರ್

ZUBER ENGINEERING WORKS

Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر وبیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہشمند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com

Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186

Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab

For On-line Visit : www.alislam.org/urdu/library/57.html

سٹڈی ابراڈ

- Certified Agent of the British High Commission
- Trusted Partner of Ireland High Commission
- Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

- NAFSA Member Association , USA.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

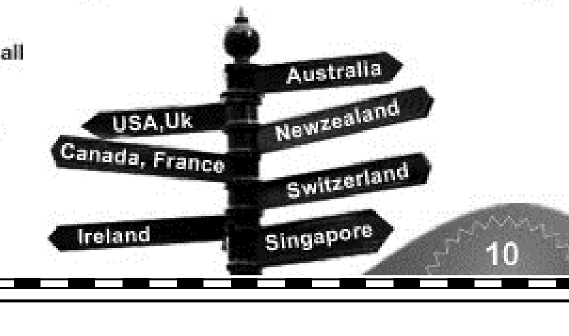

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com

E-mail: info@prosperoverseas.com

National helpline: 9885560884

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 20

ہے۔اگر کاروباری آدمی کے لئے ظہر عصر کی نماز پڑھنا مشکل ہے تو یہ اس کے لئے صلوۃ وسطیٰ ہے۔

پھر ایک حکم قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے عہدوں کو پورا کرنے اور ان کی پابندی کا دیا ہے۔اس میں خدا تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد بھی ہیں اور بندوں کے عہد بھی۔اللہ تعالیٰ کے عہد اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں عہد ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے بیعت میں آنے کا جو عہد ہے۔دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو ہم نے عہد کیا ہے۔اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کا جو ہم نے عہد کیا ہے ان تمام باتوں کی پابندی کا عہد ہے جو اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں شرائط بیعت میں ساری چیزیں شامل ہیں اور بندوں کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں۔اس طرف ہمیں توجہ دینی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدۡتُّمۡ وَلَا تَنۡقُضُوا الۡاَيۡمَانَ بَعۡدَ تَوۡكِيۡدِهَا وَقَدۡ جَعَلۡتُمُ اللّٰهَ عَلَيۡكُمۡ كَفِيۡلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعۡلَمُ مَا تَفۡعَلُوۡنَ اور تم اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو جب تم عہد کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد نہ توڑو جبکہ تم اللہ کو اپنے اوپر کفیل بنا چکے ہو اللہ یقینا جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔پس بڑا واضح حکم ہے کہ تمہارے دو عہد ہیں ایک اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد جو یقینا اسلام کی تعلیم پر چلنے کا عہد ہے اور عہد بیعت ہے۔یہ عہد ہے کہ میں اسلام میں داخل ہو کر مسلمان کہلا کر اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کروں گا اور دوسری بات یہ بیان فرمائی کہ تم آپس کے جو عہد اور معاہدات کرتے ہو ان کو بھی پورا کرو۔

پس اس مضمون کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ایک مؤمن نے اپنے تمام عہدوں اور معاہدوں کو پورا کرنا ہے۔اگر اس بات کی اہمیت اور حقیقت کو ہم سمجھ لیں تو ہر قسم کے جھگڑوں اور دھوکہ دہیوں اور الزامات سے ہمارا معاشرہ پاک ہوسکتا ہے۔عائلی معاملات میں بھی جو مسائل پیدا ہوتے ہیں وہ بھی کبھی پیدا نہ ہوں کیونکہ وہاں بھی عہد توڑے جا رہے ہوتے ہیں آجکل میں نے دیکھا ہے دنیاوی لالچوں کی وجہ سے ہمارے اندر بھی معاہدوں کو توڑنے اور دھوکہ دینے اور زبان کے اقرار کو پورا نہ کرنے کے معاملات بڑھ رہے ہیں، اور ان چیزوں سے نہ صرف یہ کہ جماعت کی بدنامی ہوتی ہے بلکہ بعض دفعہ ایسے لوگوں کا ایمان بھی ضائع ہو جاتا ہے۔معاہدوں کو جب انسان توڑتا ہے تو جھوٹ کا سہارا لیتا ہے اور جھوٹ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بڑا سخت انذار فرما کر اس سے بچنے کا حکم دیا ہے۔

یقینا یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں۔ عام طور پر دنیا دار کہتے ہیں کہ سچ بولنے والے گرفتار ہوتے ہیں مگر میں کیونکر اس کو باور کروں؟ مجھ پر سات مقدمے ہوئے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی ایک میں بھی ایک لفظ بھی مجھے جھوٹ کہنے کی ضرورت نہیں پڑی۔کوئی بتائے کہ کسی ایک میں بھی خدا تعالیٰ نے مجھے شکست دی ہو۔اللہ تعالیٰ تو آپ سچائی کا حامی اور مددگار ہے یہ ہوسکتا ہے کہ وہ راستباز کو سزا دے؟ اصل بات یہ ہے کہ سچ بولنے سے جو سزا پاتے ہیں تو وہ سچ کی وجہ سے نہیں ہوتی وہ سزا ان کی بعض اور مخفی در مخفی بدکاریوں کی ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اور متقیوں کی اللہ تعالیٰ نے ایک نشانی یہ بتائی ہے کہ وَالۡكٰظِمِيۡنَ الۡغَيۡظَ وَالۡعَافِيۡنَ عَنِ النَّاسِ ؕ غصہ کو دبانے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔عفو کا مطلب ہے کہ اپنے خلاف کئے گئے جرم کو مکمل طور پر بھلا کر کسی کو معاف کر دینا۔ یہ عفو ہے۔ پس متقی وہ ہے جو نہ صرف غصہ کو دبانے والا ہو بلکہ معاف کرنے والا بھی ہو اور پھر معاف اس طرح کرے کہ جس نے بھی میرے خلاف جرم کیا ہے اس کو میں بھول جاؤں۔اس بارے میں وضاحت فرماتے ہوئے کہ غصہ کو دبانے کے کیا فائدے ہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔

فرمایا کہ غضب اور حکمت دونوں جمع نہیں ہو سکتے جو مغضوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔فرمایا کہ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔غضب نصف جنون ہے جب یہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہوسکتا ہے۔جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے۔ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغضوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : لازم ہے کہ انسان بدظنی اور غضب سے بہت بچے۔ بدظنی سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں بھی حکم دیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اجۡتَنِبُوۡا كَثِيۡرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوۡا وَلَا يَغۡتَبْ بَّعۡضُكُمۡ بَعۡضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمۡ اَنۡ يَّاۡكُلَ لَحۡمَ اَخِيۡهِ مَيۡتًا فَكَرِهۡتُمُوۡهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيۡمٌ ○

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو یقینا بعض ظن گناہ ہوتے ہیں اور تجسس نہ کیا کرو اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یقینا اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اس آیت میں پہلی چیز جس سے بچنے کا ذکر ہے وہ بدظنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ بدظنی ایسا مرض اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔ پھر فرمایا خوب یاد رکھو کہ ساری برائیاں اور خرابیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت منع فرمایا ہے۔فرمایا کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے۔اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر دوسری بات جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں روکا ہے اس آیت میں تجسس کرنا ہے۔کھود کھود کر کسی کے عیب نکالنا یا کسی بھی بارے میں تجسس کرنا۔ جو چیز کوئی بتانا نہ چاہتا ہو اس کے بارے میں ضرور ایک کوشش کرنا کہ مجھے علم میں آجائے۔ یہ چیزیں غلط ہے اس سے بھی برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ پھر تیسرا حکم یہ ہے کہ غیبت نہ کرو۔غیبت کرنا ایسا ہی ہے جیسا کسی نے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھالیا اور اس سے تم سخت کراہت کرو گے۔

حضور انور نے فرمایا: پس رمضان میں جب ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اس کا قرب ہمیں ملے اپنی دعاؤں کو ہم قبول ہوتا ہوا دیکھیں تو ان برائیوں سے بچنے کی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی ہمیں بہت زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کے تمام احکامات پر عمل کرتے ہوئے اس کا قرب حاصل کرنے والے ہوں اور رمضان کے بعد بھی ہم میں یہ نیکیاں قائم رہیں۔اللہ تعالیٰ کے حقیقی عابد ہم بنیں اور اسی کی کامل فرمانبرداری اختیار کرنے والے ہم ہوں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالی نے مکرم چوہدری خلیق احمد صاحب ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب حلقہ گلزار ہجری ضلع کراچی، جن کو 49 سال کی عمر میں مخالفین احمدیت نے 20/جون 2016ء کو رات تقریباً ساڑھے نو بجے ان کے کلینک میں گھس کر فائرنگ کر کے شہید کر دیا، انا للہ وانا الیہ راجعون، کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور آپ کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے۔

......☆......☆......☆......☆......

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔کاجل۔حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبد القدوس نیاز
098154-09445

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

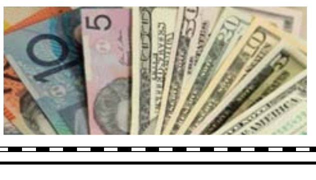

MBBS IN BANGLADESH
Session 2016-17

Recognized By BM & DC, MCI, WHO/IMED
Lowest Packages Payable in 6 Easy Installments
Fee Direct Paid to the Collage
Education at Par with India
Good Hostel Facility Separately For Boys & Girls
Good Infrastructure with Own Hospitals
Secure Enviromwnt

ADMISSION AVAILABLE IN WOMEN'S MEDICAL COLLEGES

Lowest package starts from 30,000 USD, INR 20 LAC (Approx)
Including Hostel for 5 Years (As per last year package)
Fee directly to be paid to college

Contact with Certificates & Passport
NEEDS EDUCATION KASHMIR
(An ISO 9001 : 2008 Certified Consultancy)
Qureshi Building Opp.Akhara Building, Budshah Chowk, Sgr-190001, Kmr, Ind
E-Mail : needseducation@outlook.com
(M) : +91-9419001671 / 9596580243

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 30 June 2016 Issue No. 26

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

رمضان میں جب ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اس کا قرب ہمیں ملے اپنی دعاؤں کو ہم قبول ہوتا ہوا دیکھیں تو برائیوں سے بچنے کی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی ہمیں بہت زیادہ کوشش کرنی چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24؍جون 2016 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :

گزشتہ خطبہ میں اس بات کا ذکر ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اسے سب قدرتوں کا مالک سمجھتے ہوئے اس سے مانگنا اور اس کے حکموں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کیا احکامات ہیں اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم جیسی عظیم کتاب عطا فرمائی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے تمام حکم تمام اوامر و نواہی موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جب یہ فرمایا کہ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ کہ میرے بندے میرے حکم کو قبول کریں، وہ حکم جو قرآن کریم میں موجود ہیں انہیں قبول کریں، اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ دعائیں بھی قبول کرے گا اور رُشد بھی حاصل ہوگا۔

قرآن کریم میں بے شمار احکامات ہیں جن کے کرنے یا نہ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے جن کی ہمیں وقتاً فوقتاً جگالی کرتے رہنا چاہئے دہراتے رہنا چاہئے۔ اس وقت میں نے بعض احکامات لئے ہیں۔ سب سے بنیادی حکم جو ہمیں ہر وقت اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور جو انسان کی پیدائش کا مقصد بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کا ترجمہ یوں فرمایا ہے کہ میں نے جن و انس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری پرستش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس مضمون کو میں کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں۔ بار بار اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں لیکن ہم میں سے بہت سے چند دن اسے یاد رکھتے ہیں پھر بھول جاتے ہیں حتی کہ میرے علم میں بھی ہے میں نے دیکھا ہے کہ بعض واقفین زندگی بلکہ وہ جنہوں نے دینی علم بھی حاصل کیا ہوا ہے اور علمی لحاظ سے اس کی اہمیت کو سمجھتے بھی ہیں وہ بھی اس طرف توجہ نہیں دیتے جس طرح توجہ دینی چاہئے۔ پھر جماعتی عہدیدار ہیں، میٹنگز میں تو اپنی علمی لیاقت ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کسی کا معاملہ پیش ہو جائے تو اسے قرآن اور حدیث کے حوالے سے سمجھاتے ہیں لیکن بعض ایسے ہیں جن کی خود اس بنیادی حکم پر وہ توجہ نہیں جو ہونی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں :

تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ میں اس لئے بار بار اس امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جس کے لئے انسان آیا ہے۔ اور یہی بات ہے جس سے وہ دُور پڑا ہوا ہے۔

آپ علیہ السلام نے اس بات کی مزید وضاحت فرمائی کہ دنیا کو مقصود بالذات نہ بنانے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ تم دنیاوی کام نہ کرو بیشک وہ بھی کرو لیکن جو عبادت کی ذمہ داری ہے بلکہ جو مقصد پیدائش ہے وہ تمہاری اولین ترجیح ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: آجکل رمضان میں اس پر عموماً عمل ہو ہی رہا ہے۔ اس بات کی پوری کوشش کرنی چاہئے کہ صرف رمضان میں ہی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عبادت پر زور نہیں دینا۔ بلکہ یہ کوشش ہو کہ اس رمضان کی تربیت اور مجاہدے نے ہم میں جو عبادتوں کی طرف توجہ میں بہتری پیدا کی ہے اسے ہم نے اب مستقل زندگی کا حصہ بنانا ہے۔ اپنے نمونے قائم کرنے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں :

جب خدا تعالیٰ کا ارادہ انسانی خلقت سے صرف عبادت ہے تو مؤمن کی شان نہیں کہ کسی دوسری چیز کو عین مقصود بنا لے۔ حقوق نفس تو جائز ہیں مگر نفس کی بے اعتدالیاں جائز نہیں۔ حقوق نفس بھی اس لیے جائز ہیں کہ تا وہ درماندہ ہو کر رہ ہی نہ جائیں۔ تم بھی ان چیزوں کو اسی واسطے کام میں لاؤ۔ ان سے کام اس واسطے لو کہ یہ تمہیں عبادت کے لائق بنائے رکھیں نہ اس لیے کہ وہی تمہارا مقصود اصلی ہوں۔

نفس کے حقوق ادا کرنے کا حدیث میں بھی ذکر آیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بیشک یہ حق ہے لیکن اس میں اعتدال ہونا چاہئے میانہ روی ہونی چاہئے جائز حق جو ہیں نفس کے وہ ادا کرو کیونکہ یہ حقوق اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں رکھے ہیں اس لئے ان کو ادا کرنا تو بہرحال ضروری ہے۔ ان کو اپنے فائدے اور استعمال میں لاؤ ورنہ بعض بد چیزیں ایسی ہیں اگر ان کو استعمال نہ کیا جائے پورا حق نہ ادا کیا جائے نفس کا تو بعض حسّیں ختم ہو جاتی ہیں اور جو مقصد نہیں ہے انسانی پیدائش کا بلکہ عبادت کے مقصد کے ساتھ ہی ان چیزوں کا استعمال کرنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی خصوصیات اور طاقتوں کو استعمال کرنا ضروری ہے اور نہ استعمال کرنا اللہ تعالیٰ کی ناشکری ہے۔ ایک صحابیہ تھیں برا حال تھا ان کا۔ نہ تیار ہوتی تھیں نہ کنگھی کرتی تھیں کسی نے ان کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اس طرح رہتی ہیں۔ آپ نے بلا بھیجا۔ انہوں نے کہا میں کس کیلئے تیار ہوں۔ میرا خاوند تو دن کو بھی عبادت کرتا ہے رات کو بھی عبادت کرتا ہے۔ تو آپ نے خاوند کو بلا کر کہا کہ تمہارے نفس کا بھی تم پے حق ہے تمہاری بیوی کا بھی تم پے حق ہے۔ پس حقوق ہر طرح کے ادا ہونے چاہئیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ بے محل استعمال سے حلال بھی حرام ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ سے ظاہر ہے کہ انسان صرف عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے پس اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جس قدر چیز اسے درکار ہے اگر اس سے زیادہ لیتا ہے تو گو وہ شئے حلال ہی ہو مگر فضول ہونے کی وجہ سے اس کے لئے حرام ہو جاتی ہے۔ جائز استعمال ہر چیز کا ٹھیک ہے لیکن اگر ضرورت سے زیادہ استعمال ہے تو وہ حلال بھی حرام بن جاتا ہے۔ فرمایا جو انسان رات دن نفسانی لذات میں مصروف ہے وہ عبادت کا کیا حق ادا کر سکتا ہے۔ مؤمن کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک تلخ زندگی بسر کرے لیکن عیش و عشرت میں بسر کرنے سے تو وہ اس زندگی کا عشر عشیر بھی حاصل نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے نماز اور عبادت کے مضمون کو اور بھی بہت جگہ بیان فرمایا ہے۔ سورۃ نور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ کہ ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل خوف سے الٹ پلٹ ہو رہے ہوں گے اور آنکھیں بھی۔ یہ اعزاز سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو ملا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بنے اور اپنے صحابہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا ہے کہ وہ تمہارے لئے راستہ دکھانے والے ہیں ان کے پیچھے چلو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس آیت کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا ذکر تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص ہزار ہا روپیہ کے لین دین کرنے میں مصروف تھا ایک ولی اللہ نے اس کو دیکھا اور کشفی نگاہ اس پر ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا دل باوجود اس قدر لین دین کے اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہوا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایسے ہی آدمیوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ کوئی تجارت اور خرید وفروخت ان کو غافل نہیں کرتی اور انسان کا کمال بھی یہی ہے کہ دنیوی کاروبار میں بھی مصروفیت رکھے اور خدا کو بھی نہ بھولے۔ فرماتے ہیں کہ وہ ٹٹو کس کام کا جو بروقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے۔

وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے۔ اسلام میں رہبانیت نہیں۔ ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں اور بال بچوں کو ترک کر دو اور دنیوی کاروبار کو چھوڑ دو۔ نہیں بلکہ ملازم کو چاہئے کہ وہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے اور تاجر اپنی تجارت کے کاروبار کو پورا کرے لیکن دین کو مقدم رکھے یہ شرط ہے۔

نمازوں کی حفاظت کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۚ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ

کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔ اس آیت میں خاص طور پر ان لوگوں کو نماز کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جن کے لئے کوئی بھی نماز کسی بھی طرح بوجھ ہے۔ اگر فجر کی نماز میں بوجہ رات دیر تک جاگنے اور سستی کی وجہ سے شامل ہونا مشکل ہے تو یا ایسے شخص کے لئے صلوۃ وسطیٰ

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Harchowal Road, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad